اہم اعلان!
اس تحریر کے تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔کاپی کرنے والے کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے گی۔

Writer Insta ID: ***rasmy_ulfatofficial***

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

مجسمہِ سفالی
ازقلم رسم الفت

مجسمہِ سفالی

از رسمِ الفت

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

انتساب!

اپنی تقدیر کے مالک "الرحمن الرحیم" کے نام جس نے مجھے احساس کی دولت سے نوازا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

پیشِ لفظ

« دل خداوند کا تخت ہوتا ہے »

اپنی سوچ کو پانی کے قطروں سے زیادہ شفاف رکھو کیونکہ جس طرح قطروں سے دریا بنتا ہے اسی طرح سوچ سے ایمان بنتا ہے، اور اپنی منزل متعین کرنے کے لیے ایسی شمع جلانی چاہیے جس کی روشنی میں دوسرے لوگ بھی اپنی راہیں متعین کر سکیں۔۔ اگر تم اپنا رابطہ براہ راست اللہ سے قائم نہیں کر سکتے تو کسی برگزیدہ شخص کو واسطہ بنا لو اپنا ہاتھ صاحبِ نسبت شیخ کے ہاتھ میں پکڑاؤ کیونکہ اس کے ہاتھ کو اللہ کی دستگیری حاصل ہے، اور ایک بات ہمیشہ یاد رکھنے کی ہے ٹھیک قرآن سے بڑھ کر تم اپنے ساتھ کسی کو وفادار نہیں پاؤ گے یہ تمہارا اس وقت ساتھ دے گا جب ساری دنیا تم سے منہ موڑ چکی ہو گی۔۔۔ صبر اور نماز دو ایسے عمل ہیں جن کے ذریعے انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالی سے مدد طلب کریں اور اللہ تعالی سے دعا کریں مدد کی اسی میں ہماری بہتری اور بھلائی۔۔

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کس کنڈیشن سے گزر رہے ہیں کیونکہ ہر سرنگ کے آخر میں ایک روشنی ضرور ہوتی ہے، اِس تک پہنچنا تو بہت مشکل لگتا ہے لیکن بس آپ چلتے رہیں اور چیزوں کے مثبت پہلو تلاش کرتے ہیں۔۔۔

جھونپڑی میں رہ کر خواب دیکھنا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ انسان محلوں میں رہے اور خواب دیکھنے کے لیے کچھ بھی نہ ہو۔۔ میں نے جو سب سے بڑا سبق سیکھا ہے وہ یہ ہے کہ جہد وجہد کبھی بھی ختم نہیں ہوتی، کوئی فتح حتمی نہیں ہوتی، صرف ایک مسلسل جنگ ہوتی ہے اور وہ جاری رہتی ہے

ہر انسان کو ایک بہترین استاد کی ضرورت ہوتی ہے، ایک اچھا استاد امید پیدا کر سکتا ہے، تخیل کو بھڑکا سکتا ہے، سیکھنے کا شوق پیدا کر سکتا ہے ایسا استاد عبدیت کے اعلیٰ مقام تک پہنچا سکتا ہے۔۔ لیکن ایسا استاد نصیب سے ملتا ہے

--

"مسلمان وہ ہے جو اللہ کو مانتا ہے اور مومن وہ ہے جو اللہ کی مانتا ہے"

اللہ ہم سب کو کامل ایمان کی دولت سے نوازے۔

"آمین"

AESTHETICNOVELS ONLINE
-Explore, Dream, Read

ہے رات آدھی نہ کوئی شے ہے

چمکتے ستاروں میں چاند بس ہے

میں نکلایوں ہی کے حل پوچھوں

اِن آدھی راتوں کی چال پوچھوں

سیاہ ہے کیوں یہ سوال پوچھوں

گزشتہ شب کازوال پوچھوں

ہے رات آدھی تمہیں خبر ہے

یہ کیا اذیت، یہ کیا اثر ہے

تمہارے سنگ تو ہیں چاند تارے

نہ میرے سنگ ہیں وہ میرے پیارے

اے شب تجھے پتہ بھی ہے کیا

میں ہوں اکیلا پتہ بھی ہے کیا

چلو میں تم کو بتا ہی دوں گا

پر اس سے پہلے حساب لوں گا

میری وہ نیندیں، میرے وہ سپنے

میری وہ چاہت، میری عداوت

گزشتہ راتوں کی وہ محبت

میرا وہ بچپن، میری جوانی

میرے کھلونے، میری کہانی

میری وہ شوخی، میرا وہ ہنسنا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

تمام رات اس سے باتیں کرنا

ہے رات آدھی حساب دے نا

تباہ ہوا ہوں جواب دے نہ

میری وہ نیندیں کیوں اڑ گئی ہیں

میرے وہ سپنے بکھر گئے ہیں

میری وہ چاہت گزر گئی ہے

میری محبت بچھڑ گئی ہے

میرا وہ بچپن چلا گیا ہے

میرے کھلونے بھی گم گئے ہیں

میری کہانی بگڑ گئی ہے

میری جوانی اجڑ گئی ہے

ہے رات آدھی جواب دو گی

بتاؤ مجھ کو حساب دو گی

تیرے جوابوں کا منتظر ہوں

ہے رات آدھی میں منتظر ہوں

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

مغرب کا وقت تھا اور ہر طرف چہل پہل تھی۔ وہ بس اسٹیشن پہ بیٹھا سب کو آتے جاتے دیکھ رہا تھا، آنکھیں میں سرخ دوڑے دوڑ رہے تھے۔۔۔ آنکھیں رات جگے کی چغلی کھا رہی تھیں، ہونٹ ایک دوسرے میں پیوست کئے، رف سے حولیے میں تھا۔ اسے یہاں بیٹھے تین چار گھنٹے بیت چکے تھے اب وہاں سے گزرتے سب اسے نوٹس کر رہے تھے مگر اسے پرواہ نہیں تھی۔۔ وہ کسی اور ہی دنیا میں کھویا ہوا تھا۔۔ اسے محسوس ہوا جیسے کوئی اس کے ساتھ آ کے بیٹھا ہے، لیکن اسے پرواہ نہیں تھی.

وہ دور چلا گیا ہم انتظار کرتے رہ گئے

وہ واپس نہ آیا ہم روتے رہ گئے

یوں تنہا کر دیا چھوڑ کے کسی اور کے لئے

ایک بار پھر میرے دل کو توڑ گیا

اپنا سایہ مجھ پر چھوڑ گیا

بتاؤں کیسے کروں اس عشق کا قتل

جو تجھ کو دیکھتے ہی ہو گیا

اس نے دھیرے سے یہ شعر پڑھا اور خود ہی تکلیف کی انتہا پر پہنچتے درد سے مسکرایا، کچھ عرصے سے اس کا سب سے پسندیدہ مشغلہ یہی شاعری تھا" اور کہتے ہیں نا شاعری عاشق کا اکلوتا سہارا ہوتی ہے"۔ ویسے بھی جو لفظ زبان سے ادا نہیں ہو پاتے ان کو ہم کتابوں میں تحریر کر دیتے ہیں کبھی شاعری کے نام سے تو کبھی درد دل کے نام سے۔۔

"میرا عشق تو، میرا ملال تو، میرا درد بھی تو، میری دوا بھی تو"۔۔۔ اچھا چھوڑو وہ خود سے باتیں کرتا ایک پاگل دیوانہ ہی معلوم ہو رہا تھا اسے پرواہ نہیں تھی اس کے اگے پیچھے کون ہیں وہ بس زیر لب بڑبڑا رہا تھا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"یہ محبت کا روگ لگ جائے تو یہ انسان کو بہت خوبصورت اور مختلف بنا دیتا ہے"۔ پاس بیٹھی شخص نے گھمبیر سے لہجے میں کہا، تو اس نے چونک کر اپنی دائیں طرف دیکھا وہاں ایک بوڑھا شخص بیٹھا ہوا تھا حلیے سے وہ کوئی عام سا ہی انسان لگ رہا لیکن آواز میں کشش تھی

"آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ حزقیل نے حیرت سے پوچھا

انسان اس روگ سے تخلیقی اور تعمیری بن جاتا ہے کچھ ٹھوکریں بھی بڑی معتبر ہوتی ہیں وہ سید ھا اللہ کے دربار میں منہ کے بل لا کے کھڑا کر دیتی ہیں اپنے ہر درد اور ٹھوکر ہر روگ، ہر خلش، ہر بے بسی ، ہر بے اعتنائی، ہر بے رخی، ہر بے توجہی کو سلام جس نے انسان کو بہتر بنایا اور اس کے ذریعے صاحبِ" کن فیکون" سے جاملوایا"۔ وہ بوڑھا آدمی اپنی ہی دھن میں بولے جا رہا تھا اور اس کے سوال کو ایسے نظر انداز کیا جیسے سنا ہی نہ وہ اسے کوئی عجیب مخلوق لگا تھا

"یہ محبت بہت ذلیل کرواتی ہے"۔ حزقیل نے بھی اپنے دل کی بھڑاس نکالی اسے بھی جیسے کوئی شخص چاہیے تھا سننے کے لیے

"نہ بالکل بھی نہیں یہ جو محبت ہے نایوں ہی ازل سے کائنات میں موجود ہے محبت ہی تو ہے جو زندگی میں رنگ بھرتی ہے، محبت تو روح میں تحلیل ہونے والا جذبہ ہے، محبت تو جسم میں لہو بن کے دوڑتی ہے، محبت کسی صوفی کا سجدہ ہے، محبت کسی مجنوں کا پاگل پن ہے، محبت کسی سسی کا صحرا ہے، محبت کسی فرہاد کا دریا ہے، محبت کے رنگ بے انتہا خوبصورت ہیں"۔ اس شخص کے الفاظ بہت گہرے اور دل پہ اثر کرنے والے تھے

"یہ محبت بڑا ارمز رکھتی ہے جہاں انا دیکھتی ہے توڑنے آجاتی ہے کسی بھر بھری مٹی کی طرح خاک کر دیتی ہے ہر طرح کے بت کو مسمار کر دیتی ہے۔۔ خواہ وہ کسی کا بھی بت ہو کسی دعوے کا، کسی کے مان کا ، کسی کی حیثیت کا، جاہ کا، کسی جلال کا، کسی رتبے کا، کسی مال کا، کسی رنگ کا، کسی نسل کا، کسی خیال کا سب

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

پاش پاش کر دیتی ہے بڑے بڑے بادشاہوں کو کاسہ تھما دیتی ہے۔۔ اس محبت نے کسی کی ذات کا غرور توڑا تو کسی کو آزمائش میں ڈالا مگر یقین رکھو یہ "کندن" بنا دیتی ہے"۔۔

"مگر تکلیف بہت دیتی ہے"۔ حزقیل کی آواز میں درد ہی درد تھا اس کی بات پہ وہ بوڑھا شخص دھیما سا مسکرا

ہاں یہ تکلیف دیتی ہے تب کہیں جا کے یہ محبت منکشف بھی کرتی ہے سب رازوں کی خبر کرتی ہے ورنہ اس لمحے سے پہلے ٹوٹنے کی تو اذیت درد کا سامان ہوتا ہے، ٹوٹنے کی تکلیف اپنی جگہ مگر کندن بنا دیتی ہے، اس کی تشنگی کا جو احساس ہوتا ہے وہ سکون ہوتا ہے اس "کچھ نہیں" ہونے میں جو راز ہے یہ دنیا کا کوئی سیر اب نہیں دے سکتا فقط "محبت" دیتی ہے۔

"محبت کیسے؟" حزقیل سب بُھلائے صرف ان باتوں میں ڈوب رہا تھا۔ مگر وہ شخص کچھ کہتے اٹھنے لگا وہ اونچا اونچا بول رہا تھا

"تجھے کیسے ملال ہو تیرا غرور خاک ہو جب سب اس کا ہو جائے تو اس کا سب ہو جاتا ہے غرور بھی اس کا ،مان بھی اس کا، ہر خبر بھی اس کی، ہر احسان بھی اس کا، جب محبت اپنا کرم کرتی ہے تو اذیت مرہم ہو جاتی ہیں، زخم کرم ہو جاتے ہیں تب "میں سے پرے" "من" جھکایا جاتا ہے تب محبت کا درد نازل ہوتا ہے ارے نادان یہ بڑے مزے کا درد ہوتا ہے"۔ اس بزرگ شخص نے ابھی دو چار قدم ہی بڑھائے تھے کہ حزقیل اٹھ کے اس کے پیچھے بھاگا

"بات سنیں" حزقیل نے آواز دی۔ مگر وہ شخص رکا نہیں خود ہی سے کچھ بڑھاتے چل رہا تھا اس نے واپس مڑنا چاہتا تھا مگر اس کے قدم آگے بڑھ رہے تھے وہ خود کی کیفیت بھی نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ وہ اس شخص کے پیچھے کیوں جا رہا ہے مگر جو تقدیر میں لکھا ہو آپ کے قدم خود ہی آپ کی تقدیر کے پیچھے لے جاتے ہیں

"باہر نکال روح کو، زندان خاک سے

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

پرزے اڑا وجود کے، من کے اندر سما کر" وہ عجیب دیوانہ سا شخص تھا شاید حزقیل اس شخص کے ساتھ چلتا جا رہا تھا اور وہ بوڑھا شخص خود ہی کی باتوں میں مگن تھا

"کیا اس درد کی کوئی دوا ہے؟" حزقیل نے سوال داغا

"اے بیٹا! اپنی خود ساختہ قید کو توڑ اور آزاد ہو جاؤ ماسوائے اللہ کی قید سے الگ ہو جا، تو سونے، چاندی اور جسمانی لوازمات کا قیدی کب تک بنا رہے گا؟ عشق کے ذریعے اس سے آزاد ہو جا۔۔" وہ شخص جیسے اسے جھکڑ رہا تھا اپنی باتوں میں

"آپ میرے بارے میں یہ سب کیسے کہہ سکتے ہیں" اسے عجیب سے بے چینی ہونے لگی تھی

معصیتوں والے دل میں سوراخ ہوتے ہیں، وہ بہت کوشش کرتا ہے کہ میرا راز کسی کو پتہ نہ چلے مگر اس کے جعلی پردے کے پیچھے دل کا ہر سوراخ راز بتا دیتا ہے جو پیر ہوتا ہے نہ وہ اس دل کی حالت معلوم کر لیتا ہے۔۔ مرید کا دل بتا دیتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے" اس شخص نے اس کے دل پہ ہلکی سی دستک دیتے ہوئے کہا اور وہ حیرت زدہ سا دیکھ رہا تھا

"یہ پیری مریدی میں کیا رکھا ہے؟" وہ طنز نہیں کر رہا تھا ایک سوال تھا سادہ سا

اولیا کے اندر نغمے ہوتے ہیں جن سے ان نغموں کو حسی کان طالبِ انمول زندگیاں حاصل کرتے ہیں ان نغموں کو حسی کان نہیں سنتے اس لئے کہ دنیا کی باتوں سے حسی کان ناپاک ہو جاتے ہیں، اس اوپر والے کا نغمہ ہر عام انسان نہیں سن سکتا کیونکہ ان رازوں سے ناواقف ہوتا ہے، جو ایک پیر پر کھل جاتے ہیں" پراسرار سا انداز اپنائے وہ دھیرے دھیرے بول رہا تھا

"تو کیا یہ راز مجھ جیسے پہ نہیں کھل سکتے؟" اس نے پوچھ تو لیا لیکن جانتا نہیں تھا کہ آخر ایسے سوال اور ایسے انسان سے وہ کیوں کر رہا ہے

"بس اپنے نفس کو دیکھ اور اسے پہچان" اب کی بار انداز سخت تھا

"خود کو تو جانتا ہوں میں" ناسمجھی سے حزقیل نے جواب دیا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"اپنے نفس کو پہچاننا اور خود کو جاننے میں فرق ہے بہت.." وہ کہتے پھر سے چلنے لگا جیسے جانتا ہو کہ وہ پیچھے ضرور آئے گا اور ہوا بھی ایسے ہی حزقیل اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اپنے سب دکھ درد بھول چکا ہے

"جس نے اپنے نفس کو دیکھ لیا اور پہچان لیا وہ اپنی ذات کی تکمیل کی طرف دوڑتا ہے، جو اپنے کمال کا گمان رکھتا ہے ذوالجلال کی طرف پرواز نہیں کر سکتا۔۔ کمال کے گھمنڈ سے زیادہ بدتر بیماری تیری روح میں اور کوئی نہیں ہے" وہ ان باتوں کو دل میں اترتے محسوس کر رہا تھا

"اور یہ گھمنڈ کیسے ختم کیا جاتا ہے؟" اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے اسے دنیا میں ان سوالوں کے جواب جاننے کے علاوہ اور کوئی کام ہی نہیں ہے

"تیرے دل اور آنکھوں سے اتنا خون بہے کہ آخر میں تجھ سے تکبیر جاری ہو جائے" اسے لگا وہ شخص دھیما سا مسکرایا ہے

"اور یہ کیسے ہوگا؟" حزقیل کمپیوٹر انجینئر تھا لیکن اسے اس وقت ایسا فیل ہوا کہ وہ جاہل اور انپڑھ ہے جسے کچھ بھی علم نہیں اور یہ سامنے رف سے حلیے والا بوڑھا شخص اپنے اندر علم کا ایک دریا لیئے اس کے سامنے کھڑا ہے

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"چاہت سے۔۔۔" یک لفظی جواب

"وہ ہے۔.." اس نے بے جھجک کہا

"تڑپ سے۔"

"وہ بھی ہے۔۔" دوبدو جواب دیا

"تو چلو گے؟" اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے چیلنجنگ انداز تھا

"دنیا کے آخری کونے میں بھی۔۔۔" اس کی آنکھوں میں ایک عزم تھا

"رستہ آسان نہیں"

"یہ زندگی بھی آسان نہیں.."حزقیل نے دکھ سے کہا اور بنا کسی کو کچھ بتائے، بنا اس شخص کے بارے میں جانے وہ اس بوڑھے کے ساتھ چل دیا۔۔وہ بس سٹیشن سے دور جاتے دکھائی دے رہے تھے، کوئی نہیں جانتا تھا وہ کون تھے اور کس طرف کو چل دیئے تھے، حزقیل خود بھی نہیں جانتا تھا اس نے کس رستے کا انتخاب کیا ہے۔۔۔اور وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ یہ رستہ آسان نہیں بلکہ بہت مشکل ہے ۔۔۔اور ایک راز کی بات بھی وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ رستہ امر کر دیتا ہے۔۔۔۔اور حزقیل چنا جا چکا تھا لیکن وہ ابھی انجان تھا۔

شخصیت پرست اور خود پرستی

کبھی انسانیت سے محبت نہیں کر سکتے

انسانیت سے محبت کرنے کے لئے

خدا پرست ہونا شرطِ اول ہے

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

راہ بڑی سیدھی ہے

موڑ تو سارے من کے ہیں۔

وہ دونوں ایک چھوٹے سے ہجرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔اندھیرا چھایا ہوا تھا اس میں جلتی مدھم سی موم بتیاں ماحول کو معطر اور دلکش بنا رہی تھیں ایک طرف ایک بیڈ پڑا ہوا تھا اور سامنے ایک الماری بنی تھی جس میں کتابوں کا انبار لگا ہوا تھا۔۔نیچے زمین پہ کالین بچھی ہوئی تھی، کمرے میں بلب بھی تھے لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ ان کے بجائے موم بتیاں کیوں جل رہی ہیں۔۔۔کھانے کے لئے دستر خوان لگایا جا چکا تھا وہ بزرگ شخص ہاتھ دھو کے گیلے ہاتھوں کے ساتھ بیٹھا حزقیل نے بھی ویسے ہی کیا اور خاموشی سے ان کے سامنے براجمان ہو گیا، کھانے کے دورانیے میں خاموشی ہی رہی۔۔

حزقیل کو اس سادھے سے شوربے والے کھانے میں اتنی لذت محسوس ہوئی جتنی اس سے پہلے اس نے کسی ہوٹل کے کھانے میں بھی محسوس نہیں کی تھی، کھانے کے بعد قہوہ پیش کیا گیا ساتھ میں گُڑ بھی۔۔۔اس نے دل جمی سے وہ پیا اسے بھول چکا تھا کہ پیچھے اس کا گھر بھی ہے، اور وہ یاد رکھنا بھی نہیں چاہتا تھا کیونکہ وہ گھر چھوڑ چکا تھا

(کیا آپ جاننا چاہیں گے کہ اس نے اپنا گھر کیوں چھوڑا تھا؟ تو یہ جاننے کے لئے تھوڑا سا صبر کریں)

"اب آرام کرو صبح ملاقات ہوتی ہے"۔۔وہ شخص اتنا کہہ کے ایک طرف بنے دروازے کے پار چلا گیا اور حزقیل اٹھ کے بستر پر براجمان ہو گیا، نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی وہ جانتا تھا اب اس کی راتیں ایسے ہی ہجر میں کٹیں گی۔

وہ اس وقت تنہا تھا اور انجان جگہ پہ تھا اسے معلوم نہیں تھا کہ اس نے اس رستے کا انتخاب کیوں کیا ہے اور اسے یہ کہاں لے جانے والا تھا اور وہ کیوں جانا چاہ رہا تھا، خیر اسے اپنا یہاں ہونا برا نہیں لگ رہا تھا یہ جگہ اسے سکون دے رہی تھی وہ کچھ دیر بعد نیند کی وادی میں کھو گیا۔

\-\-\-\-\-\-

AESTHETICNOVELS.ONLINE

رونے والے ہوئے چپ ہجر کی دنیا بدلی

-Explore, Dream and Read

شمع بے نور ہوئی صبح کا تارا نکلا

کسی انجان آواز سے اس کی آنکھ کھلی مگر جاگتے ہی اسے احساس ہوا کہ کل رات وہ کسی انجان شخص کے ساتھ انجان رستے کا انتخاب کر چکا تھا۔

"نماز کا وقت ہو چکا ہے" ایک کم عمر کا لڑکا تھا جس نے اسے اٹھایا تھا پہلے تو وہ انجان نظروں اس لڑکے کو دیکھتا رہا اور اس کے دوبارہ اشارہ کرنے پہ اس نے بستر چھوڑا اور آٹھ کھڑا ہوا اس لڑکے کی تقلید میں اس نے وضو کیا اور مسجد میں چلا گیا جو گھر کے ساتھ ہی تھی، نماز پڑھنے کے بعد وہاں درس تھا کچھ لوگ چلے گئے اور کچھ وہیں بیٹھے ہوئے تھے، حزقیل بھی واپس جانا چاہتا تھا کیونکہ وہ جلدی اٹھنے کا عادی نہیں تھا اور اس وقت بیٹھنے کے موڈ میں نہیں تھا لیکن اس کی نظر امام پر پڑی وہ چونک گیا کیونکہ یہ وہی شخص تھا جس کے ساتھ جس کے ساتھ وہ کل شام یہ آیا تھا۔

اس وقت آپ کو ایک ایسی چیز بتانا چاہتا ہوں جو پریشانی کو لذیذ کر دے کیونکہ پریشانی تو جنت سے پہلے ختم نہیں ہو سکتی۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ پریشانی کو لذیذ کر دیا جائے اور یہ بھی ایک طرح پریشانی کا خادمہ ہی ہے تو میں ایک ایسی بات بیان کرنا چاہتا ہوں جو اعمال میں کام آئے، غفلت سے روکتی رہے، پریشی کے وقت ہمے بندھائے اور وہ نئی بات نہیں بلکہ وہ ہی ہے جس کا نام قرآن میں کہیں "تقویٰ" ہے کہیں "اعتصام بحبل اللہ" ہے اور کہیں اسی جا نام "ذکر نعمت" بھی ہے۔

انسان پر دو حالتیں طاری ہوا کرتی ہیں کبھی "شوق" اور کبھی "سکون"، دونوں میں حکمتیں ہیں اپنے لئے کوئی ایک خاص صورت تجویز نہیں کرنی چاہئے۔ وصول دونوں سے ہو جاتا ہے جنت میں جزا ہر کیفیت کے مناسب ہو گی۔ پس صاحب سکون کو عدم التہاب سے پریشان نہ ہونا چاہیے اور نہ اپنے کو محبت سے خالی اور محروم سمجھنا چاہئے۔ بلکہ یوں سمجھیے کہ شراب مجھے بھی حاصل ہے مگر اس میں کافور ملا ہوا ہے جس کی وجہ سے حرارت کا غلبہ نہیں ہوتا پر اس کا حرج ہی کیا ہے تم بھی اللہ تعالی کے مقربین میں داخل ہو اور اس جماعت میں سے جن کو جنت میں کافور آمیز شراب دی جائے گی پس ہر حال میں راضی رہو اور اپنی تجویز کو دخل نہ کرو حق تعالی جس کو چاہتے ہیں کافور ملا کر پلاتے ہیں جس کو چاہتے ہیں زنجبیل ملا کر پلاتے ہیں واصل دونوں ہیں۔

ذکر اللہ ہی اسی چیز ہے جس میں چین اور اطمینان منحصر ہے اور اس طریقے کا معین ہے اللہ تعالی کے عذاب اور نعمتوں کا مرکبہ اور کسی صاحب کے تحقیق کو اپنا رہبر بنالو اور اس کے سائے میں رہ کر اپنی زندگی ختم کردو اس کے سوا کہیں چین ہے اور نا آرام۔

"شیطان کے وار سے بچنے کے لئے اس کے وار کو سمجھنا ضروری ہوتا ہے شیخ عبد القادر جلانی بغدادی رحمتہ اللہ علیہ ایک ڈگری رات کے وقت اکیلے سفر کر رہے تھے۔

گپ اندھیرے میں یہ اکیلے جارہے تھے کہ شیطان نے ان کو گمراہ کرنے کا منصوبہ بنایا اور یکلخت وہاں جنگل میں شدید روشنی ہوگئی اور ہر طرف نور ہی نور پھیل گیا شیخ صاحب حیران ہو کر کھڑے ہو گئے کہ اواز آئی

اے عبد القادر! میں تیرا رب بول رہا ہوں آج میں نے تجھے اپنی ہم کلامی کا شرف بخشا ہے جس طرح میں نے موسی علیہ السلام کو بخشا تھا تیری اتنی عبادت اور تقوی دیکھ کر میں نے تجھے چن لیا ہے آج کے بعد میں تجھ سے عبادت و ریاضت کی تکلیف اٹھالی اور تجھے یہ رخصت دے دی کہ نماز اور روزے کی تیرے لیے کوئی پابندی نہیں ہے۔

حضرت پیر پیران صرف عابد نہ تھے بلکہ عالم بھی تھے سوچ میں پڑ گئے کہ یہ کیا معاملہ ہے یہ حکم اللہ تعالی نے اپنے محبوب پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تو نہیں دیا اور مجھے دے دیا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے پیغمبر وفات تک میری عبادت کرتے رہو۔

ہونہ ہو یہ شیطان کی کاروائی ہے اور اپ نے انتہائی اخلاص کے ساتھ اللہ کی پناہ طلب کی اور اعوذ باللہ پڑھا کہ اے اللہ میں شیطان مردود سے تیری پناہ مانگتا ہوں اپ کا یہ پڑھنا تھا کہ شیطان کا وہ سارا کرشمہ اکثر ختم ہو گیا روشنی اندھیرے میں بدل گئی اور شیطان وہاں سے بھاگ گیا۔

حضرت شیخ کچھ اگے چلتے تھے کہ شیطان نے دوبارہ حملے کا پروگرام بنایا اور آواز آئی کہ میں واقعی شیطان تھا میں نے آپ پر شدید حملہ کیا ہے اسی جنگل میں اسی طرح میں نے سینکڑوں اولیاء کو گمراہ کر

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کے کیر وذلت میں گرایا آج چونکہ عالم بھی تھے اس لیے اپنے علم کی زور سے مجھ سے بچ گئے، حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو فوراً تنبیہ ہوا کہ یہ دوسرا حملہ ہے اس سے شیطان میرے دل و دماغ میں تکبر اور خود نمائی ڈالنا چاہتا ہے آپ نے فوراکہا کہ میں اپنے علم کے زور سے نہیں بچا بلکہ اللہ کے فضل اور رحمت سے بچا ہوں شیطان کا یہ حملہ بھی ناکام ہو گیا اور اسے منہ کی کھانی پڑی۔

ہمیں اس بات کو سمجھنا چاہیے کہ بڑے بڑے اولیاء کو بھی شیطان گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں علم بڑی دولت ہے مگر اللہ کا فضل اس سے بھی عظیم ہے، شیطان ہمیں کئی طریقے سے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے کبھی ناشکری کرنے پہ مجبور کرتا ہے اور کبھی اللہ کی حدود کو توڑنے پہ مجبور کر دیتا ہے اور ہم شیطان کی ان چالوں کو سمجھے بغیر وحی کرتے چلے جاتے ہیں جو شیطان کرنے کا حکم دیتا ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اور اللہ تعالی کی پیروی نہیں کریں گے تو اس صورت میں شیطان کے پیروکار ہی بنیں گے"۔

وہ شخص دھیمے لہجے میں ٹھر ٹھر کر بول رہا تھا سب خاموشی سادھے سن رہے تھے، درس ختم ہوا تو سب نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے وہ شخص دعا کروانے لگا

"ایک بار سب حضرات درود شریف پڑھ لیں" ان کی کہنے پہ خزقیل نے بھی ہاتھ اٹھائے اور آنکھیں موندے درود شریف پڑھنے لگا ابھی مکمل ہی ہوا تھا کہ اس شخص کی آواز گونجی

"اے اللہ ہم تیرے گنہگار اور عاجز بندے آج تیرے دربار میں حاضر ہیں تو ہم سب کے صغیرہ کبیرہ گناہوں کو اپنے فضل و کرم سے معاف فرما، اے اللہ ہماری دینی حالت درست فرمادے جس پر ہماری خیریت اور سلامتی کا دارومدار ہے اور ہماری دنیا بھی درست فرمادے جس میں ہمیں یہ زندگی گزارنی ہے اور ہماری آخرت بھی درست فرمادے جہاں ہمیں لوٹ کر جانا ہے اور ہمیشہ رہنا ہے اور ہماری زندگی میں خیر اور بھلائی کے اضافہ اور زیادتی کا ذریعہ بنا اور میری موت کو ہر شر سے راحت اور حفاظت کا وسیلہ بنادے، اے اللہ ہم تجھ سے مانگتے ہیں ہدایت اور تقوی اور پاک دامنی اور مخلوق کی نا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

محتاجی، یا اللہ ہم تجھ سے صحت و تندرستی اور عفت و پاک دامنی، امانت کی صفت، اچھے اخلاق اور راضی بتدیر رہنے والا بنادے۔۔۔ انشاء اللہ۔ اے اللہ ہمارے باطل ہمارے ظاہر سے اچھا کر دے اور ہمارے ظاہر کو بھی صلاح سے آراستہ فرمادے اے اللہ تو اپنے بندوں کو اپنے فضل و کرم سے ایسے صالح گھر والے صالح ماں باپ اور صالح لوگ عطا فرمادے جو نہ خود گمراہ ہوں اور نہ دوسروں کے لیے گمراہ کن ہو میں بھی تجھ سے ان چیزوں کا سائل ہوں مجھے بھی اپنے فضل و کرم سے یہ چیزیں عطا فرما۔۔۔ اے میرے رب ہماری مدد فرما میرے مخالف میرے دشمنوں کی کاروائیوں میں ان کی مدد نہ فرما میری حمایت فرما اور میرے مخالفین کی میرے خلاف حمایت نہ فرما، اپنی لطیف خفیہ تدبیر میرے حق میں استعمال فرما میرے خلاف استعمال نہ فرمایا اللہ! مجھے ٹھیک راستے پر چلا اور صراط مستقیم پر چلتے رہنا میری لیے آسان فرما جو کوئی مجھ پر ظلم وزیادتی کرے اس کے مقابلے میں میری مدد فرما اے پروردگار عالم! مجھے بنادے اپنا خوب شکر کرنے والا، خوب ذکر کرنے والا، اپنے سے بہت ڈرنے والا، سراپہ اطاعت گزار و فرمانبردار اپنے حضور میں عاجزی نیاز مندی سے جھکنے والا نرم دل اور تیری بارگاہ کرم کی طرف رجوع ہونے اور پلٹنے والا اے میرے رب! میری توبہ قبول فرمالے میرے گناہوں کے میل کچیل کو دھودے میری دعا قبول فرما، میرا ایمان جو آخرت میں میری حجت بننے والا ہے اس کو مستحکم کر دے، میری زبان کو ٹھیک چلنے والا بنادے میرے دل کو ہدایت بخش دے اور میرے سینے کے کینہ کپٹ اور ہر قسم کی کھوٹ نکال دے، اے اللہ میں تجھ سے استدعا کرتا ہوں تو مجھے توفیق دے ان عمال کی جو تجھے محبوب ہیں اور مجھے سچا توکل اور اپنی ذات پاک کیساتھ حسنِ ظن عطا فرما، یا اللہ! اپنے ذکر کے لئے اور نہ نصیحت کے لئے میرے دل کو کھول دے اور مجھے اپنی فرمانبرداری اور اپنے رسول پاک کی تابعداری نصیب فرما اور اپنی مقدس کتاب قرآن مجید پر عمل کی توفیق عطا فرما۔۔ آمین۔۔ ثم آمین"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ان کی دعا کے الفاظ دل کو چھو جانے والے تھے حزقیل نے آج تک کی زندگی میں ایسی محفل میں حاضری نہیں دی تھی جو ایک الگ سی کیفیت میں تھا جس کو وہ سمجھ نہیں پارہا تھا لیکن جو بھی تھا اچھا محسوس ہو رہا تھا نیند کہاں گئی وہ نہیں جانتا تھا اس کو سکون محسوس ہو رہا تھا، سب رفتہ رفتہ جانے لگے اور آخر میں صرف ایک وہی رہ گیا۔۔اس نے دیکھا وہ شخص اس کے پاس آیا وہ احترام میں کھڑا ہوا "کیا سفر کے لئے تیار ہو؟" انہوں نے سوال کیا وہ سمجھ نہیں کون سا سفر، کیسا سفر لیکن سر ہلا دیا "چلو۔۔۔" وہ آگے آگے تھے اور حزقیل ان کے پیچھے وہ چلتے ہوئے حجرے میں آئے اور اسی چھوٹے لڑکے نے اسے ایک لباس دیا جس پہ اسے تھوڑی حیرت ہوئی اور پریشانی بھی کیونکہ وہ قمیض شلوار کو پہننے کا عادی نہیں تھا گنی چنی ایک دو بار پہنی ہو گی۔ابھی وہ اسی کشمکش میں تھا کہ وہ اس کو پہننے کو انکار کر دے وہ بزرگ شیخ آیا

"دنیاوی بادشاہوں کا قانون صرف بدن پر لاگو ہوتا ہے لیکن خدائی قانون دل پر بھی لاگو ہے دنیاوی سلطنتیں بداملی سے روک سکتی ہوں لیکن قلب نہیں بدل سکتی وہ تو خدا کی حکمت سے بدلے گا خدائی حکومت و قانون برے افعال کی نفرت دل میں ڈال دیتی ہے تو جب تک اس علاقے حالت درست نہ ہو آدمی صحیح معنوں میں آدمی نہیں بن سکتا، ہمارے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کھلا اور ڈھیلا لباس زیبِ تن کیا تھا اور مسلمانوں کی پہچان بھی اسی لباس سے ہوتی ہے" ان کے کہنے کی دیر تھی وہ چینج کرنے کو رضامند ہو گیا وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ ان کی ہر بات پہ لبیک کیوں کرتا ہے لیکن یہ سارے کھیل من کے تھے۔

کس نیاید بخانہ درویش کہ
خراج زمین و باغ بدا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ہر طرف شور شرابا تھا، گہما گہمی تھی لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی اور اس سب میں وہ دو شخص کسی انجان رستے پہ گامزن تھے۔

"یہ دنیا بھلی لگتی ہے دیکھنے میں لیکن جب اس کی محبت دل میں سرائیت کر جائے تو وبال بن جاتی ہے"
اس شیخ نے سلسلہ کلام جوڑا

"کیا میں آپ کا نام پوچھ سکتا ہوں؟" حزقیل نے انہیں دیکھتے ہوئے سوال کیا

"ایک ناچیز سا انسان ہوں میری شناخت تو کچھ بھی نہیں مجھے جو نسبت ملی وہ ہمارے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ملی ہے ورنہ یہ مٹی کا مجسمہِ خاک بھی نہیں" ان کے جواب دینے پہ وہ بس دیکھ کر رہ گیا

"تو شیخ صاحب اب ہمیں جانا کدھر ہے؟" جس طرح اس نے اس لڑکے کو کہتے سنا تھا ویسے ہی مخاطب کیا

"ہم سب کو اپنے اصل کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور افسوس ہم وہاں جانے کو بھول ہی جاتے ہیں" ان کی آواز میں درد تھا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"کیا کرایا ہے بچے؟" وہ شیخ اٹھ کے جب گاڑی میں سوار ہونے لگا تو اس سے پلٹ کے پوچھا

"جی" یک لفظی جواب دے کہ وہ دونوں بس میں سوار ہو گئے دونوں آخری سیٹ پہ ایک ساتھ بیٹھے گاڑی بھرنے لگی ک شور اور ہنگامہ سا برپا ہوا تھا اسے الجھن ہونے لگی ایک دل چاہا کہ وہ اتر جائے اچھی بھلی سکون کی زندگی تھی پتا نہیں کیا کر رہا تھا وہ یہاں، ابھی وہ انہیں سوچوں میں گم تھا کہ گاڑی چلنے لگی تو تھوڑا سا سکون ہوا وہ جھنجھلا ہوا تھا

"بیٹا سامنے دیکھ رہے ہو؟" شیخ کے کہنے پہ اس نے اپنے سامنے دیکھا ایک بوڑھا شخص کھڑا ہوا تھا مشکل سے ہاتھ میں کچھ چیزیں بھی پکڑ رکھیں تھیں

"جی!" وہ نا سمجھی سے دیکھنے لگا لیکن پھر سمجھ میں آیا کہ وہ اسے کیوں دکھا رہے ہیں تو وہ کھڑا ہوا اب اتنی اخلاقیات تو اس میں تھیں ہی

وہ نہیں جانتا تھ ان کا سفر کتنا ہے اسے کب ختم ہو ہونا تھا۔

سینہ صافی کی ہے جسے عینک

اس کوں دیدار یار ہے بے شک

صفحۂ دل کوں داغ کی کر مہر

عشق کے شاہ نے دیا دستک

رہزن عقل سیں نہیں وسواس

ہوں حمایت میں عشق کی جب تک

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

بوالہوس سوز دل کوں کیا جانے

نہ جلے ہر گز آگ میں ابرک

غیر کا نقش غیر نقش نگار

صفحۂ دل ستی کیا ہوں حک

شور ہے بس کہ تجھ ملاحت کا

دل ہمارا ہوا ہے کان نمک

گر جلا چاہتا ہے مثل سراج

اے دل اس شعلہ رو کی دیکھ جھلک

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

اسے کھڑے تقریباً گھنٹے سے زیادہ ہو گیا تھا لوگ سوار ہو رہے تھے کوئی اتر رہے تھے لیکن وہ کھڑا تھا اسے کوئی جگہ نہیں مل رہی تھی اور نہ ان کا سفر ختم ہو رہا تھا اس کی ٹانگیں بے جان سی ہونے لگی تھیں لیکن وہ صبر کر کے کھڑا رہا اور نہ اسے عادت نہیں تھی وہ بہت نازوں سے پالا گیا تھا، ابھی وہ انہیں سوچوں میں گم تھا کہ وہ بوڑھا اٹھا اور اتر گیا اور اس کی جگہ خالی ہو گئی اس نے شکر کیا اور بیٹھ گیا۔

"تکلیف میں ہو نوجوان؟" شیخ نے مسکرا کے پوچھا

"ظاہر ہے کوئی بھی اتنی دیر کھڑا رہے تو تکلیف تو ہو گی ہی اور میں عادی نہیں اس سب کا" اس کی آواز میں ناراضگی کے ساتھ غصے کا عنصر بھی شامل تھا

"تکلیف تو اپنے اعمال کی بنا پر آتی ہے لڑکے" انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا

"کچھ تکلیفیں آزمائش بھی تو ہوتی ہیں!" اس کے سارا دھیان ان کی طرف تھا

"ہمیں کیسے پتا چلتا ہے کہ یہ سزا ہے کہ آزمائش؟" ان کی طرف سے سوال آیا

"میں نہیں جانتا.." اس نے کندھے اچکائے اور آنکھیں موند لیں یہ اشارہ تھا کہ اس وقت وہ کوئی بھی لیکچر نہیں سننا چاہتا تھا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"حضرت کدھر جانا ہے آپ نے کیونکہ اس سے آگے ہم نہیں جا رہے؟" گاڑی رکی سارے لوگ آہستہ آہستہ اتر گئے آخر میں وہ دونوں بچ گئے تو کنڈکٹر نے پوچھا

"ہم سب نے آگے ہی تو جانا ہے لیکن ہم غافل ہوتے ہیں سب" انہوں نے کہتے ہوئے اپنی چادر سنبھالی اور اٹھ کھڑے ہوئے ساتھ ہی حزقیل بھی کھڑا ہوا اور کرایہ نکالا لیکن اس کے پاس چند نوٹوں کے علاوہ کچھ نہیں تھا، وہ پیسے نکال کے اس کنڈکٹر کو تھما دیئے

"یہ کم ہیں" اس نے تھوڑے روبھ سے کہا

"میرے پاس اور نہیں ہیں" یہ کہتے ہوئے اس کا دل چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں اتر جائے ایسی سچویشن اس نے کبھی فیس نہیں کی تھی

"یہ میرا مسئلہ نہیں ہے مجھے کرایہ دو" اس نے ڈھیٹھ پنے کی انتہا کی

"میں کدھر سے لاؤں اب یار سمجھا کرو" اس نے لاچاری سے کہا وہ انتہا کا شرمندہ تھا

"ٹھیک ہے ان بزرگ کی وجہ سے چھوڑ رہا ہوں جاؤ"

"شکریہ یار بہت بہت" وہ مشکور تھا اور شکر کیا جان کی خلاصی ہوئی وہ دونوں گاڑی سے اترے دھوپ بہت تیز تھی ظہر کا وقت تھا آزانیں شروع ہو چکی تھیں۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ویسے ہم جا کدھر رہے ہیں؟" حزقیل نے چلتے ہوئے سوال داغا

"اپنے قدموں کے پیچھے جہاں جہاں قدموں کا جانا لکھا ہو گا وہ لے جائیں گے"

ویسے حضرت صاحب آپ نے کوئی قسم وسم کھائی ہوئی ہے؟" اس نے طنز کیا

"کیسی قسم؟" وہ برا منائے بغیر بولے

"یہی کہ کسی سوال کا سہی جواب نہیں دینا"

"جواب تو ہر سیدھا ہے معنوں میں ہم ہیرا پھیری کرتے ہیں"

"سیدھا سیدھا کہیں کہ میں ہی الٹے دماغ کا ہوں کہ کوئی بات سیدھی سمجھ میں آتی ہی نہیں" اس کے کہنے پہ وہ خاموش رہے وہ جل کر رہ گیا، وہ چلتے ہوئے ایک مسجد میں آ گئے۔ مسجد لوگوں سے بھری پڑی تھی جب شیخ محترم مسجد میں داخل ہوئے تو آگے بہت سے طالب علم اور اور لوگ ان کے استقبال کے لیے کھڑے تھے سب نے شیخ محترم کو سلام کیا اور سٹیج تک لے گئے جہاں اور بھی علماء بیٹھے شیخ محترم کا انتظار کر رہے تھے پھر ملاقات کے بعد موذن تکبیر بولی اور نماز ادا کی حزقیل بے صف میں کھڑا ہو گیا نماز کے لیے۔

جب نماز ختم ہوئی تو سب بیٹھے تھے مسجد میں اسے اچھا لگ رہا تھا کیونکہ یہ منظر اس کے لئے نیا تھا وہ نماز تو پڑھتا ہی رہتا تھا لیکن کسی کی دستار بندی ہوتے نہیں دیکھا تھا کبھی نہ کبھی وہ کوئی بیان سننے کے لئے آیا تھا

قرآن مجید اور حفاظ کی عظمت و رفعت اور ان کے مقام بلند کا کیا کہنا، اللہ تعالیٰ نے کس قدر واضح اور دو ٹوک انداز اور الفاظ میں یہ اعلان کیا ہے کہ" انا نحن نزلنا الذکر وانالہ لحافظون" اس نصیحت نامہ اور کتاب ہدایت یعنی قرآن کو ہم نے ہاں ہم نے ہی نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ و نگہبان ہیں۔ اور بارگاہ ربانی کی اس عطا کی کوئی حد ہے کہ جو صفت اللہ نے اپنے لئے مخصوص رکھی تھی، اسے بندہ کو بھی نواز دیا، یعنی اللہ حافظ الذکر یعنی قرآن کے محافظ و نگہبان ہیں تو بندہ کو توفیق بخش دی کہ وہ تیس پاروں کو حفظ کر کے حافظ قرآن کا مبارک و مسعود لقب حاصل کر لے، سچ ہے کہ:

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

حافظ قرآن کا درجہ اور مقام و رتبہ اسلام کی نظر میں بہت ہی بلند ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم و تعلم میں مصروف رہنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں اچھے اور پسندیدہ ہیں، چنانچہ ارشاد نبوی

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ہے کہ تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ (بخاری فضائل القرآن)

حافظ قرآن کا اللہ تعالی کے نزدیک بڑا مقام ہے اور یہ مقام اور تقرب حفظ قرآن مجید کی برکت کی وجہ سے ہے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مبارک مجلس میں ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالی کے کچھ خاص بندے ہوتے ہیں....... آپ کے اس ارشاد پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم متوجہ ہوئے اور اشتیاق و تجسس کے ساتھ سوال کیا، یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حافظ قرآن، ان کا بڑا مقام ہے اور یہ لوگ اہل اللہ اور خاصان خدا ہیں۔ (ابن ماجہ)

نسبت بڑی اونچی چیز ہے اور نسبت ہی سے کسی چیز کی قیمت متعین ہوتی ہے۔ چوں کہ قرآن مجید کلام ربانی ہے۔ خدا کا کلام ہے، جو تمام کلاموں میں اعلی اور ارفع ہے۔ اسے جب اپنے سینے میں محفوظ کرلیا جائے، تو اس نسبت سے حافظ قرآن کا مقام و رتبہ تو بلند ہو ہی جائے گا۔ اس حقیقت کو ہم ایک مثال بھی سمجھ سکتے ہیں، کہ جب کسی شخص کا کسی بادشاہ حاکم یا بڑے عہدے دار سے کسی طرح کا تعلق اور رابطہ ہو جاتا ہے تو اس کا شمار خاص لوگوں میں ہونے لگتا ہے اور وہ شخص اس تعلق کو اپنے لئے فخر و عزت کی چیز سمجھنے لگتا ہے گویا اسے بہت بڑی دولت مل گئی، جب اس عارضی فانی اور ناپائیدار دنیا کے تعلق کا یہ عالم ہے تو اس شخص کی خوشی کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے جو اپنے رب حقیقی کا مقرب اور خاص ہو جائے۔ واقعی وہ انسان قابل رشک اور فخر کے لائق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حافظ قران کو خاصان خدا کہا گیا ہے۔ امت کا یہ طبقہ یعنی حافظ قران کے طبقہ کو بڑی عزت اور وقار حاصل ہے۔ حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں بوڑھے مسلمان کا اکرام کرنا اور اس حافظ قرآن کا اکرام کرنا جو افراط و تفریط سے خالی ہو

اور عادل بادشاہ کا اکرام کرنا ہے۔(ابو داؤد) طبرانی کی ایک روایت ہے کہ حفاظ قرآن جنتیوں کے مانیٹر ہوں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قرآن مجید کو پڑھا اور اس کو حفظ کیا اور اس کے حلال و حرام کو سمجھا۔ اللہ تعالٰی اس کو جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں سفارش قبول کرے گا جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہو۔(مشکوۃ)

لیکن یہ بات بھی ذھن میں رہے کہ حافظ قران کو ملی یہ بشارتیں صرف ان حفاظ کرام کے لئے ہیں، جو قرآن کریم کے تقاضوں پر عمل بھی کرتے ہوں، جن کے اندر تقوی و خوف خدا ہو۔ صالحیت ہو، کتاب و سنت پر جس کا عمل ہو۔ حافظ قرآن کی جو یہ عظیم دولت ملی ہے، اس کی حفاظت کی فکر بھی کرتے ہوں۔ اور ساتھ ہی اپنی نشست و برخاست عادات و اطوار اخلاق و کردار و وضع قطع وہ ثابت کریں کہ وہ واقعی حافظ قرآن اور خدا کے نمائندے ہیں۔ نیز ان کا سینہ طمع لالچ اور تمام اخلاقی و روحانی بیماری پاک ہو اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ حافظ قرآن کی دعا قبول ہوتی ہے۔ مسند فردوس میں ہے کہ اللہ تعالی قیامت کے دن مجمع عام میں حافظ قرآن کی عظمت اور ان کے شرف کا اظہار و اعلان فرمائیں گے۔ کنزالعمال میں یہ روایت ہے کہ حافظ قرآن اور قرآن کو بار بار پڑھنے والے کی عقل آخر عمر تک ٹھیک اور درست رہتی ہے۔ اور موت کے بعد قبر میں حافظ قرآن کی جسم کی حفاظت ہوتی ہے۔ طبرانی کی اس روایت سے بھی حافظ قرآن کی عظمت ظاہر ہوتی ہے کہ حفاظ قرآن جنتیوں کے مانیٹر ہوں گے۔ ایک حدیث میں حافظ قرآن کے درجات کی بلندی اس طرح بیان فرمائی گئی ہے کہ حافظ قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتے جاو اور بلند ہوتے جاو اور ٹھہر ٹھہر کر اطمنان سے پڑھو جس طرح دنیا میں تم ٹھر ٹھر کر پڑھتے تھے، کیونکہ تمہارا درجہ وہی ہو گا جس جگہ تم قرآن

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کی آخری آیت پڑھو گے۔(ترمذی)دیکھو کیسی شان ہے اس قرآن کو اپنے سینے میں محفوظ کرنے والوں کی۔

اولاد کو جو والدین قرآن مجید پڑھاتے اور حفظ کراتے ہیں ان کے لئے خوش خبری ہے کہ قیامت کے دن ان کو نور کا ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی روشنی کی طرح ہو گی۔اور اس کو دو جوڑے ایسے پہنائیں جائیں گے کہ پوری دنیا بھی ان کی قیمت نہیں بن سکتی وہ پوچھیں گے کہ یہ ہمیں کس چیز کے بدلے پہنائے جا رہے ہیں؟(ہمارا تو کوئی عمل ایسا اونچا نہ تھا)تو انہیں بتایا جائے گا کہ یہ تمہارے بچے کے قرآن مجید پڑھنے اور حفظ کرنے کا انعام ہے۔(ترغیب وترہیب)

ایک باعمل حافظ قرآن کو زندگی کے مختلف شعبوں میں دوسروں کے مقابلے میں جو ترجیح وفضیلت اور بلندی وبرتری حاصل ہے اس کے لئے ان احادیث پر بھی نظر رہنی چاہیے............ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد میں سے دو دو کو ایک قبر میں دفن فرما رہے تھے اور دریافت فرماتے تھے کہ ان دونوں میں سے کس کو زیادہ قرآن کا حصہ یاد ہے۔پس جس کی جانب اشارہ کیا جاتا اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں آگے رکھتے تھے۔(بخاری)

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

جس نے فضیلت قرآن کی وجہ سے حافظ قرآن کی کھانے پینے سے تواضع کی۔اللہ عزوجل اسے حافظ قرآن کے دل میں موجود ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں عطا فرماتے ہیں اور دس گناہ معاف فرماتے ہیں جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالی فرمائیں گے کہ تو نے میری وجہ سے اس کی عزت کی ہے تجھے اکرام اور بدلہ دینے کے لئے میں کافی ہوں۔(مسند فردوس)

اس بات کو بھی ذھن میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ قرآن کریم سے اس کی تلاوت سے اس کو یاد کرنے کی فکر سے کبھی بے توجہی نہ برتی جائے کیونکہ قرآن مجید خدائے بے نیاز کا کلام ہے اس کے یاد رکھنے میں بے نیازی برتی گئی تو اس کی غیرت برداشت نہیں کرتی کہ ایسے سینہ میں محفوظ رہے۔

علماء نے لکھا ہے کہ قرآن کریم کی مثال اونٹ کی سی ہے کہ اونٹ جانوروں میں سب سے زیادہ حساس جانور ہے اگر اونٹ یہ محسوس کرلیتا ہے کہ اس کا مالک اس کے ساتھ بے رخی اور بے اعتنائی برت رہا ہے اور اس کے چارے کے انتظام میں غفلت سے کام لے رہا ہے تو اس اونٹ کی غیرت اس کو برداشت نہیں کرتی اور پھر وہ جب مالک کے گھر سے نکل جاتا ہے تو دوبارہ اس جانب رخ نہیں کرتا۔ اسی طرح قرآن مجید بھی بہت حساس اور غیرت والا کلام ہے اگر حافظ قرآن اس کو یاد کرنے میں تساہلی اور سستی سے کام لیتا ہے۔ تو قرآن بھی حافظ قرآن کے دل سے نکل جاتا ہے اور اونٹ ہی کی طرح دوبارہ لوٹ کر نہیں آتا۔ س میں ٹوٹ پڑتے ہیں پوری مجلس کو اپنی نازک پروں کے حصار میں لے لیتے ہیں، جس مجلس میں فرشتوں کا ورود اس کثرت سے ہو اس میں رحمتِ الٰہی کے نزول کا کیا عالم ہو گا، اور خود پڑھنے والے پر خدا کی کس قدر رحمتیں اترتی ہوں گی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

تائید میں حدیثِ پاک ملاحظہ فرمائیں!

عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ما اجتمع قوم في بيت من بيوت الله تعالى، يتلون كتاب الله ويتدارسونه بينهم، إلا نزلت عليهم السكينة، وغشيتهم الرحمة، وحفتهم الملائكة، وذكرهم الله فيمن عنده. (صحيح مسلم)

ترجمہ: جب بھی کوئی قوم کسی گھر میں جمع ہو کر قرآن کی تلاوت کرتی ہے اور آپس میں پڑھتی پڑھاتی ہے ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے، رحمتِ الٰہی انھیں ڈھانپ لیتی ہے اور ملائکہ انھیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مجلس میں فرشتوں کے درمیان ان لوگوں کا تذکرہ فرماتے ہیں۔

علیہ وسلم نے سب سے بہتر قرار دیا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ۔ (بخاری شریف)

یعنی تم میں سب سے اچھا وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

بھلا اس سے بڑا اعزاز و امتیاز حافظ قرآن کے لیے کیا ہو سکتا ہے کہ اسے سرورِ کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی دیگر افراد پر فوقیت و برتری عطا کی جا رہی ہے؛ چناں چہ اسی برتری کا ثمرہ ہے کہ فقہا کے نزدیک نماز میں امامت کا مستحق وہ شخص ہو گا جو حافظِ قرآن اور عمدہ لب و لہجے کا مالک ہو۔

حفظِ قرآن کی سب سے بڑی فضلیت یہ ہے کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا عنصر موجود ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم حافظِ قرآن تھے اور ہر سال ماہِ رمضان میں جبریل علیہ السلام کے ساتھ دور فرمایا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی ایک سنت کی اتباع کی توفیق نصیب ہو جانا کتنی بڑی سعادت مندی اور خوش بختی ہے؛ نیز حفظِ قرآن میں اکابر و اسلاف کی پیروی بھی ہے کہ ہمارے اسلاف و اکابر کا معمول بھی حفظ قرآن کا تھا۔

لیکن حفاظِ قرآن کے پیشِ نظر یہ بات رہنی چاہیے کہ یہ ساری فضیلتیں اس وقت حاصل ہوں گی جب حفظِ قرآن اخلاص وللّٰہیت کی بنا پر ہو اور اس عمل سے کوئی دنیاوی مفاد و غرض یا طلبِ مال و شہرت متعلق نہ ہو اور قرآنی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارتا ہو اور اس کی تلاوت کا خاص اہتمام کرتا ہو، اور یہ فضیلتیں محض حفاظِ قرآن کے ساتھ ہی خاص نہیں ہیں؛ بلکہ ہر وہ شخص جو قرآن پڑھتا پڑھاتا یا سمجھتا سمجھاتا ہو اس کی تلاوت کرتا ہو، اس سے محبت کرتا ہو اللہ کی ذات سے قوی امید ہے کہ اسے بھی یہ فضیلتیں حاصل ہوں گی۔

یاالٰہی روز و شب توفیق احساں دے مجھے

خوف اپنا ظاہر و باطن میں یکساں دے مجھے

حب سنت یا الٰہی حب قرآں دے مجھے

نعمت دارین اعنی نور ایماں دے مجھے

کام میرا زندگی بھر خدمت قرآن ہو

فہم قرآں دے الہا نور عرفاں دے مجھے

مسجد میں موجود ہر کسی کے چہرے پہ خوشی، جوش اور اطمینان تھا کسی کا بیٹا حافظ قرآن بنا تھا، کسی کا پوتا قاری بنا تھا، کسی کا بھائی عالم بنا تھا، کسی کا نواسا مفتی بنا تھا ہر طرف نور ہی نور تھا جیسے سب کو دستاریں پہنائی جارہیں تھیں، سفید لباس پہنے وہ سب پاک اور معصوم لگ رہے تھے ایسا لگ رہا تھا کسی کو کوئی تکلیف کوئی پریشانی نہیں ہے۔۔وہ سب اپنے استادوں اور بزرگوں کے ہاتھ چوم رہے تھے اپنے بھائیوں کے گلے لگ رہے تھے، باپ فخر کر رہے تھے اپنے بیٹوں پہ حزقیل کے دل میں کسک سی لگی وہ بہت ذہین تھا ہر کلاس میں ٹاپ کر رہا تھا لیکن اس کے باپ نے اسے ایسے گلے نہیں لگایا تھا ایسی خوشی نہیں کی تھی اس کے بھائیوں نے اس کی ایسی پرواہ نہیں کی تھی جیسے ان سب کے بھائی کر رہے تھے۔
تھوڑی دیر کے بعد کھانے کا دور شروع ہوا کھانے کی خوشبوئیں اچھی لگ رہی تھیں اور بھوک بھی لگ رہی تھی، کھانے سے فارغ ہو کے سب نے عصر کی نماز ادا کی اور پھر رفتہ رفتہ جانے لگے کچھ وقت میں مسجد خالی ہونے لگی اور باقی کچھ چند لوگ ہی رہ گئے وہ باہر صحن میں تھا آسمان پہ بادل چھانے لگے موسم خوشگوار تھا وہ سکون کی تلاش میں نکلا تھا اور وہ اسے یہاں میلوں دور آ کے ایک مسجد میں محسوس ہوا تھا
۔

"کیا جانے کوئی یہ کس وقت برسنا شروع ہو جائیں" حزقیل نے آواز پہ دیکھا وہ بوڑھا شخص اس کا ہم سفر آسمان کو دیکھ کہ کہہ رہا تھا وہ بے وجہ مسکرایا

"بادل کو دیکھ کہ تو لگ رہا ابھی بارش شروع ہو جائے گی اور یہ تو ویدر دیکھ کہ کوئی بھی معلوم کر سکتا ہے کہ موسم کیسا ہے کس وقت بارش ہو گی کس وقت دھوپ" اس نے جیسے ان کی انفارمیشن میں اضافہ کیا تھا

"یہ بھی علم اللہ نے انسان کے دماغ میں ڈالا ہے اور بارش نے کدھر کس وقت اور کتنا برسنا ہے کوئی نہیں جان سکتا ہاں اندازہ لگایا جا سکتا ہے لیکن کس کے دل پہ برسنا ہے اس کا کوئی اندازہ بھی نہیں لگا سکتا بیٹا وہ انسان خود بھی نہیں" وہ اس کے سامنے دوزانو ہو کے بیٹھے اس نے اندازہ لگایا تھا وہ جب بھی بیٹھتے تھے ایسے ہی بیٹھتے تھے

"دل پہ کیسے برستی ہے؟" اسے معلوم تھا وہ اس شخص کی باتوں کی گہرائی کو سمجھنے سے قاصر ہے

"اللہ کے حکم سے"

"اور یہ حکم کب ہوتا ہے؟"

"جب وہ چن لیتا ہے"

"اور وہ کب چنتا ہے؟"

"جب وہ چاھتا ہے"

"وہ کب چاہتا ہے؟"

"جب اس سے محبت کرتا ہے"

وہ کب محبت کرتا ہے؟"

"جب کوئی اس سے محبت کرتا ہے"

"اور اس سے کیسے محبت کی جاتی ہے؟"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"خد کو مٹا کے"

"خود کو کیسے مٹایا جاتا ہے؟"

"اس کی رضا کو اپنی رضا بنا کہ"

"اس کی رضا پہ رضامندی کیسے ہوتی ہے؟"

"صبر"

"کیسا صبر؟"

"جب مال و دولت ہو تو اس وقت صبر"

"مال و دولت دنیا کی ہر چیز ہو تو اس پہ کیسے صبر کرتا ہے انسان صبر تو تکلیفوں پہ کیا جاتا ہے" وہ حیران ہوا تھا

"مال و دولت کی فراوانی انسان کو متکبر بن دیتی ہے اس وقت صبر کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے اللہ کو یاد رکھے اور اسی کے حکم کے مطابق اسے خرچ کرے"

"تو یہ بھی صبر ہے؟"

"بلکل جب بیمار ہو اس وقت صبر"

AESTHETICNOVELS.ONLINE

-Explore, Dream and Read

"اور؟"

"غریبی میں صبر، جب اللہ کی طرف سے کوئی تکلیف آئے اس پہ صبر اور جب گناہ کے لئے نفس اکسائے اس وقت صبر"

"گناہ پہ کیسا صبر؟"

"گناہ کرنے کے بعد تو توبہ کی جاتی ہے فرزند صبر گناہ سے پہلے کیا جاتا ہے کہ وہ نفس کے ہاتھوں خدا کی نافرمانی نہ کر بیٹھے"

"یہ صبر کرنا سب سے مشکل کام ہے ویسے" وہ ایک نظر اس شخص کو دیکھ رہا تھا

"اس سے مشکل کام کوئی اور بھی ہے فرزند" وہ گہری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے

"اپنے گناہوں کا محاصرہ کرنا اور اس کی توفیق بھی اللہ ہر کسی کو عطا نہیں کرتا"

"پھر کس کو کرتا ہے؟" اب کہ اس کی نظریں بادلوں کی قید میں آسمان پہ تھیں جیسے وہ آسمان والے سے کچھ چاہ رہا ہو

"اللہ جسے چن لیتا ہے اسے اپنے عیبوں میں الجھا دیتا ہے جب وہ بندا اپنے گناہوں کو دیکھتا ہے تو تکلیف میں آجاتا ہے بڑا دشوار ہے اپنے عیبوں کا سامنا کرنا پھر جب تکلیف بڑھتی ہے تو انسان دعا مانگتا ہے، جب دعا مانگتا ہے تو روتا ہے اس اس وقت عیبوں کی الجھنیں سلجھنے لگتی ہیں اور ان الجھنوں میں الجھ کر وہ سو بار گرتا ہے اور پھر اٹھتا ہے پھر گرتا ہے پھر کھڑا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ سلجھتے سلجھتے میں مکمل ہو جاتا ہے"

"پھر کیا ہوتا ہے؟"

"اور پھر اللہ کو پسند آجاتا ہے وہ انسان" وہ اس بار دل کی گہرائیوں سے مسکرایا تھا آج حزقیل کو ایک رستہ مل چکا تھا اسے اس دنیا کی پرواہ نہیں رہی تھی اسے اپنے اللہ کا پسندیدہ بندہ چننا تھا

وہ آج رات یہیں مسجد میں قیام کرنے والے تھے سیاہ آسمان دل کو بھلا لگ رہا تھا نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی وہ اٹھ کے مسجد کے صحن میں آیا کوئی بھی وہاں موجود نہیں تھا وہ صحن کے بیچوں بیچ بیٹھ گیا آنکھیں بند کئے وہ بس اپنی ذات کو محسوس کرنا چاہتا تھا اس کے کانوں میں بس حضرت صاحب کے فاظ گونج رہے تھے

عمر بہت محدود ہے لوگوں کی طرف دیکھنا چھوڑو اور اپنے وجود کی تلاوت روز کیا کرو جو جو عیب نظر آتے جائیں انہیں نکالتے جاؤ تو آہستہ آہستہ انسان اس کے معیار پہ اترنے لگتا ہے۔

ہلکی ہلکی بارش کی بوندیں برسنے لگیں تھیں وہ رحمت کی بوندیں تھیں جیسے۔

کسی کے دیئے میں مٹی کا تیل ہے تو کسی کے دیئے میں دیسی گھی ہے ان دونوں صورتوں میں نقصان نہیں ہمارا اہم سے تو بس ہماری روشنی کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ تم کتنے لوگوں کے لئے روشنی بنے تھے۔

وہ کھڑا ہوا بارش زوروں سے گزرنے لگی تھی لیکن اسے بھلی لگ رہی تھی

وہ چلتا چلتا مسجد کے دروازے کو پار کر گیا

"یہاں ایک راز کی بات بتاؤں حزقیل جو کسی انسان کے لئے کانٹا نہیں بنتا قدرت ایک دن اسے پھول بنا دیتی ہے۔۔۔اس لئے کسی کے لئے کانٹا مت بننا"

وہ خوش تھا اسے لگ رہا تھا آج وہ آزاد ہوا ہے، وہ گھومتے گھومتے واپس مسجد کی طرف آیا اب اسے سردی کا احساس شدت سے ہو رہا تھا

خود سے ملتے نہیں اور "لا" کا پتا ڈھونڈتے ہیں

جنہیں انسان نہیں ملتا وہ "خدا" کو ڈھونڈتے ہیں

AESTHETICNOVELS.ONLINE

-Explore, Dream and Read

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"بخار ہو رہا ہے کیا رات میں بارش میں بھیگتے رہے ہو؟" وہ نماز پڑھ کے لیٹا تھا اور اس وقت جسم میں درد ہو رہا تھا

"بس ایسے ہی باہر نکلا تب اچھا لگ رہا تھا" وہ اٹھ کے بیٹھا

"ہم یہ دنیا بھی ایسی ہی ہے پہلے تو بہت بھلی معلوم ہوتی ہے لیکن جب حقیقت کے دروازے کھلتے ہیں تب معلوم ہوتا ہے جس چیز کا لطف ہم لے رہے تھے حقیقت میں وہ ہمارے لئے ہی تکلیف کا باعث تھی "اٹھو اب ابھی ہمیں بہت سا سفر کرنا ہے

"جی "وہ بنا کچھ چون چرا اں کئے اٹھ کھڑا ہوا وہ جانتا تھا یہ راستہ سہل نہیں لیکن جتنا بھی مشکل ہو وہ راضی تھا۔

"کیا ہم چلتے رہیں گے آج کے دن ؟"چلتے چلتے وہ کچھ آگے آئے تو حزقیل نے سوال داغا

"کرایہ ہے کیا؟"انہوں نے جواب کے بجائے الٹا سوال کیا

"نہیں "وہ خاموش ہو گیا

تو اب کیا چلنے کا ہی ارادہ ہے ؟"کچھ آگے آکے حضرت نے سوال کیا

"اور کیا کر سکتے ہیں ؟"

"کیوں کمایا نہیں جاسکتا کیا؟"

"کمانے کے لئے کام کرنا پڑتا ہے کہیں "

"تو بازار ہے دکانیں ہیں کرو کام"

"میں انجینئر ہوں مجھے یہ کام نہیں آتے "

"تو تمہیں کیا آتا ہے پھر؟"

"میں کسی کمپنی میں کام کروں گا وہ کام آتا ہے مجھے "

"تو مطلب تم ناکارہ ہو"

"نہیں بلکل بھی نہیں"

"جو انسان اپنے ایک دن کا کمانا سکے وہ ناکام نہیں کیا؟"

"میں ایک دن کام کروں کسی کمپنی میں تو پورے مہینے کا کمالوں "

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"لیکن کبھی دو وقت کی روٹی کمانی ہو تو تمہارے پاس اور کوئی ہنر نہیں؟"

"وہ بھی ہنر ہی ہے"

"وہ علم ہے ہنر نہیں فرزند"

"تو علم ہی تو ضروری ہوتا ہے"

"یہ کس نے کہا؟"

"ہر کوئی کہتا ہے اور ایک حدیث مبارکہ میں بھی ہے کہ علم حاصل کرو خواہ اس کے لئے چین ہی کیوں نہ جانا پڑے"

"یہ کس نے کہہ دیا کہ وہ حدیث مبارک تمہاری اس انجینئرنگ کے لئے تھی؟"

"علم ہے یہ انجیرنگ اور یہ حدیث بھی علم کے لیے ہے"

"نہیں"

"کیوں اس میں علم کا واضح لفظ نہیں لکھا ہوا؟"

"واضح ہی تو ہے لیکن کوئی عقل والا ہی اسے سمجھ سکتا ہے"

"ہر کسی کے پاس عقل ہے"

"ہر کسی کے پاس عقل تو ہوتی ہے لیکن زیادہ کے پاس ناقص ہوتی ہے"

"کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا میں سمجھا نہیں؟"

"دیکھ لو میری بات نہیں سمجھ پائے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا مطلب اتنی آسانی سے سمجھ لیا خود سے"

"کیا مطلب خود سے؟"

"جانتے ہو یہ حدیث مبارک کس علم کے بارے میں ہے؟"

"علم۔ علم ہوتا ہے"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"کوئی فانی علم ہے اور کوئی بقا کا"

"لیکن ہیں تو دونوں ہی علم۔اور یہ علم بھی اسی حدیث کے زمرے میں آتا ہے"

"یہ حدیث بقا کے علم کے لئے ہے فرزند،اس سے مراد وہ علم ہے جس سے خود کے عیبوں کی پہچان ہو ،بندگی کی پہچان ہو،جنت اور جہنم کا معلوم ہو وہ علم جس سے اللہ کی ذات کو تلاش کیا جائے اور سب سے بڑھ کے اس دنیا میں آنے کا مقصد سمجھ میں آ جائے"

"ہمم تو اب کیا کروں میں؟"

"کوئی کام تلاش کرو" ان کے ایسے کہنے پہ وہ بس دیکھ کر رہ گیا وہ نہیں جانتا تھا یہاں کام کیا کرنا ہے اور کس سے بات کرنی ہے لیکن اب کرنا تو تھا ہی وہ سامنے ایک کریانے کی دکان پہ گیا

"اسلام علیکم!"

"وعلیکم السلام۔۔۔جی کیا چاہئے؟" وہ ادھیڑ عمر کا شخص تھا اس کے جواب کا منتظر

"کام" یک لفظی جواب

"مزدوری کرنی ہے؟"

"جی" اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی آخر کیا ہونے والا ہے اس کے ساتھ کیوں کہ یہ سب اس کی اپنی سوچ سے کہیں بڑھ کر تھا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"شکر اللہ کا مجھے ویسے بھی تلاش تھی ایک لڑکے کی"

"جی"

"چلو آ جاؤ کام سمجھا دیتا ہوں" وہ شخص اسے لے کے دکان میں آ گیا

"یہ سامان اگلے چوک میں ابراھیم کی دکان پہ دے کے آنا ہے" اس نے تین چار شاپر اٹھا کی اسے تھمائے

"میں نہیں جانتا تو دوں گا کیسے؟"

"وہاں کسی سے بھی پوچھ لینا معلوم ہو جائے گا"

"جی "وہ سامان لے کہ چل پڑا اور اگلے چوک میں جا کے ایک بندے کو روک کے پوچھا تو اس نے نشاندھی کر دی وہ اسے چیزیں تھاما کہ اس کے دیۓ ہوئے پیسے لے واپس آگیا

"کیا کرتے ہو ویسے ؟"

"کچھ خاص نہیں "اس کے پاس کسی سوال کا جواب نہیں تھا فلحال

سارہ دن اس کا کام میں گزر گیا وہ تھکن سے چور ہو گیا لیکن کہا کچھ نہیں اور نہ ہی اسے یہاں کے چھوٹ کے جانے والنظر آیا تھا اس شخص نے کھانا بھی پیش کیا جس کے پاس وہ کام کر رہا تھا جب مغرب کا وقت ہوا تو وہ اپنا معاوضہ لے کے دکان سے باہر نکلا اذانوں کی آوازیں گونج تہیں تھی وہ سیدھا قریبی مسجد چلا گیا وہاں منہ ہاتھ دھو کے تھوڑا فریش ہوا اور پھر نماز ادا کی جب نماز سے فارغ ہوا تو وہیں اپنی جگہ پہ بیٹھا رہا آج اس کا دل رو رہا تھا وہ نے ماضی میں ہوئے واقعات کو بھول نہیں پا رہا تھا وہ اپنی ماں کی مصروفیت، باپ کی دوری اور اس لڑکی کی بے رخی کو سوچ رہا تھا جس کے لیے وہ کسی بھی حد تک جا سکتا تھا لیکن کیا ملا تھا اسے ؟کچھ بھی نہیں سب کی اپنی اپنی زندگی تھی جس میں وہ مصروف تھے اس کے لئے کسی کے پاس بھی وقت نہیں تھا وہ سب سے چھوٹا تھا گھر میں لیکن اس کے لئے کسی کے پاس بھی وقت نہیں ہوتا تھا اور آج وہ بنا سوچے سمجھے کدھر آگیا تھا؟ کر کیا رہا تھا؟ مستقبل کیا تھا اس کا؟

"اندھیرا سیاہ رات"

اس نے محسوس کیا اس کی آنکھیں بھیگی ہوئی ہیں، اس کے آنسو بہہ رہے ہیں لیکن اس نے انہیں روکنے کی کوشش نہیں کی تھی اسے نہیں یاد پڑتا تھا وہ کبھی اتنا بے بس پہلے ہوا تھا اس وقت بھی نہیں جب اس نے اپنے پسندیدہ شخص کو جاتے ہوئے دیکھا تھا۔

تیرے لیے چلے تھے ہم تیرے لیے ٹھہر گئے

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

تو نے کہا تو جی اٹھے تو نے کہا تو مر گئے

کٹ ہی گئی جدائی بھی کب یہ ہوا کہ مر گئے
تیرے بھی دن گزر گئے میرے بھی دن گزر گئے

تو بھی کچھ اور اور ہے ہم بھی کچھ اور اور ہیں
جانے وہ تو کدھر گیا جانے وہ ہم کدھر گئے

راہوں میں ہی ملے تھے ہم راہیں نصیب بن گئیں
وہ بھی نہ اپنے گھر گیا ہم بھی نہ اپنے گھر گئے

وقت ہی جدائی کا اتنا طویل ہو گیا
دل میں ترے وصال کے جتنے تھے زخم بھر گئے

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ہو تا رہا مقابلہ پانی کا اور پیاس کا
صحرا امڈ امڈ پڑے دریا بپھر بپھر گئے

وہ بھی غبار خواب تھا ہم بھی غبار خواب تھے
وہ بھی کہیں بکھر گیا ہم بھی کہیں بکھر گئے

کوئی کنار آب جو بیٹھا ہوا ہے سر نگوں
کشتی کدھر چلی گئی جانے کدھر بھنور گئے

آج بھی انتظار کا وقت حنوط ہو گیا
ایسا لگا کہ حشر تک سارے ہی پل ٹھہر گئے

بارش وصل وہ ہوئی سارا غبار دھل گیا
وہ بھی نکھر نکھر گیا ہم بھی نکھر نکھر گئے

آب محیط عشق کا بحر عجیب بحر ہے
تیرے تو غرق ہو گئے ڈوبے تو پار کر گئے

اتنے قریب ہو گئے اپنے رقیب ہو گئے
وہ بھی عدیمؔ ڈر گیا ہم بھی عدیمؔ ڈر گئے

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اس کے سلوک پر عدیمؔ اپنی حیات و موت ہے
وہ جو ملا تو جی اٹھے وہ نہ ملا تو مر گئے

"برخوردار آ گئے واپس" وہ کافی دیر وہاں بیٹھنے کے بعد باہر نکلا تو سامنے ہی حضرت بیٹھے نظر آئے وہ ان کے قریب گیا

"جانا کدھر تھا اور" وہ تھکا ہارا لگ رہا تھا

"کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی طرح نہیں ہوتا حتیٰ کے جذبات کے اعتبار سے بھی کوئی ہاتھ سے سلام کرتا ہے اور کوئی روح سے۔۔ کوئی بھی کسی کے برابر نہیں ہوتا یہاں تک کہ انسان خود بھی مختلف اوقات میں ایک سا نہیں ہوتا تو گلا کس بات کا؟"

"یہ دل بہت خوار کرتا ہے انسان کو"

"جیسے پیٹ کی غذا الگ ہی، ماکولات و مشروبات، آنکھ کی غذا الگ ہے، مبصرات اور کان کی غذا الگ ہے مسموعات اسی طرح دل کی بھی ایک غذا ہے اور وہ محبت ہے"

"یہی تو انسان کو پاگل کرتی ہے"

"دل کو محبت سے ہی لذت آتی ہے پھر جس کا محبوب ناقص ہو اس کی لذت تو ناقص ہو گی اور جس کا محبوب ایسا کامل ہو کہ اس سے زیادہ کوئی بھی محبوب نہ ہو اس کی لذت سب سے زیادہ ہو گی ایمان و عمل صالح اختیار کرنے پر دنیا ہی میں غذائے روحانی یعنی حق کے تعالیٰ کی محبت کامل عطا ہو گی جس سے زیادہ بھلی دل کی کوئی غذا نہیں، قلب کا اثر انسان کے کلام اور لباس تک ظاہر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اہل اللہ کے تبرکات میں اثر ہوتا ہے اور صحبت میں اس سے بھی زیادہ"

"ہمم" وہ خاموش ہو گیا ان باتوں پہ نہ وہ بحث کر سکتا تھا اور نہ ان باتوں کا اس کے پاس جواب تھا اسے تو کچھ بھی معلوم نہیں تھا

"قلب کی صفائی اصلاح سے ہوتی ہے وظائف صرف معین ہوتے ہیں"

"تو کیا وظیفہ کروں جس سے دل کو سکون آجائے" وہ لاچاری اور بے بسی کا مجسمہ بنا ہوا تھا

"استغفار کرو"

"بس؟"

"ہاں بس"

"کیا آج رات بھی مسجد میں گزاریں گے؟"

"تمھارے پاس کوئی اور ٹھکانا ہے تو وہاں چلے جاتے ہیں؟" وہ مسکرائے

"اب پکا علم ہو گیا ہے مجھے کہ آپ نے قسم ہی اٹھائی ہوئی ہے؟" وہ ہنسے تھے جانتے تھے کس قسم کی کی بات کر رہا ہے حزقیل

"اپنے نام کا مطلب جانتے ہو؟" وہ جاتے جاتے پلٹے

"نہیں، کیوں؟"

"قدرت اللہ، اللہ مضبوط کرتا ہے"

"میں نہیں جانتا تھا کبھی سوچا ہی نہیں اس بارے میں"

"خود کو کبھی بے کار اور بے فایدہ مت سمجھنا" وہ یہ کہہ کر اندر کی طرف بڑھ گئے

نازو انداز سے کہتے ہیں کہ جینا ہو گا

زہر دیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ پینا ہو گا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

جب میں پیتا ہوں تو کہتے ہیں کہ مرتا بھی نہیں

اور جب مرتا ہوں تو کہتے ہیں کہ جینا ہو گا

فالقلب یشکل النیۃ والروح تساعد علی تحقیق ھذہ النیۃ وتقوي البدن، وکأن الکیان کلہ یصبح قلباً ویبدأ بالنبض بذکر اللہ.

"اس کا کیا مطلب ہے یہ کون سی سورت ہے ؟"حزقیل کس لگاوہ قرآن کی تلاوت کر رہے ہیں

"یہ کوئی آیت نہیں اس کا مطلب ہے کہ دل نیت بناتا ہے اور روح اس نیت کو پورا کرنے میں مدد کرتی ہے اور جسم کو تعبدار بناتی ہے، گو سارا وجود دل بن کر زکر الٰہی میں دھڑکنے لگتا ہے اب جیسی آپ کی نیت ہو گی وہی نظام ظاہر و باطن کا ہو گا

"آپ نے یہ سفر کدھر سے اور کیسی شروع کیا تھا؟"

"شروعات کسے یاد رہتی ہے بس یہ سفر ہی ہے جو ہر پل یاد رہتا ہے فرزند"

"اس میں تو ہم دنیا میں کچھ بھی نہیں کر پاتے مطلب کہ بس ایسی زندگی گزاری اور مر گئے"وہ کہلاتے ہوئے جھجک بھی تہا تھا کہ کہیں کچھ الٹا سیدھا ہی نہ بول دے

"ہمم تو یہ بات ہے"وہ دھیما سا مسکرائے تھے اس پہ اسے ڈھارس ملی

"ہاں نہ اب باقی قوموں کو دیکھیں کیا کچھ کر رہے ہیں دنیا میں کتنی ترقی کر لی ہے اور ہم ابھی خود سے ہی نہیں نکل پا رہے"

"کس نے کہا کہ ایسی زندگی گزار دو پوری جس میں کسی دوسرے کے لئے کوئی آسانی ہی پیدا نا کر سکو اس دنیا میں بھی ہر طرف اللہ کی رحمت کے ہزاروں نظارے ہیں اللہ نے یہ ساری نعمتیں ہمیں سہی استعمال کے لئے عطا کی ہیں ان سے دستبردار ہو جانا ثواب کا کام نہیں وہ لوگ غلط کرتے ہیں جو یہ سب ترک کر دیتے ہیں پہلی امتوں نے بھی اپنے اوپر وہ چیزیں حلال کر لیں جو اللہ نے حرام کر رکھی تھیں اور وہ چیزیں حرام کر لیں جو اللہ نے حلال کی ہوئی تھیں"جواب اس کی سوچ سے الٹ آیا تھا

"پھر آپ نے وہ رستہ کیوں نہیں چنا؟"

"کیوں کہ اللہ نے مجھے اس کام کے لئے چن لیا ہے"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کہ جواب دے رہے تھے

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے آپ کو اس کام کے لئے منتخب کیا ہے؟"اس نے سوال کرنے کے ساتھ ہی پہلو بدلا

"اس لئے کہ اللہ انسان کو جس کام لے لئے پیدا کرتے ہیں جو مقصد اس کے ہاتوں انجام دینا ہوتا ہے اس کی تڑپ اس شخص کے دل میں ڈال دیتے ہیں" وہ ان کی بات پہ دھک رہ گیا تھا

"چلو میں تمہیں کچھ بتاتا ہوں زیادہ تو جانے نہیں لیکن تھوڑا بہت پتا ہے"

"دنیا میں جانتے ہو سب سے پہلا کلینڈر کس نے بنایا تھا؟"

"کس نے؟"

"عمر خیام مسلمان تھا"

"آپریشن سے پہلے مریض کو بے ہوش کرنے کا طریقہ متعارف کروانے والا زکریا الرازی مسلمان تھا
"

"زمین پہ آنے والے زلزلوں کی وجوہات بتانے والا جانتے ہو کون تھا؟"

"ابن سینا یہ جانتا ہوں" اس کے یک دم جواب پہ وہ مسکرائے

"بلکل کپڑا اور چمڑا رنگ کرنے اور گلاس بنانے کے لیے میگزین ڈائی اکسائیڈ کا استعمال متعارف کروا نے والا کون تھا؟"

"ابن سینا" حزقیل کی خاموشی پہ سلسلہ کلام جوڑا

"دھاتوں کی صفائی سٹیل بنانے کا طریقہ متعارف کروانے والا بھی ابن سینا تھا"

"دانت لگانے کا طریقہ پتہ ہے کس نے متعارف کروایا ہے؟"

"نہیں جانتا"

"ابو القاسم زہروی"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

علم اعداد اور جدید ریاضی کی بنیاد رکھنے والا یعقوب الکندری تھا، مریضوں کی دی جانے والی ادویات کی درست مقدار کا تعین کرنے والا یعقوب الکندی تھا، روشنی کی رفتار کا اواز کیتے رفتار سے تیز ہونے کا انکشاف کرنے والا البیرونی تھا، زمین چاند اور سیاروں کی حرکات اور خصوصیات سے دنیا کو روشناس کروانے والا بھی البیرونی تھا، روشنی کے انعقاد اور بصارت میں ریٹینا کا مرکزی کردار متعارف کروانے والے ابن الہیثم تھا یہ سب مسلمان سائنسدان ہیں، قران نازل ہی اس لیے ہوا کہ اسے دستور حیات بنایا جائے اس کی روشنی میں اپنی منزل اور راستہ متعین کیے جائیں مسلمانوں کے زوال کے تمام اشارے اس بات کی تصدیق کر رہی ہیں کہ یہ زوال تارک قرآں کی وجہ سے ہے۔۔۔ قران مجید اللہ تعالی کے علم کے سمندر کا ایک قطرہ ہے کلام پاک میں ظاہری اور پوشیدہ نعمتوں کا بار بار ذکر آیا ہے تو چھپی ہوئی نعمتوں کی کھوج ہی اصل میں سائنس ہے" وہ بولتے جارہے تھے اور حزقیل سنتا جارہا تھا وہ حیران ہوا تھا بہت

"ویسے آج تک میں نے اس بارے میں سوچا ہی نہیں حیران ہوں میں" وہ اپنی حیرت کو چھپا نہیں رہا تھا

"اللہ نے اس دنیا کی تہہ میں کروڑوں راز دفنائیں ہیں اور ان کی نشاندھی قرآن کریم میں کی ہے بس آج کا مسلمان اپنی بنیادوں سے دور ہوتا جارہا ہے"

"تو بنیادوں سے تعلق کو کیسے قائم کروں میں؟"

"جس قوم کو تاریخ سے کوئی دلچسپی نہ ہو ان کے حافظے کمزور اور مزاج جذباتی ہوجاتے ہیں"

"تاریخ سے تو بہت نہ سہی تھوڑا بہت لگاؤ ہے مجھے" اب کی بار میں حزقیل کو لگا کہ اس نے بھی کوئی ایسا کام کیا ہے جس کا وہ ان کے سامنے کر سکتا ہے

"کس کی تاریخ جانتے ہو؟"

"یہی پاکستان کی تاریخ اور یہ کہ جب ہم ہندوستان میں تھے تب حالات کیا تھے وغیرہ وغیرہ.."

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ہاہا۔۔ماشاءاللہ بہت خوب جناب چلو اب سو جاؤ صبح فجر کے وقت اٹھنا ہے "وہ اٹھنے لگے

"آپ ہنسے کیوں؟"

"اس لئے بیٹا میں ہماری بنیاد کی تاریخ کی بات کر رہا تھا کہ مسلمان کی بنیاد کہاں سے شروع ہوئی ہے پاکستانی ہونے کی بنیاد نہیں؟"

"حضرت آدم علیہ السلام "وہ اب سمجھا تھا اور یہ اس بار بھی خود کے سامنے فیل ہو گیا تھا

" بلکل ہماری بنیاد میں بہادری کی کروڑوں کھربوں کہانیاں ملتی ہیں، تصوف کی ہزاروں مثالیں ہمارے مستقبل کو بھی روشن کرتی ہیں ایمان کی وہ شمع جلائیں ہیں ایمان والوں نے جس کی گرمائش سے قیامت تک آنے والے گرمی حاصل کرتے رہیں گے، ہم وہ نہیں ہیں جو بن رہے ہیں یا خود کو جو سمجھ رہے ہیں فرزند "ان کی باتیں واقعی ہی میں دل کی گہرائیوں میں نقش ہو رہی تھیں

"آپ نے میرے سامنے ایک نئی دنیا کا رستہ کھولا ہے۔۔۔ میں نہیں جانتا تھا کہ مجھے اس انداز میں بھی سوچنا چاہیے"

"یہ رات ایک عظیم وقت ہے اپنے رب کے ساتھ ناطہ جوڑنے کا "یہ کہتے وہ اٹھ گئے حزقیل جانتا تھا وہ اسے اس وقت کیا کرنے کا کہہ رہے ہیں، آج اسے ایک منفرد سوچ ملی تھی ایک الگ دنیا کو جانا تھا آج اسے احساس ہوا تھا کہ ایک مسلمان کیا ہے وہ خود بھی نہیں جانتا۔۔ لیکن اب وہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ کیا ہے انسان کو اشرف المخلوقات کیوں کہا ہے آخر اللہ نے۔

اللہُ اَکبَرُ اللہُ اَکبَرُ، اللہُ اَکبَرُ اللہُ اَکبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ

حَيَّ عَلَى الصَّلَاۃِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاۃِ

حَيَّ عَلَى الفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الفَلَاحِ

اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

"کیا تم آزان کے حکم کے بارے میں جانتے ہو کہ آزان کیسے شروع ہوئی تھی؟" حزقیل وضو کر رہا تھا جب ایک سوال آیا

"وحی آئی ہو گی!" اس نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے اور نماز با جماعت ادا کرنے کے لئے مسجد بنائی گئی تو ضرورت محسوس ہوئی کہ جماعت کا وقت قریب ہونے کی عام اطلاع کے لیے اعلان کا کوئی خاص طریقہ اختیار کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں صحابہ کرام رضوان اجمعین سے بھی مشورہ فرمایا کسی نے کہا کہ اس کے لیے بطور علامت کوئی خاص جھنڈا بلند کیا جائے کسی نے رائے دی کی کسی بلند جگہ آگ روشن کر دی جائے کرے کسی نے مشورہ دیا کہ جس طرح یہودیوں کے عبادت خانوں میں نرسنگھا (ایک قسم کی بھونپو) بجایا جاتا ہے اسی طرح ہم بھی نماز کے اعلان اور بلاوے کے لیے بجایا کریں کسی نے نصاری والے ناقوس کی تجویز پیش کی، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں سے کسی بات پر بھی اطمینان نہیں ہوا اور آپ اس مسئلے میں متفکر رہے آپ کی اس فکر مندی نے بعض صحابہ کرام کو بھی بہت متفکر کر دیا ان میں سے ایک انصاری صحابی حضرت عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو متفکر دے کر بہت فکر مند اور بے چین ہو گئے اور اسی فکر مندی کی حالت میں حضور کی مجلس

سے واپس آکر پڑ گئے پھر نیم خواب اور نیم بیداری کی حالت میں انہوں نے آذان سے متعلق خواب دیکھا کہ کہ میرے سامنے ایک شخص آیا جو اپنے ہاتھ میں ناقوس لیے ہوئے تھا اور میں نے اس سے کہا اے اللہ کے بندے! یہ ناقوس تم بیچتے ہو؟ اس نے کہا تم کیا کرو گے؟

میں نے کہا ہم اس کے ذریعے اعلان کر کے لوگوں کو نماز کے لیے بلایا کریں گے اس نے کہا کیا میں تم کو ایک ایسی چیز بتا دوں جو اس کام کے لیے اس سے بھی بہتر ہے؟ میں نے کہا ہاں ضرور بتایئے اس نے کہا کہو

اللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ،

اللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ

أَشْھَدُ أَنْ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ،

أَشْھَدُ أَنْ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ

أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ،

أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ،

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ،

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

اللّٰہُ أَکْبَرُ

اللّٰہُ أَکْبَرُ

لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ یہ پوری اذان بتا کے وہ شخص مجھ سے تھوڑی دور پیچھے ہٹ گیا اور تھوڑے توقف کے بعد اس نے کہا پھر جب نماز قائم کرو تو اقامت اس طرح کہو۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ،

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

AESTHETICNOVELS.ONLINE

-Explore, Dream and Read

عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جیسے ہی صبح ہوئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا وہ آپ کو بتایا اپ نے فرمایا یہ رویا حق ہے انشاءاللہ اور آپ نے مجھے حکم دیا کہ تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو کر ان کلمات کی تلقین کرو جو خواب میں تم نے دیکھے ہیں اور وہ پکار کے ان کلمات کے ذریعے آذان کہیں کیونکہ ان کی آواز تم سے زیادہ بلند ہے تو میں بلال کے ساتھ کھڑا ہوا میں ان کلمات کی تلقین کرتا رہا اور وہ آذان دیتے تھے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کو اپنے گھر

میں سنا تو وہ جلدی میں اپنی چادر کھینچتے ہوئے نکلے اور رسول اللہ سے عرض کر رہے تھے قسم اس ذات پاک کی جس نے آپ کو دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں نے بھی ویسا ہی خواب دیکھا ہے جیسا عبداللہ بن زید نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا فللہ الحمد

بس اس دن سے آج تک دین اسلام اور امت مسلمہ کا خاص الخاص شعار ہے" وہ کہہ رہے تھے اور وہ سن رہا تھا اور اب اسے بس سننا ہی تھا

" قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں ہمارے ہر سوال کا جواب، ہر مسئلے کا حل اور ہر پریشانی کو دور کرنے کا نسخہ موجود ہے یہ ہماری بد نصیبی ہے کہ ہم اس سب سے بہت دور نکل آئے ہیں"

"میں تو بہت ہی دور ہوں دین سے کبھی سوچا ہی نہیں کبھی موقع ہی نہیں ملا کہ اس سب پہ بھی غور کروں مجھے لگتا تھا کہ دین بس یہ ہے کہ پانچ وقت کی نماز پڑھو اور روزے رکھو رمضان کے اور حج کرو دیٹس آل، لیکن عمل ان پہ بھی نہیں تھا" وہ شرمندہ تھا بہت زیادہ

"لیکن یہ سب کرنا کیوں ہے یہ جاننا بے حد ضروری ہے تو چلو کوئی بات نہیں ابھی بھی وقت نہیں گزرا انشاءاللہ ضرور سب جان جاؤ گے یہ تو اللہ کی عطا ہے جس کو جتنا چاہے عطا کر دے" وہ مسکرائے اور نماز کے لیے اندر چلے گئے وہ بھی ان کے پیچھے چلنے لگا سوالوں سے بھرا دماغ اس وقت بلکل خالی تھا۔

نماز ادا کرنے کے بعد کچھ دیر اذکار کئے اور پھر وہ کام کے لئے روانہ ہو گیا کل کی نسبت آج وہ زیادہ پر سکون تھا، ایک بار بھی اسے اپنا گھر یاد نہیں آیا تھا نہ ہی گھر کا کوئی فرد یہاں گھر کے جیسا آرام نہیں تھا لیکن سکون تھا اسے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ خود کے ساتھ وقت گزار رہا ہے جو کہ اسے کبھی ایسا موقع ہی نہیں ملا تھا۔۔۔ سارہ دن اس کا کام میں گزر گیا دن کا کھانا بھی وہیں کھایا اور نماز ادا کر کے وہ تھوڑی دیر ستانے کے لئے لیٹ گیا اور پھر عصر کی نماز کے بعد اس نے کچھ دکان داروں کے ساتھ چائے پینے کے لئے ایک ڈھابے پہ بیٹھا اسے بہت سی باتیں سننے کو ملیں آج وہ کسی ہائی کلاس کے لوگوں میں نہیں بلکے بہت نچلے درجے کے لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا اور اس نے جانا تھا کہ وہ ہائی کلاس لوگوں

سے زیادہ پر سکون زندگی گزار رہے ہیں، انہیں اللہ پہ توکل تھا زیادہ کی لالچ نہیں تھی بچوں کی فکر تھی اور ماں باپ کی دواؤں کی پریشانی تھی بس لیکن وہ پھر بھی مطمئن تھے اسے اچھا لگا تھا ان لوگوں میں وقت گزارنا۔

وہ دونوں مغرب کے بعد واپس آیا تھکا ہوا تھا لیکن خوش تھا۔

"کیسا دن گزرا" وہ ابھی بیٹھا تھا کہ بزرگ نے پوچھا

"بہت اچھا ویسے یہاں لوگ شیشے کی طرح شفاف ہیں" وہ چہک کے بولا تھا

"اچھا! تو تمہیں پسند آئے یہ لوگ"

"جی"

"چلو یہ تو اچھی بات ہے برخوردار" وہ بھی اسے خوش دیکھ کے خوش ہوئے وہ خاموش ہو گیا کیونکہ حزقیل جانتا تھا کہ وہ ان کے سامنے زیادہ بات کر ہی نہیں پاتا

"چلو ایک کہانی سناتا ہوں، سننا چاہو گے ؟"

"ضرور کیوں نہیں" وہ چونکتے ہوئے بیٹھا کیوں کہ وہ کسی وجہ کے بغیر کہانی ہرگز بھی نہیں ہو سکتی تھی

"ایک بادشاہ کا دربار لگا ہوا تھا چونکہ سردی کا دن تھا اس لئے دربار باہر کھلے میدان میں لگا ہوا تھا سب خاص وعام صبح کی دھوپ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ بادشاہ کے تخت کے سامنے ایک میز تھی اور اس پر کچھ قیمتی اشیاء بھی رکھی ہوئی تھیں۔ وزیر، مشیر اور امیر وغیرہ سب بیٹھے ہوئے تھے، ایک شخص آیا اور دربار میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی اجازت مل گئی تو اس نے کہا کے میرے پاس دو اشیاء ہیں میں ہر ملک کے بادشاہ کے پاس گیا ہوں اور اپنی اشیاء کو بادشاہ کے سامنے رکھا پر کوئی بھی فرق نہ جان پایا، تمام ہار چکے ہیں اور میں ہمیشہ کامیاب وکامران ہو کر لوٹا ہوں۔ اب آپ کی کے ملک آیا ہوں۔ بادشاہ نے کہا کہ کیا اشیاء ہیں؟ تو اس نے دونوں اشیاء سامنے میز پہ رکھ دیں وہ دونوں دیکھنے میں بلکل ایک ہی جیسی تھیں ایک جیسی جسامت، یکساں رنگ، یکساں چمک گویا کہ یہ دونوں ایک دوسرے کی

نقل محسوس ہوتی تھیں۔۔۔بادشاہ نے کہا کہ یہ دونوں تو بلکل ک جیسی ہیں تو اس شخص نے کہا کہ دکھائی تو ایک جیسی ہی دیتی ہیں لیکن ہیں مختلف ان میں سے ک بہت قیمتی ہیرا ہے اور ایک شیشہ۔ بظاہر تو ایک جیسی ہی ہیں کوئی آج تک یہ نہیں پہچان سکا کہ کون سا ہیرا ہے اور کون سا شیشہ۔۔اب آپ میں سے کوئی جانچ ہر بتائے کہ ان میں سے کون سا ہیرا ہی؟ جو بھی سہی بتائے گا یہ اس کا ہو گا اور اگر کوئی نا جان پایا تو جتنی قیمت کیہ ہیرا ہے اتنی قیمت مجھے ادا کرنی پڑے گی اسی طرح میں کئی ممالک میں جیت کہ آیا ہوں۔۔۔بادشاہ نے اسے دیکھا لیکن بلکل بھی نہیں جان پایا اسی طرح باری باری سب درباریوں نے دیکھا لیکن کوئی بھی نہیں پہچان سکا، سب سوچ میں تھے بادشاہ کی عزت پہ بات آگئ تھی کیونکہ یہ بادشاہ اور اس کی رعایا بہت ذہین مشہور تھی ابھی سب کشمکش میں ہی تھے کہ ایک نابینا شخص ہاتھ میں لاٹھی لے کر آیا اور لہجہ مجھے اجازت دیں میں بھی اپنی ذہانت جانچنا چاہتا ہوں اور اگر ہار بھی گئے تو ہم ویسے ہی ہارے ہوئے ہیں پہلے بھی۔۔بادشاہ نے کہا ٹھیک ہے۔اس نابینا شخص نے دونوں چیزوں کو چھوا اور اسی شخص نے کہا کہ آپ بتا دیں کون سا ہیرا ہے اور کون سا شیشہ۔۔۔اس نابینا شخص نے ایک لمحہ بھی نہیں لگایا اور بتا دیا کہ یہ والا ہیرا ہے اور یہ والا شیشہ، وہ آدمی بہت سی جگھوں پہ جیت کہ آیا تھا لیکن یہاں ہار گیا تھا اور نے وہ ہیرا اسے تھما دیا تمام لوگ بہت حیران ہوئے اور کہا کہ آپ کے کیسے پہچانا۔اس نابینا نے کہا کہ سیدھی سی بات ہے کہ سب دھوپ میں بیٹھے ہیں، میں نے دونوں چیزوں کو ہاتھ لگایا اور محسوس کیا جو ٹھنڈا تھا وہ ہیرا تھا اور جو گرم ہو گیا وہ شیشہ۔۔۔اسی طرح زندگی میں بھی جو شخص سخت اور مشکل حالات میں گرم ہو جائے غصے سے بھڑک اٹھے وہ شیشے کی مانند ہے اور شیشہ بہت ہی نازک ہوتا ہے اس کے برعکس وہ انسان ہو ہر حال میں پرسکون رہے بھڑکے نہیں اور حالات کا مقابلہ ڈٹ کے کرے وہ ہیرے کی مانند ہے پرکشش، قیمتی اور لازوال۔۔۔"ان کی بات ختم ہو چکی تھی لیکن اس کی گہرائی بہت زیادہ تھی

"ایک بات تو بتائیں کیا میں ایسا شخص بن سکتا ہوں جیسے آپ ہیں؟" حزقیل نے سوچوں کے بھنور میں ڈوبے سوال کیا

"مجھ جیسے نہیں ان کے طرز پہ چلو جنہوں نے مثالیں قائم کی ہیں جس کو اللہ نے چنا تھا ان کی پیروی کرو جن کو ہمارے آقا دو جہاں کے سردار مبارک نے تعلیم دی، تمہیں صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کا رستہ اپنانا چاہیے بیٹا انہوں نے قربانیاں دی ہیں اس دین کے لئے اپنی جان مال اولاد سب لٹا دیا اللہ کی راہ میں" وہ ایک شفیق باپ کی طرح اسے سمجھا رہے تھے

اس کی آنکھیں بھرنے لگی تھیں وہ وجہ نہیں جانتا تھا اور جاننا بھی نہیں چاہتا تھا بس انہیں بہنے دینا چاہتا تھا

"انہیں مت روکو یہ اللہ کی نعمت ہوتے ہیں" حضرت صاحب کی یہ بات کہنے کی دیر تھی وہ زار و قطار رونے لگا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ ان دنوں کیوں رو رہا ہے وہ کبھی بھی اتنا کمزور نہیں تھا اور اس نے ہمیشہ یہی سنا تھا کہ مرد عورت نہیں لیکن یہاں سارے ہی معاملے الٹ تھے۔۔ حضرت صاحب اٹھ کر چلے گئے اور وہ روتا رہا ایک بوجھ تھا دل پہ جو لگ رہ تھا ان آنسوؤں سے سرک رہا ہے۔۔۔ اسے لگ رہا تھا یہ آنسو اس کے چہرے سے ہوتے ہوئے اس کا دل دھو رہے ہیں، وہ کون لوگ ہوں گے جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت نصیب ہوئی تھی وہ کیسی شان والے ہوں گے جن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی بنایا ہو گا وہ کیسی جنت والے ہوں گے جن کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے لئے چنا تھا۔۔۔ آج اسے لگا تھا کہ وہ جن لوگوں کو ائیڈلائز کرتا تھا وہ تو سب بے کار لوگ تھے اور جو حقیقت میں ہیرو تھے وہ ان کو جانتا ہی نہیں تھا۔

مصلہ تن کا بنا کر تنہا نماز وصل پڑھو

یہ وہ مسجد ہے

یہاں مؤذن نہیں، امام بھی نہیں

انسان کے وجود میں سب سے قیمتی چیز اس کا دل ہے، اب دل دو طرح سے کام کرتا ہے۔۔۔ایک تو یہ کہ اس کے اندر موجود خزانے کو تلاش کر کے اور دوسرا اللہ کی نافرنی کر کے اب یہ آپ پر ہے کہ آپ اپنے دل کو کس طرف لے کر جانا چاہتے ہیں بلندیوں کی طرف یا پستیوں کی طرف، جب انسان بلندیوں کا سفر چنتا ہے اللہ کے فضل و کرم سے اپنے دل کی بند پوٹلی کو کھولتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جنہیں یاد الٰہی غافل نہیں کرتیان پر ایسے ایسے راز کھلتے ہیں کہ انسانی سوچ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی ۔۔۔اللہ کے دیدار کا شوق بلندیوں کا سفر جس کا آغاز انس خود کرتا ہے اپنے اندر عبادت و ریاضت کا شوق پیدا کر کے زیادہ تر آپ کا نفس آپ کو اس راستے پر چلنے سے آپ کی مخالفت کرے گا، عبادت میں خیالات میں شہوت کا زور سب سے زیادہ شیطانی وار ہو گا جیسے ہی یہ تمام وسوسے دور ہوں گے آپ کی آنکھ سے ندامت کے آنسو نکلے گیں اور آپ اپنے رب العالمین کے سامنے گریہ وزاری کرے گے اس راستے میں انسان کے پاس جو مظبوط ہتھیار ہے وہ ہیں "آنسو" جن کی اللہ کے ہاں بہت قیمت ہے اتنی کہ عاشق کی آنکھ کے آنسو سے دوزخ کی آنکھ کو ٹھنڈا کیا جائے گا، رونا اللہ اور بندے کے درمیان تعلق کو انتہائی مضبوط کرتا ہے، اگر آپ کے پاس مرشد نہ بھی ہو تو اللہ کے قریب ہونے کی لگن، شوق سے اللہ آپ کے راستے میں ایسے لوگوں کو شامل فرما دے گا جو اللہ سے آپ کو اور قریب کر دیں گے اس راستے پہ مرد اور عورت کی تفریق نہیں ہے کیونکہ یہ سفر اندر جا ہے اور یہاں بات صرف ذوق و شوق کی اور تڑپ کی ہے۔۔اللہ ہم سب کی رہنمائی فرمائے اور اپنا قرب ہمیں عطا کرے (آمین)

کچھ دن گزر چکے تھے ایک ہی روٹین تھی وہ صبح کو کام کرنے جاتا لوگوں سے باتیں کرتا سب کے ساتھ مل کے کھانا کھاتا ڈھابے پہ چائے پیتا، وہاں کوئی زیادہ پڑھا لیکھا نہیں تھا کسی کا کیا مسئلہ تھا گھر کا کسی کا کیا ہر کوئی اپنی الجھنوں میں الجھ ہوا تھا لیکن اس کے باوجود وہ سب ایک دوسرے کو سننے کو تیار بیٹھے ہوتے تھے اور تسلی دیتے۔۔۔ وہ ہائی سوسائٹی کا تھا وہ اس زندگی سے یکسر دور رہا تھا وہ نہیں جانتا کہ یہ زندگی کیسے گزاری جاتی ہے جب پاس پیسے نہ ہوں اور وہ تو تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ کبھی ایسا وقت بھی وہ گزار سکتا ہے جب اس کے پاس پیسے نہ ہوں اور وہ سوچا کرتا تھا کہ کبھی ایسا وقت آیا تو وہ نہیں رہ پائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔۔

وہ وقت بھی آیا اور وہ بخوشی گزار بھی رہا تھا اور اس وقت اسے کوئی ایسی تکلیف بھی نہیں ہو رہی تھی جیسی وہ سوچا کرتا تھا، لیکن وقت کب کسی کا ہوا ہے۔

وہ دن کو کام کرتا ساتھ میں ورد کرتا تھا اور پھر حضرت صاحب کی باتیں سنتا اور رات کو عبادت کرتا اور پھر سوتا، وقت گزرتا جا رہا تھا اور وہ خود میں تبدیلی محسوس کر رہا تھا، کبھی کبھی وہ پھر سے اپنی پرانی باتیں سوچتا اور تکلیف سے گزرتا تھا لیکن یہ اس کی زندگی کا حصہ تھا وہ بھول نہیں سکتا تھا لیکن خود کو بدل سکتا تھا۔

آج جمعے کا دن تھا اور وہ آج کام پہ نہیں گیا تھا نماز کے بعد باہر گیا تھا پھر واپس آ کے سو گیا تھا ابھی تھوڑی دیر پہلے اٹھا تھا باہر آیا سامنے دو تین لوگوں کے ساتھ اس نے حضرت صاحب کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو وہ اسی طرف آیا اور ایک طرف بیٹھ گیا

"ایک بادشاہ تھا اس نے اپنے وزیر خاص سے پوچھا کہ یہ میرے نوکر مجھ سے زیادہ کیسے خوش باش پھرتے ہیں، جبکہ ان کے پاس کچھ نہیں اور میرے پاس کی کسی چیز کی نہیں۔۔ وزیر نے کہا: بادشاہ

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

سلامت ایک کام کریں معلوم ہو جائے گا بادشاہ نے پوچھا کہ کیا کام وزیر نے کہا کہ ایک صراحی میں ننانوے درہم ڈال دیں اور اس صراحی پہ لکھیے اس میں تمہارے لئے سو درہم ہدیہ ہیں۔۔۔رات کر کسی خادم کے گھر کے دروازے کے باہر رکھ دیں اور پھر تماشہ دیکھیں۔۔۔بادشاہ نے ویسا ہی کیا جیسا وزیر نے کہا تھا دروازے کھٹکھٹا کے ایک طرف بیٹھ گیا، خادم باہر نکلا اور صراحی اٹھا کے اندر چلا گیا جب اس نے گنے تو ایک درہم کم تھا اس نے سوچا یقیناً ایک درہم باہر گر گیا ہے وہ باہر نکلا اور درہم تلاش کرنے لگا آدھی رات اس کی اسی کام میں لگ گئی اس خادم کا حصہ دیدنی تھا، کچھ رصبر اور کچھ بک بک میں گزر گئی دوسرے دن وہ ملازم محل کام کرنے آیا تو اس کا مزاج مکدر، آنکھوں سے جگراتے، ک میں جھنجھلاہٹ اور شکل سے افسردگی عیاں تھی، بادشاہ سمجھ گیا کہ رات ایک درہم کم ہونے کی بدولت اس کی یہ حالت ہے۔۔اور یہ بات ایک ملازم کی نہیں ہم سب کی ہے آج کے دن کسی کو بھی اللہ کی ننانوے نعمتیں نظر نہیں آتی لیکن جو ایک نہیں ہے وہ اس کی پریشانی اور اس کو حاصل کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے، ہم نادان یہ نہیں سمجھتے کہ جو اللہ نے ہماری تقدیر میں نہیں لیکھا اس کے لئے ہم جو مرضی کر لیں وہ ملنے والا نہیں تو اس ایک چیز کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ کی کروڑوں کھربوں نعمتوں کی ناشکری کرتے ایک بار بھی نہیں سوچتے" سب بات کو سن اور سمجھ رہے تھے کچھ اور باتیں سمجھانے کے بعد حضرت صاحب اٹھے باقی سب بھی باری باری اٹھ گئے حزقیل ان کے پیچھے آیا

"چلو فرزند کوچ کرنے کا وقت آن پہنچا ہے" وہ اپنی چیزیں اٹھا رہے تھے

"آپ یہ رہنے دیں میں کر لوں گا" اس نے سوال نہیں کیا تھا کہ جانا کہاں ہے کیونکہ۔اب وہ ان کے ساتھ رہتے ہوئے ان کا مزاج سمجھنے لگا تھا وہ مسکرا کے باہر نکل گئے

"چل حزقیل اب دیکھتے ہیں آگے کیا دن دیکھنے ہیں" وہ خدسے بڑبڑاتے چیزیں سمیٹ کے باہر نکل آیا

-

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اللہ بندے کو اکیلا تب کرتا ہے

جب وہ چاہتا ہے کہ پیچھے بس وہ

اور اس کا بندہ رہ جائے!

اور میں سوچتا ہوں کہ میں کیسا

خوش نصیب بندہ ہوں

جسے اتنا بڑا رب بس اپنے لئے چاہتا ہے

میں سمجھتا تھا کہ میرا کوئی نہیں ہے

کوئی مجھ سے محبت نہیں کرتا۔

کسی کو میری پرواہ نہیں

لیکن اصل میں میری پرواہ وہ کرتا ہے

جو ہر چیز سے بے پرواہ ہے

کتنی خوبصورت یہ تنہائی ہے

جو ایک نافرمان کو اتنے بڑے بادشاہ کے

قرب کا موقع دیتی ہے

اور کیسا بد نصیب ہے وہ انسان

جو پھر بھی انسانوں کی فکر کرتا ہے

-----؟-----

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ ایک بس میں سوار ہو چکے تھے اور خاموشی سے وہ آگے بڑھ رہے تھے، وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کدھر کو جا رہے ہیں وہ بس جانا چاہتا تھا وہ کہیں بھی جانا چاہتا تھے لیکن کچھ گم شدہ تلاش کرنا تھا اور کیا گم تھا وہ یہ بھی سہی سے نہیں جانتا تھا۔۔۔اسے آج اپنی زندگی کا گزرا ایک ایک دن یاد آ رہا تھا کچھ ہفتوں پہلے اس کی زندگی اس سے بے حد مختلف تھی وہ خوش تھا اس کے پاس سب تھا، دنیا کی ہر چیز موجود تھی لیکن پھر سب بدل گیا اور وہ ایک شخص اس کی زندگی سے نکل چکا تھا اور وہ اس کی محبت تھی، اس کے بعد اسے معلوم ہوا کہ اس کے پاس کئی سالوں سے صرف ایک ہی تختہ تھا اور وہ بھی بس ایک سیر اب تھا اس نے بھی اسے چھوڑ دیا تھا۔ اور پھر اسے سمجھنے والا اس وقت اسکے پاس کوئی بھی نہیں تھا نہ ماں وہ تو اللہ کو پیاری ہو چکی تھی اور باپ ہوتے ہوئے بھی اس کے پاس موجود نہیں تھا کبھی بھی۔۔۔اور وہ کہتے ہیں نہ کہ ماں نہ ہو تو باپ، باپ بننے کے قابل بھی نہیں رہتا اور بہن بھائی تو بس نام کے تھے آخر کو تھے تو سوتیلے۔۔۔ہاں ک چیز تھی اس کے علاوہ اور وہ تھا "پیسہ"، پہلے سب نے اس کو چھوڑا تھا اور اب اس نے سب کو چھوڑ دیا تھا اور وہ جانتا تھا کہ اس کے چھوڑنے سے کسی کو کوئی خاص فرق پڑنے والا نہیں ہے۔

وہ کئی گھنٹوں سے سفر کرتے رہے اور پھر آخر کار وہ ایک وادی میں پہنچے، ہر طرف سبزہ آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا جگہ بہے بھلی معلوم ہو رہی تھی، گاڑی رکی اس نے کرایہ دیا اور دونوں گاڑی سے اتر گئے وہ ہر طرف اشتیاق سے دیکھ رہا تھا، حضرت آگے آگے تھے اور وہ ان کے پیچھے تھا چلتے چلتے وہ آبادی کی طرف آ گئے۔۔۔وہ دیہاتی علاقہ تھا ویسے ہی کچے گھر، کھیت ہوا میں لہلہاتے، مرغیاں چگتی ہوئی، بکریاں اٹھکیلیاں کرتی، بچے کھیلتے ہوئے اور بڑے مسکراتے تھے ان سب کو دیکھ کہ اسے لگا سکوں بس ان کے پاس ہے، جو بھی ان کے پاس سے گزرتا سلام کر کے گزرتا پہلے تو اس نے زیادہ دھیان نہیں دیا لیکن پھر اسے اندازہ ہوا کہ یہاں سب ان حضرت کو جانتے ہیں سب ان سے مل رہے تھے وہ بھی بچوں کو جواب دیتے باتیں کرتے آگے آگے چل رہے تھے وہ سمجھ گیا کہ یہ ان کے جاننے والے ہیں

لیکن خاموشی سے سب کو دیکھتا چلتا رہا آخر کو وہ ایک گھر کے باہر رکے اتنے میں ایک لڑکا باہر آیا اور مسکرا کہ ان سے ملا۔

"بیٹا ان کو مہمان خانے میں لے جاؤ"

"جی نانا" وہ لڑکا کہتے ہوئے حزقیل کی طرف متوجہ ہوا اس کے سلام کا جواب دیتے حزقیل کو لے کے ساتھ والے دروازے سے داخل ہوا وہاں ایک کمرہ اور ساتھ ایک واش روم تھا اور ایک سامنے اور دروازہ تھا۔

"یہ آپ کا کمرہ ہے آپ آرام سے بیٹھے میں کھانا لے کہ آتا ہوں۔

"جی۔۔۔اچھا بات سنو!" وہ لڑکا ابھی پلٹا ہی تھا کہ حزقیل نے بلایا

"جی؟" وہ کھڑا ہو گیا

"تم کیا لگتے ہو حضرت صاحب کے؟" وہ تھوڑا جھجھک بھی رہا تھا

"میں نواسہ ہوں ان کا" وہ مسکرایا

"اچھا اچھا"

"چلیں پھر میں آتا ہوں" وہ کہہ کے چلا گیا حزقیل کمرے کا جائزہ لے رہا تھا چھوٹا سا مگر صاف ستھرا کمرہ تھا وہ اٹھا اور سامنے دروازہ کھولا اور داخل ہوا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ ایک کتب خانہ تھا، جگہ زیادہ بڑی نہیں تھی۔۔ دیواریں بھی پرانی تھیں لگتا تھا کافی وقت ہو گیا ہے مرمت نہیں کی گئی، الماری تھی کافی سے زیادہ پرانی تھی لیکن تھی اچھے حالت میں سامنے کی تینوں دیواروں پہ الماریاں بنی ہوئی تھیں اور وہ سب کتابوں سے بھری ہوئی تھیں اور ایک بھی مزید کتاب رکھنے کی جگہ نہیں تھی، ایک طرف ایک کان پڑا ہوا تھا اور سامنے ایک میز اور اس پہ کچھ کاغذ اور قلم پڑے ہوئے تھے اور ساتھ میں کچھ موم بتیاں رکھی ہوئی تھیں، وہ جگہ چھوٹی تھی لیکن وہ کتابوں سے بھری ہوئی تھی، وہ کتابوں کو دیکھنے لگا دین سے مطلق کتابیں، تاریخی کتب، سائنسی علوم پہ، نفسیاتی

فلسفوں کی کتابیں، تصوّف و منطق مضامین۔۔۔ نیز ہر قسم کا مواد وہاں پہ موجود تھا۔۔۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ بوڑھا شخص اتنے علم کو اپنے اندر سمائے ہوئے ہے، وہ کتابیں پڑھتا تھا لیکن سہی جو اس کے کورس کی ہوتی تھیں اور کبھی کبھار کوئی اور کسی رلیٹڈ کوئی بک عدم دلچسپی سے پڑھ لی تو وہ الگ بات ہے وہ یہ سمجھتا تھا اب کتابوں سے کچھ نہیں حاصل ہوتا، سب کچھ سمٹ کہلے ایک موبائل میں آ چکا ہے۔۔۔ لیکن اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ ابھی بھی اس دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جو کتابوں سے جڑے ہوئے ہیں اسے حیرت ہوئی۔۔۔ ابھی وہ یہی سب سوچ رہا تھا کہ وہ لڑکا واپس آیا اور ہاتھ میں ایک ٹرے بھی اٹھا رکھی تھی جس میں کھانا تھا اس نے نیچے دستر خوان لگایا اور کھانا چن دیا۔۔ حزقیل نے ہاتھ دھوئے اور کھانے کے لئے بیٹھا۔

"تمہاری نام کیا ہے" اس نے اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ساتھ ہی نام بھی پوچھا

"میرا نام سیف اللہ ہے اور آپ کا؟" وہ لڑکا بھی بیٹھ گیا وہ تقریباً انیس سال کے لگ بگ تھا

"میرا نام حزقیل ہے"

"ماشاءاللہ نام تو بہت پیاری ہے" اس کی بات کے انداز میں ایک ٹھہراؤ سا تھا

"ویسے مجھے اپنا نام کبھی اتنا خاص نہیں لگا کبھی سنا ہی نہیں کسی کا پہلے اور جسے بھی بتاؤ زیادہ تر یہی کہتے ہیں۔ یہ کیسا نام ہے"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

" آپ کا نام بہت پیاری ہے، اللہ تعالی کے ایک نبی کا نام تھا اور انبیاء کے نام ایسے ہی نہیں ہوتے وہ بھی چنے ہوئے ہوتے ہیں" اسے شاید حزقیل کی بات اچھی نہیں لگی تھی

"اووو تو کسی نبی کا نام تھا یہ؟" وہ تھوڑا سا حیران ہوا کیوں کہ اس نے کبھی اس بارے میں جاننے کی کوشش نہیں کی تھی

" بلکل حزقیل لفظ کا عربی زبان میں مطلب ہے، "قدرت اللہ" ۔تورات اور بائبل میں جناب علیہ السلام کو حزقی ایل کے نام سے پکارا گیا ہے۔ عبرانی میں حزقی کا مطلب "زور" اور ایل "اللہ" کے لیے استعمال ہوتا ہے۔اس کا مطلب 'اللہ کا زور' بنتا ہے

بنی اسرائیل کے ہاں ہزکیل کا مطلب زبردست عالم اور شیخ کامل تھا آپ کا لقب ابن العجوز تھا جس کے معنی ہیں بڑھیا کا بیٹا آپ کے والد آپ کے بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے والدہ بھی بہت ضعیف اور بوڑھی ہو چکی تھی اسی لیے لوگ آپکو اسی لقب سے پکارتے تھے۔ حضرت حزقیل علیہ السلام عرصہ دراز تک بنی اسرائیل میں تبلیغ حق کرتے اور ان میں دین و دنیا کی راہنمائی کا فرض انجام دیتے رہے۔"

سیف اللہ نے بھی اپنے نانا کا نواسہ ہونے کا ثبوت دیتے پورا تفصیلی جواب دیا

"اچھا جی مجھے معلوم نہیں تھا۔۔اور تمہارے نام کا مطلب کیا ہے؟"

"سیف للہ کا مطلب ہے "اللہ کی تلوار" ایک دفع ایک جنگ تھی "جنگ موتہ" اس میں سب سے پہلے سالار حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ تھے وہ جب شہید ہوئے تو ان کی جگہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سالار بنے وہ جب شہید ہو گئے تو نبی کے ایک اور بہادر صحابی حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالی عنہ سالار بنے اور جب انہوں نے بھی جام شہادت نوش فرمایا تو اسلام کا پرچم بلا آخر بہادر، نڈر، جرات مند اور کفار کے جلانے چیرنے والے اللہ کے محبوب پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھ میں آیا اس جنگ میں ان کے ہاتھوں نو تلواریں ٹوٹی تھیں یہ منظر دیکھ کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ لقب ان کی بہادری اور ہمیشہ فاتح ہونے پہ دیا تھا" وہ ایک محبت اور جزبے سے اپنے نام کی نسبت بتا رہا تھا اور حزقیل کو بہت زیادہ عقیدت محسوس ہوئی

"ماشاءاللہ بہت خوب" وہ مسکرا کر کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا اور حزقیل بھی کھانا کھانے لگا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

نمازِ عشق ہے یہ خامخواہ نہیں ہوتی
ہر اک شخص سے یہ ادا نہیں ہوتی

خیال یار میں گزریں یوں ہی زمانے پھر
صلاۃ عشق میں مغرب عشاء نہیں ہوتی

اے عقل مند تو صاحب دل ہے تو درجہ کمال تک پہنچنے کی وجہ سے زہر بھی کھائے گا تو وہ تیرے لئے شہد ہے، صاحب دل کسی مضر چیز سے نقصان نہیں اٹھا سکتا اس لئے کہ وہ نقائص سے صحت یاب ہو چکا ہے اور پرہیز سے نجات پا گیا ہے۔ لیکن اس راہ کا طالب ابھی بخار میں مبتلا ہے اسے صبر کر کے اپنے مراتب اور بلند کرنے ہیں۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

پوچھا! مشکل میں رہتا ہوں، کہا آسان کر ڈالو
جسکی چاہ۔۔۔۔۔زیادہ ہو۔۔۔۔۔۔وہی قربان کر ڈالو

نہ کچھ تھا تو خدا تھا
نہ کچھ ہوتا تھا تو خدا ہوتا

ڈبویا مجھ کو ہونے نے

نہ میں ہوتا تو کیا ہوتا

نمی دانم نمی دانم

نم نمی دانم نمی دا

اٹھی جس سمت بھی نظریں

تجھی کو جلوہ گر دیکھا

تو۔ یہ ہر اک نظارے میں

تجھی کو چارسو دیکھا

کسے کعبہ بنائیں

کس کو سنگ آستاں کر لیں

کشاکش میں ہیں دیوانے

تیرا سجدہ کہاں کر لیں

نمی دانم نمی دا

نم نمی دانم نمی دا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ہر طرف سبزہ لہلہاتے کھیت اللہ رب العزت کی قدرت کے نظارے پیش کر رہے تھے ہر اک نظارہ اپنے آپ میں مکمل اور لاجواب تھا، ہر اک چیز کا رنگ، بناوٹ اور کام الگ تھا لیکن کسی بھی چیز میں کوئی نقص نہیں تھا کیونکہ جو ان کا تخلیق کار تھا وہ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے اس کی کسی بھی تخلیق میں کوئی عیب نہیں وہ اپنے آپ میں مکمل ہے۔۔۔

"یہ سب بہت حسین اور مکمل ہے" حزقیل کو آج اس جگہ ایک الگ ہی تنگ دکھائی دے رہا تھا جیسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا، یا شاید وجہ کوئی اور تھی (اس کے سوچنے کا انداز بدل رہا تھا)۔

"اللہ کی زمین کا ہر ایک کونہ دلکش ہے ہم انسان اسے نگارنے میں لگے ہوئے ہیں" سامنے پھوٹتے چشمے سے پانی پیتے حضرت صاحب نے بات کا آغاز کیا

"ہم انسان کی سب خرابیاں کرتے ہیں" کہتے ہوئے حزقیل ہنسا تھا

"وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٦﴾۔ سورۃ الاعراف

اور زمین میں اس کے سنور جانے (یعنی ملک کا ماحولِ حیات درست ہو جانے) کے بعد فساد انگیزی نہ کرو اور (اس کے عذاب سے) ڈرتے ہوئے اور (اس کی رحمت کی) امید رکھتے ہوئے اس سے دعا کرتے رہا کرو، بیشک اللہ کی رحمت احسان شعار لوگوں (یعنی نیکوکاروں) کے قریب ہوتی ہے

جانتے ہو اللہ نے زمین کو ایک ظاہری ہی خوبصورت نہیں بنایا اس ایت میں جو یہ ارشاد ہے کہ اللہ تعالی نے جب زمین کی اصلاح و درستگی فرمائے فرمادی تو اس کے بعد تم اس میں فساد اور خرابی نہ ڈالو اس میں زمین کی درستگی کرنے کے دو مفہوم ہوسکتے ہیں ایک ظاہری درستگی کے زمین کو کھیتی اور درخت اگانے کے قابل بنایا اس پر بادلوں سے پانی برسا کر زمین سے پھل پھول نکالیں انسان اور دوسری جاندار کے لیے زمین سے ہر قسم کی ضروریات زندگی اور آسائشوں کا سامان پیدا فرمائے، دوسرا مفہوم یہ ہے کہ زمین کی باطنی اور معنوی اصلاح فرمائی ہے اس طرح کے زمین پر اپنے رسول اپنی کتابیں اور ہدایات بھیج کر اس کو کفر و شرک اور گمراہی سے پاک کیا ہے" وہ ایک جذبے کے تحت کہہ رہے تھے

"ہم انسان تو پتا نہیں کہاں بھٹک رہے ہیں اب مجھے احساس ہوتا ہے کہ میں نے ساری زندگی ضائع کر دی" وہ دونوں چہل قدمی کر رہے تھے بھینی بھینی مٹی کی خوشبو اور ہلکی ہلکی ہوا دل کو لبھا رہی تھی

"یہ ساری دنیا ایک پہیلی ہے اور یہ پہیلی وہی انسان حل کر سکتا ہے جو اس پہ غور و فکر کر تا ہے اللہ کیا فرماتا ہے کہ اس جہان میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں، جو سوچتے ہیں، جو علم رکھتے ہیں" وہ اب وہ دونوں گھاس پہ ہی براجمان ہو گئے

"تو کیا مجھے اب ان تحقیقات میں پڑنا چاہیے کہ اللہ نے کیا کچھ دنیا میں تخلیق کیا ہے اور کیوں؟" وہ ان کو کے جواب کا منتظر تھا وہ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر بولے

" بلکل، لیکن سب سے پہلے خود سے شروعات کرنی ہے کہ تم کیوں آئے ہو دنیا میں اور کیا کرنے آئے ہو" انہوں نے بات ختم کی حزقیل خاموش تھا سامنے سے سیف اللہ آتا دکھائی دیا

"کیا میں بیٹھ جاؤ؟"

" بلکل کیوں نہیں" اس کے پوچھنے پہ حضرت صاحب نے جواب دیا وہ بھی بیٹھ گیا

"نانا جان آپ کا سفر کیسا تھا؟"

"اللہ کا شکر ہے بہت اچھا تھا کیوں بیٹا؟" حضرت صاحب نے حزقیل سے رائے جاننی چاہی

"سچ بتاؤ مجھے بہت الگ محسوس ہوا ہے ان دنوں میں نے ایک چیز سیکھی ہے کہ اس دنیا میں بہت کچھ ہے جسے دریافت کرنا اور جاننا ضروری ہے" اس کی بات سن کر سیف اللہ کو تجسس ہوا

"مثلاً کیا؟ آپ کیا جاننا چاہتے ہیں؟"

"میں سب سے پہلے خود کو جاننا چاہتا ہوں اپنے ہونے کی وجہ تلاش کرنا چاہتا ہوں سیف اللہ" حزقیل نے بات کرتے اس کے بال بگاڑے

"وہ سے کے دیکھ رہے ہو؟" حضرت صاحب کے کہنے پہ ان دونوں نے سامنے دیکھا اور ایک ساتھ سر ہلا دیا

"اگر کوئی سیکھنا چاہے یا جاننا چاہے تو وہ اس چھوٹے سے جانور سے بھی سیکھ سکتا ہے"

"کیا مطلب اس سے کیا سیکھ سکتے ہیں؟"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"جانتے ہو کتے میں دس چیزیں سی ہیں ان میں سے اگر ایک چیز بھی انسان میں آجائے تو وہ بزرگی تک پہنچ جاتا ہے"

"کیا مطلب کتے میں ایسی کون سی صفات ہیں؟" حزقیل نے حیرت سے پوچھا

"کتے کے اندر قناعت ہوتی ہے جو مل جائے کھالیتا ہے اسی میں راضی ہو جاتا ہے یہ قانعین اور صابرین کی علامت ہے، کتا اکثر بھوکا رہتا ہے یہ صالحین کی علامت ہے، کوئی دوسرا کتا اس پر زور میں غالب آجائے تو یہ اپنی جگہ چھوڑ دیتا ہے یہ راضعین کی علامت ہے، اسکا مالک اسے مارے بھی تو اسے چھوڑ کر نہیں جاتا یہ صادقین کی علامت ہے، اگر اس کا مالک کھا نکھا رہا ہے تو یہ باوجود قوت اور طاقت کے اس سے کھانا نہیں چھینتا دور سے ہی دیکھتا رہتا ہے یہ مسکین کی علامت ہے، جب مالک اپنے گھر میں ہو تو یہ دور جوتے کے پاس بیٹھ جاتا ہے ادنیٰ جگہ پر بھی راضی ہو جارہے یہ متوفقین کی علامت ہے، اگر اس کا مالک اسے مارے اور یہ تھوڑی دیر کے لئے چلبھی جائے پھر مالک اسے دوبارہ ٹکڑا ڈال دے تو یہ دوبارہ آکر کھالیتا ہے یہ خاشعین کی علامت ہے، رات کو بہت کم سوتا ہے یہ محبین کی علامت ہے اور جب مرتا ہے تو اسکی کوئی میراث نہیں ہوتی یہ شاہدین کی علامت ہے" وہ حیرت سے سن رہا تھا

"چلو اٹھو نماز کا وقت ہو گیا ہے" آزان کی آواز سنتے وہ تینوں اٹھے اور مسجد کی طرف روانہ ہو گئے

AESTHETICNOVELS.ONLINE

-Explore, Dream and Read

اگر تو دریا کو پیالے میں ڈالے کتنا آئے گا؟

ایک چھوٹا سا حصہ!

حرص سے دور ہو جا

کیونکہ حریصوں کی آنکھ کا پیالہ کبھی نہیں بھرتا

سیپ نے ایک قطرے پر قناعت کرلی

تو موتی سے بھر گئی

سارہ دن گھومتے پھرتے، باتیں کرتے اور بکریاں چراتے ہوئے گزار دیا تھا حزقیل نے، اسے اندازہ ہوا تھا کہ سیف اللہ نے بھی اپنے نانا سے ہی انداز گفتگو چرایا ہے ویسے ہی ہر بات میں قدرت کا ایک راز افشاں کرتا کوئی نہ کوئی اسی بات کرتا کہ وہ حیران رہ جاتا کہ وہ تھا تو اس سے چھوٹا لیکن وہ اس سے کئی زیادہ اچھے طریقے سے اللہ کی قدرت کو سمجھتا ہے وہ خوش تھا کہ وہ ایسے لوگوں سے مل رہا ہے جن کی بات پیسے سے شروع ہو کے پیسے پہ ختم نہیں ہوتی، جن کو کسی سے کوئی غرض نہیں تھی لیکن ایک دوسرے کی مدد کو وہ سعادتِ عظمٰی سمجھتے تھے وہ ابھی لوٹے تھے ابھی اس نے کپڑے بدلے تھے اور نماز ادا کرنے روانہ ہو گیا تھا، ایک بات جو اچھی ہوئی تھی وہ یہ کہ حزقیل نماز کی پابندی کرنے لگا تھا اور تہجد کے لئے بھی روانہ اٹھتا تھا۔

ابھی وہ رات کا کھانا کھا کہ لیٹا تھا کیونکہ آج کا دن بہت تھکا دینے والا تھا، پہلے سفر اور پھر وہ پورا دن گھومتا رہا تھا، اوپر سے وہ شرارتی بکریاں انہیں سنبھالنا واقع ہی ایک مشکل ترین کام تھا۔۔۔ آج کے دن کے بارے میں ہی سوچتے سوچتے وہ نیند کی وادیوں میں کھو گیا تھا۔

ترے قریب ہوئے جب سے اشک بار ہوئے

ہزار بار کہاں صد ہزار بار ہوئے

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

تمہاری بزم میں تارے بھی پر سکوں تھے مگر

یہ اور بات کہ ہم دور بے قرار ہوئے

بقا فنا کی فنا ہی بقا کی راہ بنی

خزاں سے گزرے تو ہم بادِ نو بہار ہوئے

ملا نہ ہم کو اگر سنگ آستاں کا نشاں

برنگ موج اٹھے راہ کا غبار ہوئے

ہوا تھا حسن ہی خود مائل کرم واصفؔ

وہ اپنی ذات میں مخفی تھے آشکار ہوئے

____

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"فكما تتألم الأم أثناء ولادة طفلها، كذلك يجب على الإنسان أن يتألم لتلد شخصية جديدة، كما أن النهار يجب أن يتحمل الحرارة الشديدة والشدة لنشر الضوء، كذلك الحب يجب أن يتحمل الآلم والمعاناة. ولا يمكن أن تكتمل بدونها"

"یہ آپ کس زبان میں پڑھتے ہیں؟" حزقیل صبح کی ہوا کو محسوس کرنے باہر نکلا تو سامنے حضرت صاحب کو کہتے سنا

"عربی ہے" وہ ان کے ساتھ چلنے لگا

"مطلب بھی بتا دیں" وہ متجسس ہوا

"جس طرح ایک ماں بچے کی پیدائش کے دوران تکلیف سے دوچار ہوتی ہے اسی طرح ایک نئی شخصیت کو جنم دینے کے لئے تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں جس طرح دن کو روشنی بکھیرنے کیلئے شدید گرمی اور شدت برداشت کرنی پڑتی ہے اسی طرح محبت بھی دکھ اور درد کے بغیر تکمیل کو نہیں پہنچ سکتی۔۔ "

"ہمم بات تو بلکل درست فرمائی"

"چلو آؤ تمہیں ایک کام سونپنا ہے" وہ اسے کہتے ہوئے پلٹے

"کوئی اعتراض تو نہیں؟" وہ جاتے جاتے ایک بات پھر حزقیل کی طرف پلٹے تھے

"استغفر اللہ، مجھے کیوں اعتراض ہو گا" وہ کہتے ہوئے ان کے ساتھ چلنے لگا، وہ کمرے میں داخل ہوئے اور سامنے دروازے کو کھولا۔۔ یہ وہی کمرہ تھا جہاں کتابیں رکھی ہوئی تھیں

"یہ کمرہ بہت شستہ حال ہے" حضرت صاحب نے ان کتابوں کو ایک نظر دیکھ کر اسے دیکھا

"جی کافی" وہ سمجھ نہیں پایا تھا کہ وہ اسے کیا بتانا چاہ رہے ہیں

"تو تم اسے درست حالت میں لاؤ" وہ انہیں دیکھ کر رہ گیا کہ وہ کیسے کرے گا اس کو درست

"کیا کوئی مسئلہ ہے؟"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"نہیں کوئی مسئلہ نہیں" وہ کنفیوز تھا

"چلو صحیح پھر کام پہ لگ جاؤ" وہ اسے کہہ کر خود باہر نکل گئے

"اور ہاں کل تک ہو جانا چاہیے" ایک اور حکم دیتے وہ جا چکے تھے اور حزقیل ابھی وہیں بیٹھ کے دیکھ رہا تھا کہ آخر وہ شروع کہاں سے کرے

"چل اٹھ بیٹا اور کام پہ لگ جا" وہ اٹھا اور باہر نکل گیا

"کیا ڈھونڈ رہے ہیں بھائی؟" ابھی وہ باہر کچھ تلاش کر رہا تھا کچھ دکانوں میں گیا تو سیف اللہ نے اسے دیکھ کر پوچھا

"مجھے کاٹن اور پینٹ چاہئے کہاں سے مل جائیں گے؟"

"آئیں وہ اس طرف بازار سے ملیں گے" وہ سیف اللہ کے ساتھ بازار کی طرف چلا گیا، پینٹ اور کاٹن لینے کے بعد وہ واپسی کے راستے پہ تھے

"تمہارا بہت شکریہ تم نہ ہوتے تو میرا بہت سارا وقت ضائع ہو جاتا"

"ویسے آپ نے کرنا کیا ہے؟"

"حضرت صاحب کا کتب خانہ ٹھیک کرنا ہے"

"اچھا اچھا ویسے اس کی حالت کافی خراب تھی"

وہ دونوں واپس آئے اور ایک ایک کر کے کتابیں اتارنے لگے، سیف اللہ کتابیں اتار رہا تھا اور حزقیل اسے صاف کر کر کے کاٹن میں ڈال رہا تھا

"یہ اتنی کتابیں پڑھ چکے ہیں حضرت صاحب؟"

"بلکل ناناجان اپنا زیادہ تر وقت یہیں گزارتے ہیں اور ایک ایک کتاب کئی بار پڑھ چکے ہیں" سیف اللہ نے فخر سے بتایا

"سچ بتاؤں مجھ سے تو کتابیں نہیں پڑھیں جاتی" حزقیل نے مسکراتے ہوئے بتایا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"مجھے پسند ہے میں پڑھتا ہوں" وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے کتابیں سمیٹ رہے تھے اور کتابیں تھی کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں، لیکن انہیں یہ کام آج ہی ختم کرنا تھا وہ دونوں لگے ہوئے تھے۔۔۔اب کتابیں حزقیل اتار رہا تھا اور سیف اللہ انہیں صاف کر کر کے کاٹن میں رکھ رہا تھا اب تک کتنے ہی کاٹن بھر چکے تھے اور کمرے میں دھول ہی دھول ہو چکی تھی

لیکن شکر تھا کہ ساری کتابیں وہ اتار چکے تھے اب انہیں صاف کر کے سمیٹ رہے تھے، اب ساری کتابیں کاٹنوں میں بھر چکے تھے اور انہیں اٹھا اٹھا کہ دوسرے کمرے میں رکھ رہے تھے جہاں حزقیل ٹھہرا ہوا تھا۔۔۔ سارے کاٹن وہاں رکھنے کے بعد سیف اللہ پانی لینے چلا گیا، جب واپس آیا تو اس کے پاس گنے کا جوس تھا۔۔ دونوں نے بیٹھ کہ پیا

"ایک کلام سناؤں کیا؟" ابھی وہ بیٹھے ہوئے تھے اور سوچ رہے تھے کہ اگلا کام کدھر سے شروع کریں، اتنے میں سیف اللہ نے کہا

"تمہیں آتا ہے کیا؟"

"ہاں آتا ہے سننا چاہیں گے ؟"

"چلو سناؤ پھر "

"تو ملاحظہ فرمائیں"

حزقیل ساتھ ساتھ جالے اتار رہا تھا اور سیف اللہ ٹیبل کی ڈسٹنگ کر رہا تھا

اِک نقطے وِچ گل مُکّدی اے

پھڑ نُقطہ، چھوڑ حساباں نُوں

کر دُور کُفر دیاں باباں نُوں

چھڈ دوزخ گور عذاباں نُوں
کر صاف دِلے دیاں خواباں نُوں
گل ایسے گھر وچ ڈُھکدی اے

اِک نقطے وچ گل مُکدی اے

اینویں مَتھا زمین گھسائیدا
پا لَما محراب دکھائِیدا
پڑھ کلمہ لوک ہسائِیدا
دل اندر سمجھ نہ لیائِیدا
کدی بات سچی بھی لُکدی اے

اِک نقطے وچ گل مُکدی اے

کئی حاجی بن بن آئے جی
گل نِیلے جامے پائے جی
حج ویچ ٹکے لے کھائے جی
بَھلا ایہہ گل کیہنوں بھائے جی
کدی سچّی گل وی لُکدی اے

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اِک نقطے وچ گل مُکدی اے

اِک جنگل بحریں جاندے نیں
اِک دانہ روز لے کھاندے نیں
بے سمجھ وجود تھکاندے نیں
گھر آون ہو کے ماندے نیں
اینویں چِلیاں وِچ جِند سُکدی اے

اِک نقطے وِچ گل مُکدی اے

پھڑ مُرشد عبد خُدائی ہو
وِچ مستی بے پرواہی ہو
بے خواہش بے نوائی ہو
وِچ دل دے خوب صفائی ہو
بُلھا بات سچی کدوں رُکدی اے

اِک نقطے وچ گل مُکدی اے

"کیا بات ہے تمہاری آواز تو بہت اچھی ہے" حزقیل کو واقع ہی میں اس کی آواز اور کلام بہت پسند آیا تھا

"شکریہ!" "اب بتائیں اور کیا کروں

"اب یہ الماری پینٹ کرنی ہے اور وہ دروازہ بھی"

"یہ دروازہ میں پینٹ کروں؟" سیف اللہ نے اس سے پوچھا

"ٹھیک ہے میں الماری پینٹ کرتا ہوں تم دروازے کو کرو"

وہ دونوں پینٹ کرنے لگے تھے اور ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے بارے میں بات بھی کر رہے تھے

"ظہر سے پہلے کام ختم کرنا ہے یہ والا سیف اللہ" حزقیل نے اسے یاد دھانی کروائی

"جی میں نے بھی جامعہ جانا ہے پھر، ہو جائے گا یہ کام پھر یہ پینٹ سوکھ جائے گا تو کتابیں بھی رکھ دیں گے"

"ابھی قالین بھی دھونی ہے لڑکے" حزقیل نے نیچے بچھانے کی قالین یاد کروائی جو انہوں نے اٹھا کے باہر رکھی تھی

"چلیں وہ بھی دھولیں گے نماز کے بعد میں آزاد سے چھٹی لے آؤں گا "

"یہ تو بہت اچھا ہو جائے گا پھر کام آج ہی ختم ہو جائے گا" حزقیل نے زندگی میں یہ ک۔کرنے کا کبھی سوچا تک نہیں تھا اور آج یہی سب کر رہا تھا اس کا حلیا خراب ترین ہو چکا تھا بکھرے بال، میلے ہاتھ اور ہاتھوں کے ساتھ ساتھ کپڑے بھی پینٹ سے رنگے جا چکے تھے لیکن اسے پرواہ نہیں تھی ۔۔۔ وہ اب اپنے آپ کو بھولتا جا رہا تھا" لیکن حقیقتاً وہ اپنے آپ کو پہچان رہا تھا"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

لا تبحث عن الشيطان في الخارج، بل انظر داخل نفسك، الشيطان ليس قوة غير عادية تهاجمك من الخارج، الصوت الصغير الذي يخرج من داخلك يسمى الشيطان

شیطان کو باہر مت دیکھو بلکہ اپنے اندر تلاش کرو، شیطان کوئی ایسی غیر معمولی قوت نہیں جو تم پر باہر سے حملہ آور ہوتی ہے، تمہارے اندر سے ابھرنے والی معمولی سی آواز کا نام شیطان ہے۔

آج سارہ دن ان کا ایسے ہی کام میں گزر گیا، نماز کے بعد انہوں نے مل کے قالین دھویا اور کمرے کی باقی رہتی صفائی پوری کی، اب وہ دونوں مل کے کتابوں کو ترکیب سے سیٹ کیا اور لسٹ بنا لے ایک طرف لگا دی اس میں کتابوں کے نام اور ترتیب لکھی ہوئی تھی اور عشاء کے بعد انہوں نے قالین بچھایا اور وہ کمرہ بلکل نیا ہو چکا تھا۔۔۔اب وہ رات کا کھانا کھانا بیٹھے تھے حضرت صاحب بھی ان دونوں کے ساتھ موجود تھے، وہ بھی کتب خانے کو دیکھ کہ خوش ہوئے تھے۔

"ایک کہانی سناتا ہوں تم دونوں کو" کھانا کھانے کے بعد حضرت صاحب نے کہا وہ دونوں بھی ہما تن گوش تھے

"ایک ملک تھا وہاں کا عجیب ہی رواج تھا، ہر سال ان کا بادشاہ بدلتا تھا اور جو شخص سال کے پہلے دن ان کے شہر میں صبح کے وقت داخل ہوتا وہ ان کا بادشاہ بن جایا کرتا تھا اور سال پورا ہونے کے بعد وہ اسے ایک ایسے جزیرے پہ چھوڑ آتے تھے جہاں سانپ، بچھو اور طرح طرح کے جانور ہوتے تھے اور وہ انہیں کھا جاتے تھے، ایسے ہی کئی سال چلتا رہا ایک بادشاہ بنتا۔۔۔سال بھر عیاشی کرتا اور پھر ایک سال بعد اسے اسی جزیرے پہ چھوڑ آیا کرتے تھے ایسے ہی ایک نیا سال شروع ہوا اور ایک نوجوان ان کے شہر میں داخل ہوا اور لوگوں نے اسے اپنا بادشاہ منتخب کر لیا اور اس کی تاج پوشی کی گئی اور ساتھ میں اسے اپنی روایات کا بھی بتایا گیا کہ آپ کو سال کے بعد اسی جزیرے میں چھڑ دیا جائے گا، اس نوجوان نے پیش کش قبول کر لی اور بادشاہ بن گیا لیکن اگلے ہی دن اس نے حکم کیا کہ مجھے وہاں کے چلو جہاں تم لوگ اپنے پرانے بادشاہ کو چھوڑ کر جاتے ہو۔۔۔وہ اسے وہاں کے گئے ساری جگہ کا معائنہ کرنے کے بعد اس نے حکم جاری کیا کہ یہاں کی صفائی کی جائے اور ایک خوبصورت محل تعمیر کیا جائے

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اور ہر طرح کی آسائش کا انتظام کیا جائے، س کے حکم کے مطابق وہاں کام شروع کر دیا گیا اور ایک سال میں وہاں کا نقشہ بدل چکا تھا وہاں خوبصورت محل، ہر طرح کی سہولت کھانے پینے کا سامان کجا کہ ہر طرح کی چیز موجود تھی جب سال پورا ہو گیا تو اس بادشاہ نے کہا کہ تم لوگ اپنی روایات کے مطابق مجھے وہاں چھوڑ سکتے ہو، اس پہ عوام نے کہا کہ بادشاہ سلامت اس سال سے یہ رسم ختم ہو چکی ہے کیونکہ ہمیں ایک عقل مند بادشاہ مل گیا ہے، وہاں تو ہم۔ بے وقوفوں کو چھوڑ کے آتے تھے جو ایک سال کی بادشاہی کے مزے میں باقی کی زندگی بھول جاتے تھے اور اپنے لئے کوئی بھی انتظام نہیں کرتے تھے لیکن آپ نے عقلمندی کا مظاہرہ کیا کہ آنے والی زندگی کا خیال کیا اور اس کبھی بندوبستی کیا، ہمیں ایسے ہی عقلمند بادشاہ کی ضرورت تھی اب آپ ایسے ہی حکومت کرتے رہیں۔۔

اس انوکھے ملک کا نام "دنیا" ہے اور وہ نیا بادشاہ "ہم" ہیں اور وہ علاقہ غیر ہماری "قبر" ہے"، اب یہ فیصلہ ہمیں خود کرنا ہے کہ یہ دنیا ہے اسے ہمیں کچھ دن بعد کر جانا ہے تو کیا ہم عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہاں۔ اپنا محل اور باغات تیار کرنے ہیں یا بے وقوفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسی چند روزی زندگی کے مزوں میں لگے رہیں اور ہمیشہ کے ٹھکانے کو بھول جائیں۔۔۔" وہ ایک کہانی نہیں تھی جو ان دونوں کو سنائی جا رہی تھی وہ ایک حقیقت تھی جو بتائی جا رہی تھی

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"واقع ہی میں ہم بھول چکے ہیں کہ وہاں واپس بھی جانا ہے جبکہ ہم ہر روز لوگوں کو کرتا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں" حزقیل کو لگا کہ واقع ہی وہاں اس کے لئے سانپ اور بچھو اس کے انتظار میں ہیں اس نے جھرجھری لی

"لیکن اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے توبہ کے دروازے تب تک کھلے ہوئے ہیں جب تک موت کا غرغرہ نہ آجائے فرزند اللہ کے رحمت سے مایوس ہرگز بھی نہیں ہونا" وہ آرام سے سمجھا رہے تھے

"کیا تم اپنی تسبیحات پوری کرتے ہو؟" اس کی خاموشی پہ انہوں نے سوال کیا

"جی پابندی کرتا ہوں"

"تو اب سے تم نے چِلا لگانا ہے"

"چِلا؟ مطلب"

"چالیس دن، دن رات عبادت کرنی ہوتی ہے اور روزہ رکھو تو اور بجیا بھی بات ہے" وہ اسے ترتیب بتا رہے تھے

"چالیس دن کرنا ہے؟"

" بلکل، کم کھانا ہے۔۔ کم سونا ہے۔۔۔ کم بولنا ہے"

"جی" وہ خاموش تھا کیونکہ یہ اس کے لئے نیا تھا حضرت صاحب اب اسے ازکار بتا رہے تھے، تسبیحات بتا رہے تھے

" اگر توشہ رکھنا ہو تو بتا دینا" وہ جانے کے لئے اٹھے تھے

"رکھوں گا توشہ ان شاءاللہ"

"اللہ راضی ہو بیٹا"

"آپ سے بھی"

حضرت صاحب جا چکے تھے وہ سونے کے لیے لیٹ گیا، اس نے اندازہ لگایا اب ویسے بھی وہ پہلے سے بہت کم بولتا ہے، پہلے اسے بولنے کی عادت تھی سننے کی نہیں۔۔ لیکن اب اسے سننے کی عادت ہو چکی تھی وہ بولتا کم تھا اب

اب وہ سب کو سنتا تھا، سب کی سنتا تھا۔۔۔

میں نعرۂ مستانہ میں شوخئ رندانہ

میں تشنہ کہاں جاؤں پی کر بھی کہاں جانا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

میں طائر لاہوتی میں جوہر ملکوتی

ناسوتی نے کب مجھ کو اس حال میں پہچانا

میں سوز محبت ہوں میں ایک قیامت ہوں

میں اشک ندامت ہوں میں گوہر یک دانہ

کس یاد کا صحرا ہوں کس چشم کا دریا ہوں

خود طور کا جلوہ ہوں ہے شکل کلیمانہ

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

میں شمع فروزاں ہوں میں آتش لرزاں ہوں

میں سوزش ہجراں ہوں میں منزل پروانہ

میں حسن مجسم ہوں میں گیسوئے برہم ہوں

میں پھول ہوں شبنم ہوں میں جلوۂ جانانہ

میں واصفِ بسمل ہوں میں رونق محفل ہوں

اک ٹوٹا ہوا دل ہوں میں شہر میں ویرانہ

------؟-----

إن الشعور بالخجل الذي تشعر به عندما تذهب أمام الله بعد ارتكاب الذنب هو إيمانك، والشعور بأني "أسأت الله"، والشعور بالذنب، وهذا الشعور بالذنب هو شعورك تجاه الله، فهو يخبرنا أن عبده شديد حزيناً لأنه أساء إليه، ولا ترد توبة قلب حزين بذنب عند الله.

وہ احساس شرمندگی جو گناہ ہو جانے کے بعد اپ اللہ کے سامنے جانے سے محسوس کرتے ہیں وہی اپ کا ایمان ہے "اللہ کو میں نے ناراض کیا ہے" یہ محسوس کرنا، اپ کو احساس جرم ہونا اور اپ کا یہ احساس جرم ہی اللہ کو بتاتا ہے کہ اس کا بندہ اسے ناراض کر کے بہت دکھی ہے اور گناہ پر دکھی ہونے والے دل کی توبہ ہرگز بھی رد نہیں کی جاتی اللہ کے دربار میں

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ چلا کر رہا تھا اور ایک روزہ رکھتا اور ایک دن نہیں رکھتا تھا، ورد اور اذکار وہ پورے دل اور وسک سے کر رہا تھا اسے اب محسوس ہوتا تھا کہ وہ اللہ سے دور تھا نہایت دور، لیکن اب وہ یہ فاصلے مٹانا چاہتا تھا اور وہ اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہا تھا، وہ تہجد کی لمبی لمبی رکتیں پڑھتا تھا، نماز میں سجدے اس کے

لمبے ہو رہے تھے، دعاؤں میں اس کے آنسوں روانی سے بہنے لگے تھے۔۔اس کی تڑپ میں مزید اضافہ ہو رہا تھا،وہ رکنا نہیں چاہتا تھا اب اس سفر میں۔۔وہ انتہا چاہتا تھا وہ پاگل جانتا نہیں تھا کہ اس راہ کی انتہا صرف موت ہے۔

تیری نگاہ میں ہے معجزات کی دنیا

میری نگاہ میں ہے حادثات کی دنیا

تخیلات کی دنیا غریب ہے لیکن

غریب تر ہے حیات و ممات کی دنیا

عجب نہیں کہ بدل دے اسے نگاہ تیری

بلا رہی ہے تجھے ممکنات کی دنیا

تیرے عشق نے مجھ کو، مجھ سے چھین لیا

مجھے تیری طلب ہے صرف تیری

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

چل رہا ہوں شب و روز قرب شدید میں

مجھے تیری طلب ہے صرف تیری

نہ خوشی کوئی حیات کی

نہ غم ہے اب موت کا

عشق دل میں ٹھہر گیا

جی تو تیری طلب ہے صرف تیری

عشق نے عاشقوں کو مار دیا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

عشق نے گہرائی دریا دکھا دیئے

اس کی تجلی سے دل معمور ہوا

مجھے تو تیری طلب ہے صرف تیری

اس کا دل بہت نرم اور حساس ہو گیا تھا، اور ویسے بھی سختی سے تو یہ ممکن ہے کہ لوہے کو پتھر سے علیحدہ کر دیا جائے لیکن نرمی سے پانی کی طرح فولاد میں بھی جگہ بنائی جاسکتی ہے۔

انسان کو مایوس نہیں ہونا چاہیے حق تعالی سے اچھی امید رکھنی چاہیے وہ بندے کے ذہن کے ساتھ ہیں جیسا بندہ اس کے ساتھ گمان کرتا ہے ویسے ہی معاملے کے ساتھ فرماتے ہیں بڑی رحیم کریم ذات ہے مگر شاید یہ ہے کہ طلب ہو اور کام میں لگا رہے جو بھی ہو سکے کرتا رہے پھر وہ اپنے بندے کے ساتھ رحمت اور افضل غزل ہی کا معاملہ فرماتے ہیں وہ کسی کی محنت یا طلب کرائے گا یا فراموش نہیں فرماتے ایک شخص کا مقولہ مجھ کو بہت پسند ایا ہے کہ کیے جاؤ اور لیے جاؤ واقع ایسا ہی ہے اس قائل نے کہنے والے نے بہت بڑا اور اہم موضوع دو لفظوں میں بیان کر دیا ہے ہاں لگا رہنا شرٹ ہے اور ایک بڑی بات یہ ہے کہ ماضی اور مستقبل کی فکر میں نہ پڑیں اسے بھی انسان بڑی دولت سے محروم رہتا ہے کیونکہ یہ بھی تو ماں سوا اللہ ہی کی مشغولی ہے،

خلاصہ میری بات کا یہ ہے کہ یہ قصد سے ماضی اور مستقبل کے مراقبے کی ضرورت نہیں ہے اگر باہر کا صدقے خیال اجائے تو ماضی کی کوتاہیوں پر توبہ استغفار کر لیا کریں بس کافی پچھلے ماسی کا کاوش کے ساتھ استحضار بھی کبھی حجاب بن کر خسران کا سبب ہو جاتا ہے اور اس طرح نہ ائندہ کے لیے تجویزات کی ضرورت ہے یہ بھی ضرر رساں ہے نہ اس کی ضرورت کہ میں نے پہلے کیا کیا تھا اور اب کیا ہو گا اور میں کچھ ہوا یا نہیں جھگڑوں میں وقت ضائع کرتے ہو کلام میں لگو ان فضولیات کو چھوڑ دو کسی حالت میں بھی مایوس نہ ہو وہ تو دربار ہی عجیب ہے کوئی شخص کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو ایک لمحے ایک منٹ میں کایا پلٹ جاتی ہے بشرطیہ خلوص کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہو کر رجوع کرے اور ائندہ کے لیے استقلال کا عزم کریں پھر تو جس نے کبھی ساری عمر اللہ تعالی کا نام نہ لیا ہو وہ اپنی تمام عمر کا حصہ ماسی اور لہولاب میں برباد کیا ہو اس کے لیے بھی رحمت کا دروازہ کھلا ہوا ہے اس لیے فرماتے ہیں جو بندے کے لیے مشکل ہے وہ اللہ تعالی کے لیے اسان ہے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

رحمت حق ہر وقت اپنے بندوں کے لیے بخشش کا بہانہ ڈھونڈتی ہے فی الحقیقت حق کہ تالا ادنی بہانے سے بندوں پر رحم فرمادیتے ہیں نجات تو چھوٹی سی بات پر ہو جاتی ہے مگر چھوٹی بات پر مغزن نہیں ہو تا معاوضہ تو بڑی بات پر فرماتے ہیں اب رہا یہ کوئی بڑی بات تو چھوٹی بات خیال کرے اس کا کسی کے پاس علاج نہیں ہے۔

حکیم الامت حضرت تھانوی اپنے خطبات میں فرماتے ہیں کہ انسان اور بالخصوص مسلمان کو صرف اللہ تعالی پر نظر اور بھروسہ کرنا چاہیے دنیاومافیا کی کسی چیز پر نہ ہو اس پر حضرت تھانوی نے امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کا دل سوز واقعہ نقل فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ:

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کو اس حالت میں سرداری یعنی عمارت اور سپاہ و سلاری میں معزول کیا جب وہ کفار کے مقابلے میں ملک شام میں دمشق کماسرہ کیے ہوئے تھے جس کی دو وجہیں تھیں ایک تو وہ حضرت خالد بن رحیط رضی اللہ تعالی عنہ کی بات سخاوتوں کو بھی موقع سمجھتے تھے دوسری وجہ یہ فرماتے تھے کہ لوگوں کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ پر نظر ہو گئی ہے اور خدا پر نظر کم ہو گئی ہے یہ ٹھیک نہیں غرض ملک شام میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس پروانہ بھیجا کے میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کو معزول کیا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کی جگہ تم کو مقرر کیا ہے حالت یہ تھی کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالی عنہ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے نہ اداب جنگ کا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کے برابر تجربہ رکھتے تھے اور نہ ان کے برابر قواعد جنگ سے واقف تھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ بڑے مشہور شجاع اور ماہر جنگ تھے، لوگوں نے اپ سے پوچھا کہ حضرت اپ نے کیا کیا تو حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے یہی فرمایا کہ لوگوں کی نظر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ پر پڑھنے لگی تھی اللہ تعالی کی طرف متوجہ نہ تھے مجھے ڈر ہوا کہ حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ پر نظر کرنے سے کہیں نصرت الہی میں کمی نہ ہو جائے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اس واقعے سے معلوم ہوا کہ ہمارے اکابر کا مذاق و مزاج صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا تھا نہ کہ تدابیر و اسباب پر لیکن اب تو دنیا میں دہریت اس قدر غالب اور چھائی ہوئی ہے کہ صرف تدب تدبیر ہی کو سب کو سمجھا ہوا ہے بہر حال تدبیر میں اعتدال وہ افراط و تفریط نہ ہو، اللہ رب العزت ہم سب کو اپنی ذات عالی پر نظر رکھنے کی توفیق دے آمین

اصلاح میں اپنی کر نہ سستی

ہمت پہ منحصر ہے درستی

فرما گئے ہیں حکیم الامت

سستی کا علاج بس ہے چستی

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"جانتے ہو رضا کسی کہتے ہیں؟" وہ توشہ حضرت صاحب کے ساتھ افتار کر رہا تھا جب انہوں نے بات کا آغاز کیا

"آپ بتائیں!" وہ اب آگے سے بولتا نہیں تھا

"رضا یہ نہیں ہے کہ تم مصیبت کا احساس نہ کرو بلکہ رضا یہ ہے کہ تم اللہ کے حکم اور اس کی تقدیر پر اعتراض نہ کرو یاد رکھو کہ بندے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کی رضا پر راضی رہے جس پر راضی رہنے کا سے حکم دیا گیا ہے" رضا کی حقیقت قضا پر اعتراض نہ کرنا ہے" نہ دل سے نہ زبان سے بعض اوقات اس کا یہاں تک غلبہ ہوتا ہے کہ تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی بس اگر اللہ کا احساس ہی نہ ہو تو

رضا طبی ہے اور اگر علم کا احساس باقی رہے تو رضا عقلی ہے اول حال ہے جس کا عبد مکلف نہیں اور ثانی مقام اس کا ابد مکمل ہے۔

اور کبھی کبھی محبت کی زیادتی اس تکلیف کا احساس ہی ختم کر دیتی ہے جو اس پہ ائی ہوتی ہے، جیسے کچھ عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے اور انہیں تکلیف کا احساس بھی نہ ہوا تھا تو جو کچھ اس سے معلوم ہوا ہے کہ خواہش کے خلاف بھی رضا کا ہونا ناممکن نہیں ہے اور جب یہ مخلوق کی محبت ممکن ہے تو اللہ تعالی اور اخرت کی لذت کے لئے یہ ممکن کیوں نہیں ہو سکتا؟"

"یہ راستہ کیا بہت لمبا ہے؟"

"سالکین کا رستہ بہت لمبا ہوتا ہے اور ریاضت کا طریقہ ہے اور خواص کا طریقہ بہت قریب کے مگر زیادہ دشوارے اور وہ یہ ہے کہ تمہارا عمل ان باتوں پر ہو جن سے اللہ راضی رہے اور تو اللہ کے قضا سے راضی رہیں"

تیری دعا سے قضا بدل تو نہیں سکتی

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

مگر ہے اس سے یہ ممکن کہ تو بدل جائے

"انسان کو اشرف المخلوقات کیوں کہا گیا ہے؟" حزقیل کے دماغ میں یہ سوال کب سے گردش کر رہا تھا

"تم کیا سمجھتے ہو صرف اچھا کھانا، اچھا پینا، اچھا رہن سہن اور اچھی شکل وصورت اشرف المخلوقات بناتا ہے ہمیں؟" سوال کے بدلے سوال آیا تھا

"میرے خیال میں.. کیوں کہ جانور یہ سب کام زیادہ اچھے سے نہیں کرتے" وہ کنفیوز تھا

"نہیں بلکہ وہ ہم سے بہتر کھاتے ہیں، اچھا پیتے ہیں اور خوبصورت بھی ہوتے ہیں۔۔یہ پیمانہ نہیں ہے ماپنے کا"

"تو پھر اور کیا ہے؟"

"انسان جب تک اپنا مقصد پورا کرتا ہے ہے تب تک تو وہ اشف کہلانے کے قابل ہوتا ہے لیکن جب وہ اپنا مقصد بھول جاتا ہے تب وہ اشرف المخلوقات کہلانے کے قابل نہیں رہتا"

"تو کیا ہر انس اشرف نہیں ہے؟" وہ حیران ہوا تھا

"بلکل، اب مثال کے طور پر پانی کا کام ہے پیاس بجھانا، گندے کپڑوں اور چیزوں کو صاف کرنا۔۔جب تک یہ اپنا کام کرتے رہے گا تب تک تو یہ پانی کہلانے کے قابل رہے گا لیکن جب یہ اپنا مقصد بھول جائے گا اور یہ کام چھوڑ دے گا تو یہ پانی کہلانے کے قابل نہیں رہے گا اب پانی میں مٹی ڈال دو تو وہ پانی نہیں رہتا اور وہ صاف کرنے کے بجائے گندا کرتا ہے پیاس بجھانے کے قابل نہیں رہتا تو وہ پانی نہیں کیچڑ" کہلانے لگتا ہے...اسی طرح جب انسان اپنے ہونے کا مقصد بھول جاتا ہے تو وہ بھی انسان کہلانے کے قابل نہیں رہتا"

"تو انسان کا مقصد کیا ہے؟"

"ازل سے ابد تک کو سوچنا اور اسے جاننے کی کوشش کرنا"

"مطلب؟"

"یہ کہ یہ دنیا کیوں وجود میں آئی اور میرا وجود کس مقصد کے لئے ہے اور پھر میرے اختتام ہونے کے بعد کیا ہونا ہے"

"اور میرا وجود کیوں ہے؟"

"اللہ کی بندگی اور عبادت کے لئے، جس دن تم اپنا یہ مقصد بھول گئے اس دن تم اشرف المخلوقات تو کیا انسان کہلانے کے قابل بھی نہیں رہو گے"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"اور انسان افضل کب بنتا ہے؟"

"انسان اپنے مادے سے افضل بنتا ہے، نہ اپنی صورت سے اور نہ اپنے لباس سے افضل بنتا ہے۔ہاں بنتا ہے تو اپنے دل سے افضل بنتا ہے اور کب افضل بنتا ہے جب دل عرش الٰہی بن جائے اور اللہ تعالی کی علمی تجلیات اس پر آنے لگیں، اللہ تعالی کی معرفت اس کے اندر اتر جائے۔۔۔تب کہا جائے گا کہ انسان حقیقی معنوں میں انسان بن گیا"

آئینہ بنتا ہے رگڑے لاکھ جب کھاتا ہے دل
کچھ نہ پوچھو دل بڑی مشکل سے بن پاتا ہے دل
عشق میں دھوکے پہ دھوکے روز کیوں کھواتا ہے دل
ان کی باتوں میں نہ جانے کیوں یہ آجاتا ہے دل
کٹ گئی ہے اک عمر اس افہام اور تفہیم میں
دل کو سمجھاتا ہوں میں اور مجھ کو سمجھاتا ہے دل
فصل گل میں سب تو خنداں ہیں مگر گریاں ہوں میں
جب تڑپ اٹھتی ہے بجلی یاد آجاتا ہے دل
ایک وہ دن تھے محبت سے تھا لطف زندگی
اب تو نام عشق سے بھی سخت گھبراتا ہے دل
کچھ نا ہم کو علم راستے کا منزل کی خبر
جا رہے ہیں بس جدھر ہم کو لیے جاتا ہے دل

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

فإذا فقد الإنسان بصرہ، فإنہ لا یستطیع أن یمیز بین اللیل والنھار، وکذلک إذا أصبح الإنسان أعمی القلب، فإنہ لا یستطیع أن یمیز بین الحق والباطل.

اگر انسان کی بینائی ختم ہو جائے تو انسان رات اور دن میں فرق نہیں کر سکتا، اسی طرح اگر انسان دل کا اندھا ہو جائے تو وہ حق اور باطل میں فرق نہیں کر سکتا

اس کا چِلا ختم ہو چکا تھا، وہ سمجھتا تھا کہ وہ کبھی نہیں بدل سکتا خود کو لیکن اب وہ سر سے پاؤں تک اور باہر سے اندر تک بدل چکا تھا۔ آج وہ باہر گھوم رہا تھا اکیلا۔۔۔ سکون اس کے اندر تک سرائیت کر چکا تھا اب وہ بہت سی باتیں سمجھنے لگا تھا اور یہ بھی کہ انسان کو اگر اپنی زندگی پر سکون اور اچھی چاہیے ہو تو اس کے لئے اپنے قلب کو درست کرے۔

وہ چل رہا تھا ایک جھیل کے کنارے اور اس کے کانوں میں بازگشت چل رہی تھی

انبیا علیہ السلام دل کو پاک کرنے کے لیے دنیا میں آتے ہیں انہوں نے سب سے زیادہ محنت قلوب کے تزکیے پر کی ہے، سب سے زیادہ زور دلوں کی تطہیر پر دیا ہے اس لیے دل پاک ہو جائے تو انسان پاک ہو جاتا ہے، دل بدل جائے تو انسان بدل جاتا ہے، اس کی زندگی بدل جاتی ہے، مقصد حیات بدل جاتا ہے، دیکھنے کا انداز بدل جاتا ہے، محبت و عداوت کے پیمانے بدل جاتے ہیں، محنت و تجارت کے ہدف بدل جاتے ہیں، گھر بدل جاتے ہیں، معاشرہ بدل جاتا ہے، زمانہ بدل جاتا ہے، تاریخ بدل جاتی ہے، اخلاق بدل جاتے ہیں، راتیں بدل جاتی ہیں، ساقی بدل جاتے ہیں، پیمانے بدل جاتے ہیں، مے خوار بدل جاتے ہیں، میخانے بدل جاتے ہیں ارے اور تو اور پیر مغاں بدل جاتے ہیں۔

دل کی اہمیت کے پیش نظر خالق کائنات نے اپنی اخری کتاب کو قران مجید میں اس کا بار ہا تذکرہ فرما کر اس کی اہمیت اس کی حفاظت ان الوساوس اور اصلاح کی طرف ہمیں متوجہ فرمایا ہے۔ قران مجید میں مختلف مقامات پر کیفیت اور حالت کے اعتبار سے 15 طرح کے دلوں کا تذکر فرمایا ہے۔

سخت دل، زنگ آلود دل، گناہ آلود دل، ٹیڑھے دل، دانشمند دل، نہ سوچنے والے دل، لرز اٹھنے والے دل، مہر لگے ہوئے دل، کانپ اٹھنے والے دل، مطمئن دل، اندھے دل، سلامتی والے دل، ایمان سے محروم دل، متکبر دل، ایمان والے دل۔

یہ اب ہم پر منصر ہے کہ ہم ان میں سے کون سا دل اپنے لیے پسند کریں۔

انسان جب توبہ تائب ہو جاتا ہے تو دل کی سیاہی دور ہو جاتی ہے، دل کی ظلمت دور ہو جاتی ہے، دل کی سختی دور ہو جاتی ہے اور جب انسان اللہ پاک کے سامنے سربسجود ہو کر اپنے گناہوں سے سچی پکی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالی دل کو دھو دیتے ہیں۔۔۔ ایک مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وحی کی گئی کہ اپنے دل کو دھو لیا کرو۔۔۔ آپ کہنے لگے اے اللہ! پانی تو وہاں پہنچتا ہی نہیں ہے تو میں اس کو کیسے دھوؤں؟ تو اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا یہ دل پانی سے نہیں یہ تو میرے سامنے رونے سے دھلا کرتا ہے یعنی اگر تو میرے حضور عاجزی اور زاری کرے گا تو انسوں کے گرنے سے تیرے دل کو صاف کر دیا جائے گا دل آنسوؤں سے دھلتا ہے"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

حقیقی تقوی یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے دل میں ہے اگر تم اس کو کھلی ہوئی ٹوکری میں رکھ دو اور اس کو لے کر بازار کا گشت کرو تو اس میں ایک چیز بھی ایسے نہ ہو جس کو اس طرح ظاہر کرنے میں تو میں شرم آئے یا کوئی حرف گیری کر سکے۔

موتیا بند ایک پردہ ہے جو انکھوں کے سامنے آجاتا ہے انکھیں تو ٹھیک ہوتی ہیں مگر پردی کی وجہ سے انسان کو نظر انا بند ہو جاتا ہے اسی طرح دل پر بھی موتیاں اجاتا ہے جب گناہوں کی ظلمت اجائے یعنی مودی اجائے تو پھر احساس سارا دن نماز قضا کرتا ہے اس کو کوئی پرواہ ہی نہیں ہوتی، جیسے اپ پر موتیا

بند اجائے تو انسان ڈاکٹروں کے پاس جا کر اس کا علاج کرواتا ہے اسی طرح جب دل سخت ہو جائے تو اللہ والوں کی محفل اور مجالس میں جائیں ان کے پاس جانے سے دل کا موتیا بند دور ہو جایا کرتا ہے دل کی بنائی لوٹ اتی ہے دل پھر سے دیکھنا شروع کر دیتا ہے ایک ٹھوکر لگتی ہے اور پھر انسان کی زندگی میں انقلاب اجاتا ہے ہم نے کتنے لوگوں کو دیکھا ہے کہ اہل اللہ کی محبت سے ان کی زندگی میں انقلاب ایا ہے بعض اوقات اہل اللہ کی صحبت میں بگڑے ہوئے لوگ آتے ہیں اور ایک نظر پڑتی ہے تو ان کے دل کی دنیا بدل جاتی ہے

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

اج پورا دن وہ باہر گھومتا رہا لوگوں سے ملتا رہا، اور کچھ وقت اپنے کمرے میں عبادت میں گزار دیا اج پورا دن اس نے حضرت صاحب کو نہیں دیکھا تھا نہ جانے وہ کہاں تھے۔

عشاء کی نماز سے ابھی وہ فارغ ہوا تھا اور واپس اپنے کمرے میں لوٹ ایا اتنے میں دروازے پہ دستک ہوئی

"کیا ہوا سیف اللہ تم اس وقت؟" اسے سیف اللہ کے انے کا علم نہیں تھا اور وہ ویسے اس وقت اتا بھی نہیں تھا اس لیے تھوڑی سی حیرانی ہوئی

"جی بھائی آپ کو نانا جان بلا رہے ہیں" اس نے اپنے آنے کی وجہ بتائی

"خیریت! وہ کہاں ہیں؟" وہ اب اور زیادہ حیران ہوا تھا کیونکہ اس سے پہلے کبھی بھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ انہوں نے ایسے پیغام بھجوایا ہو

"یہ تو میں نہیں جانتا کیوں لیکن وہ اس وقت قبرستان میں ہیں" سیف اللہ نے لاعلمی کا اظہار کیا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

" ٹھیک ہے چلو میں بھی چلتا ہوں" وہ دونوں نکل کر قبرستان کی طرف روانہ ہو گئے قبرستان تھوڑا ہی دور تھا وہاں پہنچے تو باقی تو کوئی نہیں تھا لیکن اس نے دور سے ہی حضرت صاحب کو کھڑے ہوئے دیکھا سیف اللہ اور حزقیل دونوں چلتے ہوئے ان کے پاس گئے۔

"جی آپ نے بلایا تھا؟" حزقیل حیران ہوا تھا اور بلانے کی وجہ دریافت کرنی چاہیے

"سیف اللہ بیٹا اپ واپس جائیں" حضرت صاحب نے حزقیل کی بات کا جواب نہیں دیا اور سیف اللہ سے مخاطب ہوئے، سیف اللہ واپس پلٹ گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا

"حزقیل دیکھ رہے ہو یہ کیا ہے؟" حضرت صاحب نے ایک کھلی ہوئی قبر کی طرف اشارہ کیا

"قبر ہے" کہتے ہوئے اس کا دل تیز دھڑکنے لگا تھا نا جانے کیوں

"پوچھو گے نہیں کس کی" ان کے ہاتھ میں ایک ٹارچ پکڑی ہوئی تھی اور وہ مکمل اسی کی طرف متوجہ تھے

"کس کی؟" اب وہ اور پریشان ہو گیا تھا

"تمہاری" انہوں نے پر اسرار خاموشی کے بعد دھیمی آواز میں کہا

"میری؟" اب اس کا دل جیسے اس کے کان میں دھڑکنے لگا تھا

"لیٹو" اب کہ ان کی اس بات پہ حزقیل کو لگا کہ واقع ہی میں وہ اس وقت نیند میں ہیں

"میں! میں کیوں؟" اس کی آواز بھی کانپنے لگی تھی

"کیوں تم نے یہاں نہیں آنا کیا؟" وہ استہزاء سے مسکرائے وہ لاجواب ہو گیا لیکن خوف نے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا

"چلو انتظار نہیں کرواتے" وہ اتنے آرام سے کہہ رہے تھے جیسے وہ اسے اپنے بستر پر لیٹنے کو کہہ رہے ہوں وہ کچھ دیر ایسے ہی خاموشی سے کھڑا رہا اور پھر ان کے اشارہ کرنے پہ کھلی ہوئی قبر کے اندر اتر گیا، اس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا ہو۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"لیٹ جاؤ" وہ اب بھی پر سکوں تھے، اب وہ لیٹ گیا ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا سانس واقع ہی بند ہو رہا ہے، ہر طرف اندھیرا اور خاموشی چھائی ہوئی تھی بس ایک ٹارچ کی روشنی تھی۔۔۔ اور یک دم وہ مدہم روشنی بھی بند ہو گئی اور آج تو ایسا لگ رہا تھا چاند بھی کہیں کھو گیا ہے یا آنا ہی بھول گیا ہے

"لائٹ لگائیں حضرت صاحب" ان نے کہا اور گھبرا کے بیٹھ گیا

"شیششششش! خاموش لیٹے رہو" وہ اب اس کی قبر کے کنارے پہ بیٹھے ہوئے تھے اسے بس ان کا سایہ نظر آرہا تھا، حزقیل کو ان کی آواز سے بھی خوف آنے لگا تھا

"میرا دل بند ہو جائے گا" اسے مکمل طور پر خوف نے جکڑ لیا تھا

"تم مر چکے ہو حزقیل"

"نہیں۔۔۔ نہیں مرا میں" وہ اس خاموشی میں اتنی زور سے چلایا تھا کہ دور دور تک اس کی آواز کی بازگشت سنائی دی تھی

"تم قبر میں ہو، کیا نظر آرہا ہے؟" ان کی آواز تو جیسے پس منظر میں جاچکی تھی اسے محسوس ہو رہا تھا وہ سچ میں مر چکا ہے۔۔ اس میں اٹھنے کی بھی ہمت باقی نہیں رہی تھی

"یہاں سانپ ہیں، بچھو ہیں... میں میں بہت گناہ گار ہوں" اس نے آنکھیں میچی ہوئیں تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اپنے ارد گرد کے سانپوں سے بچنا چاہ رہا تھا اس کی حالت غیر ہو چکی تھی

"کیا تم نے توبہ نہیں کی تھی؟"

"کی تھی بہت کی تھی" وہ رو رہا تھا الفاظ اس سے سہی ادا نہیں ہو رہے تھے

"پھر گھبرا کیوں رہے ہو؟"

"میں بہت گناہگار ہوں بہت گناہ کئے ہیں میں نے" اس کی ہچکی بند چکی تھی

"اٹھو باہر آؤ" حضرت صاحب نے اسے باہر آنے کا کہا لیکن وہ ایسے ہی بے حس و حرکت پڑا رہا

"حزقیل بیٹا اٹھو" اب کی بار اس نے آنکھیں کھولیں اور اوپر کی طرف دیکھا، حضرت صاحب نے ٹارچ لگائی وہ تھوڑا حواس میں آیا اور اٹھ کے بیٹھا

"باہر آؤ" اب کی بار ان کی آواز میں تھوڑا سا رعب تھا، وہ باہر نکلا وہ پسینے سے تر ہو چکا تھا، ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے۔۔ اسے اپنا آپ زندہ محسوس نہیں ہو رہا تھا، حضرت صاحب اسے لے کر قبرستان سے باہر آئے اور تھوڑے دور ایک جھیل تھی اسے وہاں لے گئے وہ بھی خاموشی سے چلتا رہا، حضرت صاحب گھاس پہ بیٹھے اور حزقیل کو بھی ساتھ میں بٹھایا اور پانی دیا، اس نے چپ چاپ پی لیا اب ذرا سا ہوش میں آیا، لیک۔ دل کی دھڑکن ابھی بھی درست نہیں تھی

"جانتے ہو ہمارے دماغ میں مرنے کے بعد کا ایک ہی تصور ہے کہ مریں گے تو فوراً ہی اللہ تبارک وتعالیٰ ہم پہ عذاب مسلط کر دیں گے" وہ بولتے بولتے خاموش ہوئے اور حزقیل کو دیکھا وہ خوفزدہ سا نظر آ رہا تھا انہوں نے بات جاری رکھی

"لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ مرنے کے بعد ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا کیا نعمتیں تیار کر رکھی ہیں، ہم یہ نہیں سمجھے کہ وہ ایک بہترین دن ہو گا جب ہم اس دنیائے فانی سے کوچ کریں گے اور اپنے پیارے رب العالمین سے ملاقات کریں گے، ہم یہ نہیں جانتے کہ ہم جب مریں گے تو ہم الراحمین کے لامحدود اور بے شمار رحمت اور محبت کے سائے میں ہوں گے وہ رحمان جو ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک جانور کو دیکھا جو اپنا پاؤں اپنے بچوں پر رکھنے سے بچا رہی تھی تو اپ نے صحابہ سے فرمایا بے شک ہمارا رب ہم پر اس ماں سے کہیں زیادہ مہربان ہے۔

ہم ہمیشہ سے عذاب قبر کی باتیں کرتے ہیں ہم موت سے ڈرتے ہیں یہاں تک کہ ہمیں معاذ اللہ پختہ یقین ہو گیا ہے کہ ہمارا رب ہمیں مرتے ہی ایسا عذاب دے گا جس کا تصور بھی ہم نہیں کر سکتے ہم ہم کیوں اس بات پر مصر ہیں کہ ہمارا رب ہمیں صرف عذاب بھی دے گا یہ کیوں نہیں سوچتے کہ ہمارا رب ہم پر رحم بھی کرے گا۔

ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ جب نیک صالح مومن سے ممکن نہ کی سوال وجواب کریں گے اور وہ جواب دے گا تو ہمارا رب کہے گا میرے بندے نے سچ کہا اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھاؤ اس کو جنت کے کپڑے پہناؤ اور جنت کی طرف سے اس کے لیے دروازے کھول دو اور اس کو عزت کے ساتھ رکھو پھر وہ اپنا مقام جنت میں دیکھے گا تو اللہ سے گڑگیا دعا کرے گا اے پروردگار عالم قیامت برپا کر تا کہ میں اطمینان کے ساتھ جنت میں چلا جاؤں، ہم یہ کیوں بھول جاتے ہیں کیا ہمارے عمل صالح ہم سے الگ نہ ہوں گے اور قبر میں ہمارے ہاں غم خوار ہوں گے جب کوئی نیک ادمی اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اس کے تمام رشتدار جو دنیا سے پہلے جا چکے ہیں ان کی طرف توڑیں گے اور سلام کریں گے خیر مقدم کریں گے اس ملاقات کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ملاقات اس سے کہیں زیادہ خوشی کی ہوگی جب تم دنیا میں اپنے کسی عزیز سے طویل جدائی کے بعد مت گئی ہو اور وہ اس دنیا کے لوگوں کے بارے میں پوچھیں گے ان میں سے ایک کہے کہ اس کو ارام کرنے دو یہ دنیا کے غموں سے آیا ہے۔۔

موت دنیا کے غموں اور تکلیف سے راحت کا ذریعہ ہے صالحین کی موت در حقیقت ان کے لیے راحت ہے اسی لیے ہمیں دعا کرنی چاہیے اے اللہ موت کو ہمارے لیے تمام شروں سے راحت کے ذریعے بنا دے ہم لوگ یہ کیوں نہیں جانتے کہ موت زندگی کا اختتام ہے اور یہ حقیقی زندگی اور ہمیشہ کی نعمتوں کا دروازہ ہے ہم یہ حقیقت کیوں بھول جاتے ہیں کہ روح جسم میں قیدی ہے اور وہ موت کے ذریعے اس جیل سے ازاد ہو جاتی ہے اور عالم برزخ کی خوبصورت زندگی میں جہاں مکان اور زماں کی کوئی قید نہیں ہے رہنا شروع کر دیتی ہے۔

ہم کیوں موت کو رشتہ داروں سے جدائی اور غم طور پر پیش کرتے ہیں کیوں نہیں ہم یہ سوچتے کہ یہ اپنے اباؤ اجداد احباب اور نیک لوگوں سے ملاقات کا ذریعہ ہے۔ قبر سانپ کا منہ نہیں ہے کہ ادمی اس

میں جائے گا اور سانپ اس کو چباتا رہے گا بلکہ وہ تو حسین جنت اور حسیناؤں کا عروس جو ہمارے انتظار میں ہیں

اللہ سے نیک امید رکھو اور اپنے اوپر خوف طاری مت کرو ہم مسلمان ہیں اسی لیے ہم اللہ کی رحمت سے دور نہیں پھینک دیے گئے ہیں اللہ نے ہمیں عذاب کی خاطر پیدا نہیں کیا اللہ نے ہمیں بتایا کہ وہ ہم سے کیا چاہتا ہے اور کیا نہیں چاہتا اور ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ اللہ کی رضا کے کام کون سے ہیں اور ناراضگی کے کون سے ہیں اور ہم دنیا میں ازاد ہیں جو چاہیں کریں ہم جانتے ہو قبر سے نہیں ڈرتے ہم اپنے اعمال سے ڈرتے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہم دنیا میں جو کر رہے ہیں وہ اخرت میں ہمارے لیے خیر، رحمت اور نعمت نہیں بنے گا بلکہ وہ عذاب اور بچھو ہی کی شکل میں ہمارے سامنے پیش کیے جائیں گے۔

اللہ ہمارے اعمال کا خاتمہ بالخیر کرے ہماری اخری عمر کو بہترین بنادے اور سب سے بہترین دن وہ جس دن اپ سے ملاقات ہو گی آمین"

وہ بولتے جارہے تھے اور حزقیل سنتا جارہا تھا سے لگا کہ وہ آنکھیں بھی نہیں جھپک رہا اس پر چھایا خوف رفع ہونے لگا تھا

"میں نے کبھی بھی قبر کو اس طرح سے تصور نہیں کہ اس طرح سے آپ ابھی بتارہے ہیں میں نے اج تک کی زندگی میں یہ باتیں سنی ہیں قبر کے متعلق جو آپ بتارہے ہیں" اس نے کہتے ہوئے دوبارہ پانی پیا حلق تھا کہ تر ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا، لیکن خوف کم ہو چکا تھا

"آپ جنت میں جاکر کیا کریں گے؟" حزقیل اب پر سکون ہوا تو سوال کیا

"مجھے جب اللہ اپنی رحمت اور فضل سے جنت میں داخل کریں گے جس کی مجھے امید ہے ہے انشاءاللہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ سے ملوں گا اور ان سے پوچھوں گا کہ ایک ہی رکعت میں پورا قران کیسے پڑھ لیا کرتے تھے، مکہ کے شہزادے معصب بن عمیر سے ملوں گا اور پوچھوں گا ایسی

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

شاہانہ زندگی کو ترک کر کے اپنوں سے ملی اذیت کے باوجود صبر اور ہمت سے ہجرت کیسے کرلی، جنت میں عشرہ ومبشرہ سے ملوں گا پوچھوں گا کہ جب آپ کو جنت کی بشارت ملی تو پھر آپ کی نیند کا کیا ہوا، میں سیدہ ہاجرہ سے ملوں گا اور پوچھوں گا کہ کسی محافظ کے بغیر ایک صحرا میں رکنے کی ہمت کہاں سے لی تھی آپ نے، میں سیدبلال حبشی رضی اللہ تعالی عنہ سے ملوں گا اور عرض کروں گا کہ ایک دفعہ دور نبوت کی اذان سنادیں، سیدنا یونس علیہ السلام کے پاس جاکر سوال کروں گا کہ مچھلی کے پیٹ کا عرصہ کس طرح سے گزرا ہے، سیدنا حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس جاؤں گا اور ان سے پوچھوں گا کہ اپنے لڑکپن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہجرت کے وقت ان کے بستر میں بغیر خوف کے سوجانے کی ہمت کہاں سے لی تھی، میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی کہ حضور حاضری دوں گا اور سوال کروں گا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات ہوچکی تھی تو آپ نے ایسی استقامت کیسے دکھائی جب کہ آپ تو دل کی بھی نرم تھے آنسو میں بہنے کو تیار رہتے تھے، میں حضرت موسی علیہ السلام کے پاس جاؤں گا اور پوچھوں گا کہ آپ نے فرعونی جبر کا مقابلہ کیسے کیا، میں سیدہ آسیہ زوجہ فرعون کے پاس جاؤں گا اور پوچھوں گا کہ اپنے پیٹ پر پورا پتھر اٹھانے کی برداشت کہاں سے لی تھی، میں سیدنا عمر فاروق ہوں کے پاس جاؤں گا اور ان سے پوچھوں گا کہ سیدنا عمر مجھے آپ سے بے پناہ محبت ہے اور پوچھوں گا کہ آپ کے دل کی کیفیت کا کیا تھی جب مکہ والوں کی شدید ترین مخالفت کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی، میں حضرت یوسف صدیق علیہ السلام کے پاس جاکر کہوں گا سیدی یوسف آپ کا قصہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہوا کرتا تھا اور آپ کے نام سے نازل ہونے والی صورت مجھے بہت زیادہ عزیز تھی پھر میں اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈھیر ساری باتیں کروں گا حال دل کہوں گا، ان سے کہوں گا دنیا میں آپ کو دیکھنے کا شوق ہی رہا اور آج خداوند نے آپ کے دیدار کی اجازت دے کر میری عزت میں اضافہ کردیا اور پھر پوچھوں گا کیا مجھے اپنی جدوجہد کا قصہ سنایئے مجھے بتایئے کہ جو آپ کے ساتھ

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

گزری مجھے بتائیے کہ ویسے حالات میں آپ دین کیسے پھیلاتے رہیں پھر اپنے رب کے پاس جاؤں گا جب وہ مجھے اپنی روعیت سے مشرف کرے گا اور میں نہیں جانتا کہ تب میں بول بھی پاؤں گا خدایا ہمیں جنت میں ان کے ساتھ رکھنا جن سے ہم محبت رکھتے ہیں یہ کیفیت بیان نہیں کر سکتا جو میں محسوس کرتا ہوں اگر االلہ نے مجھ پر رحمت کی تو انشاءاللہ ان عظیم ہستیوں سے ضرور ملاقات کروں گا "کہتے ہوئے ان کی آنکھیں بہنا شروع ہو گئی تھی اور ان کے ساتھ حزقیل کا چہرہ بھی تر ہو چکا تھا "وہ کتنا خوبصورت منظر ہو گا، میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا" اس کے جسم پر جیسے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے

"یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ اگر اللہ نے چاہا تو اس وقت میں کیسا محسوس کروں گا، یہ سوچ اور بیان سے باہر ہے" رات سرکتی جارہی تھی اور وہ دو افراد جنت کی نظاروں کی باتیں کر رہے تھے ان نعمتوں کا ذکر کر رہے تھے جو اللہ نے اپنے مومنین، اپنے مقربین اور اپنے پیاروں پر کریں گے۔۔۔ اللہ کی نعمتوں کا کوئی حساب نہیں۔

اللہ ہم سب کو اپنے نیک اور پسندیدہ لوگوں میں شمار کرے، اور ہماری انجام بھی انہی لوگوں کے ساتھ ہو۔۔ آمین

AESTHETICNOVELS.ONLINE

جس آنکھ نے دیکھا ہے اس آنکھ کو دیکھوں

-Explore, Dream and Read

ہے اس کے سوا کیا ترے دیدار کی صورت

پہچان لیا تجھ کو تری شیشہ گری سے

آتی ہے نظر فن سے ہی فن کار کی صورت

اشکوں نے بیاں کر ہی دیا راز تمنا

ہم سوچ رہے تھے ابھی اظہار کی صورت

اس خاک میں پوشیدہ ہیں ہر رنگ کے خاکے

مٹی سے نکلتے ہیں جو گلزار کی صورت

دل ہاتھ پہ رکھا ہے کوئی ہے جو خریدے

دیکھوں تو ذرا میں بھی خریدار کی صورت

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

صورت میری آنکھوں میں سمائے گی نہ کوئی

نظروں میں بسی رہتی ہے سرکار کی صورت

واصف کو سردار پکارا ہے کسی نے

انکار کی صورت ہے نہ اقرار کی صورت

دور کہیں آزان کی آواز گونجی تھی، ان دونوں کو احساس ہی نہ ہوا تھا کہ رات بیت چکی ہے آخر انہیں احساس ہوتا بھی کیسے بات ہی ایسی تھی جس کو کرتے یہ فانی دنیا کیسے یاد آسکتی تھی، وہ دنوں اٹھے اور مسجد کی طرف چل دیئے۔

يقول إن اليأس والأمل موجودان فيك
إن الله لايغير أحوالك حتى تغير ماخفي بداخلك "حتى تتعلم أن تسعد بمالديك فكيف سيعطيك الله ما تطلبه؟"
مایوسی اور امید تم میں ہے وہ کہتا ہے
اللہ تمہارے حالات تب تک نہیں بدلتا جب تک تم وہ نہیں بدلتے ھو تمہارے اندر پوشیدہ ہے "جب تک تم ان چیزوں پر خوش رہنا نہیں سیکھو گے جو تمہارے پاس ہے، تو اللہ تمہیں وہ کیسے دے گا جو تم مانگتے ہو؟"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"راستے صرف دو ہی ہیں"
ایک مصائب سے دل تنگ ہو کر اسباب کے رستے سے ان کا مقابلہ اور استحصال کی فکر و صحیح اور دوسرا مسبب الاسباب سے عشق کے ذریعے مصائب کو توجہ محبوب سمجھ کر دل سے راضی ہو جانا اور شیوہ تسلیم و رضا اختیار کرنا۔

پہلا راستہ بندہ گانے عقل نے اختیار کیا تو ایک لمحہ کے لیے مصائب سے نجات نہ پا سکے نہ خر مطمئن ہو سکے نہ کسی اور کو اطمینان سکے بلکہ خود مبتلا رہ کر پوری دنیا کو مطلع مصائب و آفات کر دیا جس سے دنیا سے سکھ اور چین رخصت ہو گیا اسبابِ راحت بڑھ گئے اور راحت رخصت ہو گئی۔

دوسرا راستہ بندگان خدا (انبیاء و اولیاء) نے اختیار کیا کے ہوا دس عالم سے تنگ دل ہونے کے بجائے انہیں توجہ حق اور منشا الہی سمجھ کر ذریعہ راحت کل بنایا تو تشویش و پریشانی ان کے قلب کے اس پاس پینا بھٹک سکے خود بھی مطمئن اور منشرہ ہوئے اور عالم میں بھی سکون اور اطمینان کے لیے دوڑا دی اس لیے ان کی اور ان کے مطابقین کی زندگیوں سے ہمیشہ کے لیے مصیبتوں کا خاتمہ ہوا اور خوشی اور خرمی ان کی زندگیوں کا عنوان بن گئی۔

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَكَانُوا۟ يَتَّقُونَ لَهُمُ ٱلْبُشْرَىٰ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْ۔ ۔ ۔ اخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَ۔ ۔ ۔ تِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ

سورۃ یونس آیت 63-64

"بلاشبہ اول یاء الہی پنا خوف ہے نہ غم جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہیں ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری اور اخرت میں بھی اللہ کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

خوش و خرمی کا یہی اٹل قانون ہمیشہ رہا ہے اور ہمیشہ رہے گا حضرت موسی علیہ السلام سے افلاطون حکیم نے سال کیا تھا کہ اگر اسمان کو کمان فرض کر لیا جائے اور مصائب و افات کو اس کمال سے چلنے والی بے شمار کیا جائے اور خدا کو تیر انداز مانا جائے تو ان مصائب سے بچاؤ کہ کیا صورت ہے؟

عقل کا جواب تو مایوسی ہوتا کہ بچاؤں کی کوئی صورت نہیں کیونکہ ادمی نہ اسمان کے دائرے سے باہر جا سکتا ہے نہ خدا کے احاطے سے باہر نکل سکتا ہے اس لیے لامحالہ اسے مصائب کے تیر کھانے ہی پڑیں

گے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں لیکن انبیاء فلاسفر نہیں ہوتے محسوسات میں گری ہوئی محدود عقل کا سہارا پکڑ کر اپنے علم و عمل کے راستے محدود کر لیں ان کا تعلق خالق عقل سے ہوتا ہے جو اپنے کمالات و تصرفات میں لامحدود ہے اور تعلق بھی محبت و عشق کا ہوتا ہے جو شش جہد سے بھی اوپر کی بات ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مصائب کے تینوں سے بچاؤ کی بہت آسان صورت ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی تیر انداز کے پہلو میں اکر کھڑا ہو نہ ہی تیر لگے گا نہ اثر کرے گا اور پہلو خداوندی ذکر اللہ اور یاد حق ہے جس میں مہو ہو کر آدمی اپنے آپ کا کلیتہ خدا کے سپرد کر دیتا ہے اور یہ محبت تفویض یہ عاشق کا وہ کام ہے جس سے ہر تلخ اس کے لیے شیری بن جاتا ہے اور اس کی صدا یہ ہوتی ہے کہ :

ناخوش تو خوش بود بر جان من
دل فدا یار دل رنجان من

ظاہر ہے کہ اس لذت جان سپارے کیا ہوتی ہوئی مصائب و افراد کی مجال ہی کیا رہ جاتی ہے کہ وہ کل عاشق کو بے چینی ہے اس میں ذرہ برابر پر گندگی اور تشویش پیدا کر سکیں اس حالت میں کل پاشی کی ہے تشویش و براگندگی کا وہ بدل بے سکون اور اطمینانت ہو جاتی ہے جو لذت اور راحت کیچڑ اور بنیاد ہے اور اب اگر اس میں کوئی کوئی خلش و تشویش ہو سکتی ہے تو اندیشہ فراق محبوب کی تو ہو سکتی ہے ورنہ زندگی کا کوئی لمحہ بھی تشویش و پریشانی سے الودہ نہیں رہ سکتا۔

اسی لیے کہا جا سکتا ہے کہ بندہ عقل کو کبھی قلبی راحت نہیں مل سکتی اور بندہ خدا کو کبھی کل بھی پریشانی نہیں ہو سکتی۔

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ تَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُھُمۡ بِذِکۡرِ اللّٰہِ

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"دل اور روح کے لیے تسکین کا سب سے بڑا ذریعہ اللہ کا ذکر ہے"

مغروران عقل تجویز کا رستہ اختیار کرتے ہیں تو ہمیشہ نامراد رہتے ہیں اور خاک ساران حق تفویض کی راہ چلتے ہیں تو ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں۔

بس دنیا والوں کی انتہائی غلطی یہ ہے کہ انہوں نے اسباب راحت کو راحت اور اسباب مصیبت کو مصیبت سمجھ رکھا ہے اس لیے دنیا کو اسباب و وسائل سے بھرنے پر تلی ہوئی ہیں حالانکہ یہی راستہ زندگی تشویشات اور بے چینیوں کا ہے جس میں ایک لمحے کے لیے بھی راحت میسر نہیں اسکتی وہ اس طرح سے جتنا بھی حصول راحت اور دفع مصائب کی جدوجہد کرتے رہیں گے اتنا ہی راحت سے دور اور قلبی سکون سے بعید تر ہوتے چلے جائیں گے۔

حصول راحت کا راستہ صرف ایک ہی ہے کہ اگے بڑھنے کے بجائے پیچھے لوٹ کر اللہ تعالی سے معاملہ صاف رابطہ کبھی کیا جائے اور اسے سچے رب کا سہارا پکڑا جائے جسے چھوڑ کر ہم بہت اگے نکل ائے ہیں ورنہ زندگی کے پر سکون ہونے کو اور کوئی راستہ نہیں نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہو گا اسی لیے اج کی پریشان حال اور ابتر دنیا اگر فی الحقیقت خوش و خرم اور پر سکون زندگی چاہتی ہے تو اپنا رخ بدلے اور بم چلائے ایٹم بنائے چاند پر جانے اور سیاہ رات چھوڑنے میں راحت و سکون تلاش کرنے کے بجائے خداوند کریم کی بارگاہ کی طرف توجہ کرے اور اس کے بھیجے ہوئے قانون کو اپنا کر رہے ابودیت اختیار کرے کہ اس بارگاہ سے نہ کبھی کوئی مایوس لوٹا ہے اور نہ لوٹے گا اور اس سے کٹ کرنا کبھی کوئی کامیاب ہوا ہے اور نہ ہو گا۔

آرام کے ساتھی کیا کیا تھے جب وقت پڑا تو کوئی نہیں

سب دوست ہیں اپنے مطلب کے دنیا میں کسی کا کوئی نہیں

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

قتال جہاں معشوق جو تھے سونے پڑے ہیں مرقد ان کے

جہاں مرنے والے لاکھوں تھے اب رونے والا کوئی نہیں

کل باغ جو تھا پھولوں سے بھرا، اترائی ہوئی چلتی تھی صبا

اب سنبل و گل کا ذکر ہی کیا خاک اڑتی ہے اس جا کوئی نہیں

وہ واپسی کے رستے پہ جا چکا تھا، وہ گھر کو روانہ ہو گیا تھا لیکن اسے ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اپنے گھر کی طرف نہیں بلکل اپنا گھر چھوڑ کر جا رہا ہے، حزقیل کو یہاں محبت، شفقت، علم، سبق اور رستہ ملا تھا اس نے اپنی زندگی کے رستے کا تعین کر لیا تھا، وہ دنیا میں غرق نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔۔اس نے جانا تھا کہ یہ دنیا فانی ہے اور اس کے مجسمہِ سفالی کو واپس سفالی میں ہی جانا ہے۔ لیکن اس کی روح نے اللہ سے ملاقات کرنی ہے۔۔اور اس کے اعمال اس ملاقات کا ذریعہ بنیں گے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE

-Explore, Dream and Read

عشق عیار کے سو بھیس بنا لیتی ہے

عشق بیچارہ نہ وعظ، ہے نہ زاہد نہ خطیب

"کیا ہوا ہے؟" ایک لڑکا بس میں بیٹھا رو رہا تھا

"آپ کون ہیں؟"اس نے سوال کیا

"مجسمہِ سفالی"حزقیل نے دھیمی آواز میں کہا

"مطلب؟"وہ لڑکا حیران ہوا

"ایک مٹی کا مجسمہ ہوں"اس کے جواب پہ وہ لڑکا اس کی عجیب سی بات پہ حیران ہوا

"کہاں جارہے ہو؟"حزقیل نے اس سے سوال کیا

"پتا نہیں"وہ افسردہ تھا

"میرے ساتھ چلو گے؟"

"کہاں؟"

"خود کو جاننے"

"کیسے؟"

"چلو گے تو جان لو گے"

"ہمم"اس کے مثبت جواب نے حزقیل کو مسکرانے پر مجبور کردیا

"کیا ہوا؟"اس لڑکے نے اس کے بے وجہ مسکرانے پہ تعجب کیا

"ویسے ہی"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ خوش تھا مطمئن تھا اور پر سکون تھا،اب اسے اور کیا چاہیے تھا؟

دل تجھ کو دیا حق نے تو حق اس کا ادا کر

سب چھوڑ خیالات بس یاد خدا کو کر

اللہ نے بخش تجھے اعضاء اپنی طاعت

کر ایک یہی کام نہ کچھ اس کے سوا کر

لب پہ ذکر اللہ کی تکرار ہو

دل میں ہر دم حق کا استحضار ہو

اس پر تو کر لے اگر حاصل دوام

پھر تو بس کچھ دن میں بیڑا پار ہو

چاہیے یہ اطمینان اگر مجذوب تو

کرنا کیفیات کی ہر گز ہوس

عقل و ایمان ہیں رفیق دائمی

آنی جانی اور سب چیزیں ہیں بس

ضربیں کسی کے نام کی دل پہ یوں ہی لگائے جا

گو نہ ملے جواب کچھ در یوں ہی کھٹکھٹائے جا

کھولیں وہ جانہ کھولیں در اس پہ ہو کیوں تیری

نظر

تو تو بس اپنا کام کر یعنی صدا لگائے جا

تو آجا اب تو خلوت ہو گئی

نہ کر حسن کلام سے ہو گی

فکر اور اہتمام سے ہو گی

ذکر کے التزام سے ہو گی

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ختم شد

آپکی دعاؤں کی متلاشی

رسمِ اُلفت

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read